e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14• RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
قیمت ۳/روپیہ جلدنمبر(۲۴)شمارہ نمبر(۲۰۵)لکھنؤ، بروز منگل ۲۹-اپریل ۲۰۲۵ء،مطابق ۳۰/شوال المکرم -۱۴۴۶ھ صفحات-۸
Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 205 Tuesday , April 29 2025 Pages -8

کل جماعتی میٹنگ میں شریک نہ ہونے پر کھڑگے نے پھر کی پی ایم مودی کی تنقید

نئی دہلی۔ کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھڑگے نے پیر کے روز پی ایم مودی کو ہدف تنقید بناتے ہوئے کہا کہ یہ ملک کی بدقسمتی ہے کہ پہلگام دہشت گردانہ حملے کے بعد طلب کی گئی کل جماعتی میٹنگ میں وہ شامل نہیں ہوئے۔ کھڑگے آج راجستھان میں 'آئین بچاؤ' ریلی سے خطاب کر رہے تھے۔ پہلگام دہشت گردانہ حملے کے بعد دہلی میں ہوئی کل جماعتی میٹنگ کا ذکر کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ، یہ ہمارے ملک کی بدقسمتی ہے کہ میٹنگ میں سبھی پارٹی کے لوگ آئے، لیکن (وزیراعظم نریندر) مودی جی نہیں آئے۔ انھوں نے کہا کہ یہ شرم کی بات ہے۔ کھڑگے کا کہنا ہے کہ "ملک کے وقار کو جب دھکا لگا تو آپ (پی ایم مودی) بہار میں انتخابی تقریر کرتے رہے، لیکن آپ دہلی نہیں آسکے۔ کیا آپ کے لیے دہلی دور ہے بہار سے؟ بات تو بڑی بڑی کرتے ہیں... 56 انچ کا سینہ... میں لڑوں گا... گھر میں گھسوں گا... کم از کم اس دن بہار سے آکر ہماری میٹنگ میں بیٹھتے تو سب کو معلوم ہوتا کہ آپ کا منصوبہ کیا ہے... آپ کیا کرنے والے ہیں... ہم سے کیا مدد چاہتے ہیں؟"۔

سڑک حادثات: سپریم کورٹ نے مرکزی حکومت کو لگائی پھٹکار

نئی دہلی۔ ہندوستان میں بڑھتے سڑک حادثات پر سپریم کورٹ نے آج فکر و تشویش کا اظہار کیا۔ عدالت عظمیٰ نے آج ایک معاملے میں سماعت کرتے ہوئے سڑک-موٹر گاڑی حادثات کے شکار لوگوں کے لیے کیش لیس علاج کا منصوبہ تیار کرنے میں تاخیر پر مرکزی حکومت کے تئیں اپنی ناراضگی ظاہر کی۔ عدالت نے کہا کہ "آپ بڑے بڑے شاہراہ کی تعمیر کر رہے ہیں، لیکن سہولیات کی کمی سے لوگ مر رہے ہیں۔" 28 اپریل کو جسٹس ابھے ایس اوکا اور جسٹس اُجول بھوئیاں کی بنچ نے کہا کہ 8 جنوری کے حکم کے باوجود مرکز نے نہ تو ہدایات پر عمل کیا اور نہ ہی وقت بڑھانے کا مطالبہ کیا۔ عدالت نے کہا کہ موٹر گاڑی ایکٹ کی دفعہ 164 اے یکم اپریل 2022 کو 3 سال کے لیے اثر میں لائی گئی تھی، لیکن مرکز نے دعویداروں کو عبوری راحت دینے کے لیے منصوبہ بنا کر اسے نافذ نہیں کیا۔ سماعت کے دوران بنچ نے وزارت برائے سڑک ٹرانسپورٹیشن کے سکریٹری سے پوچھا کہ "آپ حکم کی خلاف ورزی کر رہے ہیں، آپ نے وقت بڑھانے کا مطالبہ کرنے کی زحمت نہیں اٹھائی۔

ہندوستان اور فرانس کے درمیان رافیل معاہدہ

26 رافیل طیارے 63 ہزار کروڑ میں خریدے جائیں گے، فرانس کے ساتھ معاہدے پر دستخط

نئی دہلی (ایجنسی) پڑوسی ملک پاکستان کے ساتھ بڑھتی کشیدگی کے درمیان ہندوستان مسلسل اپنے قدم آگے بڑھاتا جا رہا ہے۔ اس سلسلے میں پیر کو دہلی میں ہندوستان اور فرانس میں 26 رافیل مرین جنگی طیاروں کے لیے 63 ہزار کروڑ روپے کے سودے پر دستخط کیے گئے ہیں۔ ملک کی وزارت دفاع نے کہا ہے کہ وہ فرانس سے اپنی بحریہ کے لیے 26 رافیل لڑاکا طیارے خریدنے کا معاہدہ کیا ہے جس میں سنگل اور ٹو سیٹ طیارے دونوں شامل ہوں گے۔ ہندوستان وزارت دفاع کے ترجمان نے بتایا کہ ہم نے فرانس سے 26 رافیل طیاروں کے لیے معاہدے پر دستخط کر دیے ہیں۔ یورپی ملک کی جانب سے ان طیاروں کی فراہمی کے بعد یہ پہلے سے موجود 36 رافیل طیاروں میں شامل ہو جائیں گے جو نئی دہلی حکومت پہلے ہی فرانس سے حاصل کر چکی ہے۔ حکومت نے پہلی بار 2023 میں فرانس کے قومی دن (بیسٹیل ڈے) کے موقع پر نریندر مودی کے دورہ فرانس کے دوران 26 رافیل طیارے خریدنے کا ارادہ ظاہر کیا تھا۔ فرانسیسی ایرو اسپیس کمپنی ڈاسو ایوی ایشن کے تیار کردہ یہ طیارے ہندوستانی ساختہ طیارہ بردار بحری جہازوں سے اڑان بھریں گے اور روسی ساختہ مگ-29 کے طیاروں کی جگہ لیں گے۔

وزارت دفاع کے بیان کے مطابق رافیل میرین ایک کیریئر

سے اڑان بھرنے والا مکمل طور پر لڑاکا طیارہ ہے، جس کی سمندری ماحول میں آپریشنل صلاحیتیں ثابت شدہ ہیں۔ ان کا مزید کہنا تھا ان طیاروں کی فراہمی 2030 تک مکمل کر دی جائے گی جب کہ عملے کو فرانس اور ہندوستان میں تربیت دی جائے گی۔ اس معاہدے میں ہندوستانی بحریہ کی تربیت، ساز و سامان، ہتھیار اور دیگر متعلقہ لاجسٹک معاونت بھی شامل ہے۔ یہ معاہدہ ہندوستان کے فرانسیسی فوجی ساز و سامان پر انحصار کی ایک اور واضح مثال ہے، جس میں 1980 کی دہائی میں خریدے گئے میراج 2000 طیارے اور 2005 میں آرڈر دیے گئے اسکورپین کلاس آبدوزیں شامل ہیں۔

رافیل ایم جیٹ آئی این ایس وکرانت سے آپریٹ ہوں گے اور یہ موجودہ مگ-29 طیاروں کی مدد کریں گے۔ ہندوستانی بحریہ پہلے سے ہی 2016 میں خریدے گئے 36 رافیل طیاروں کا بیڑا چلا رہی ہے جو امبالہ اور ہاسیمارا میں تعینات ہے۔ اس نئے سودے کے بعد ہندوستان میں رافیل طیاروں کی تعداد 62 ہو جائے گی جس سے ملک کے 4.5 جنریشن کے جنگی طیاروں کی طاقت میں اضافہ ہوگا۔ ذرائع نے بتایا کہ ہندوستانی طیارہ بردار جہازوں، خاص کر آئی این ایس وکرانت پر تعیناتی کے لیے 26 رافیل مرین جنگی طیاروں کی فوری ضرورت ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ مگ-29 کے جنگی طیاروں کے بیڑے کو ہٹانے کی تیاری کی جا رہی ہے۔ کیونکہ ان کے مظاہرہ اور رکھ-رکھاؤ میں مسائل سامنے آرہے ہیں۔ 9 اپریل کو وزیراعظم نریندر مودی کی صدارت میں تحفظ پر کابینہ کمیٹی کی میٹنگ میں ہندوستان نے 26 رافیل سمندری جنگی طیاروں کے لیے اپنے سب سے بڑے دفاعی سودے کو منظوری دی۔ اس سودے میں 22 سنگل سیٹر اور 4 ٹوئن سیٹر جیٹ شامل ہیں۔ اس کے ساتھ ہی طیاروں کے رکھ رکھاؤ، رسد تعاون، ملازمین کی تربیت اور دیسی اجزا کی تعمیر کے لیے ایک بڑا پیکیج بھی دیا گیا ہے۔

تہوّر رانا کی حراست میں 12 دنوں کی توسیع

نئی دہلی۔(ایجنسی) ممبئی میں 11/26 کے حملوں کا ملزم تہوّر رانا کی حراست میں توسیع کر دی گئی ہے۔ 28 اپریل کو دہلی کی ایک عدالت میں تہور رانا کو پیش کیا گیا جہاں این آئی کی ٹیم نے رانا کی حراست میں 12 دنوں کی توسیع کرنے کا مطالبہ کیا۔ عدالت نے این آئی اے کی اس درخواست کو قبول کرتے ہوئے رانا کو 12 دنوں کی این آئی اے حراست میں بھیج دیا ہے۔ ممبئی میں 26 نومبر 2008 کو ہوئے دہشت گردانہ حملے کے ملزم رانا کو گزشتہ دنوں امریکہ سے حوالگی کے ذریعہ ہندوستان لایا گیا تھا۔ اس کے بعد عدالت نے اسے 18 دنوں کے لیے این آئی اے کی حراست میں بھیج دیا تھا۔ رانا کو اس کی 18 دن کی این آئی اے حراست ختم ہونے کے بعد سخت سیکورٹی کے درمیان آج عدالت میں پیش کیا گیا تھا۔ اس دوران اس کا چہرہ چھپایا ہوا تھا۔ عدالت میں بھاری پولیس فورس بھی تعینات تھی۔

سینتھل بالاجی کی ضمانت منسوخی کی درخواستوں پر سماعت مکمل

نئی دہلی۔ (یواین آئی) تمل ناڈو کے وزیر کے عہدے سے سینتھل بالاجی کے استعفیٰ کا نوٹس لیتے ہوئے سپریم کورٹ نے پیر کو نقدی کے بدلہ نوکری گھپلہ سے متعلق منی لانڈرنگ کیس میں انہیں دی گئی ضمانت کو منسوخ کرنے کی درخواستوں کو نمٹا دیا۔ کیس کے ایک گواہ نے الزام لگایا کہ مسٹر بالاجی مقدمے پر اثر انداز ہونے کے لیے اپنی سرکاری حیثیت کا غلط استعمال کر رہے ہیں، اس کے بعد ان کی ضمانت منسوخ کرنے کے لیے درخواست دائر کی گئی تھی۔ انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) نے بھی ان کی ضمانت کے حکم کو واپس لینے کے لیے اسی طرح کی درخواست دائر کی تھی۔ دونوں درخواستوں کو عدالت نے آج بند کر دیا۔ عدالت نے گزشتہ ہفتے بالاجی کو خبردار کیا تھا کہ انہیں اپنے عہدے اور آزادی میں سے کسی ایک کا انتخاب کرنا ہوگا۔

قاضی، شرعی عدالت ہندوستانی قانون کے تحت تسلیم شدہ نہیں

نئی دہلی۔(یواین آئی) سپریم کورٹ نے پیر کو اس بات کا اعادہ کیا کہ قاضی عدالت، دارالقضا، شرعی عدالت یا اس سے ملتی جلتی کسی بھی تنظیم کو ہندوستانی قانون کے تحت تسلیم شدہ حیثیت حاصل نہیں ہے اور ان کے فیصلے قانونی طور پر نافذ نہیں ہوتے ہیں۔ جسٹس سدھانشو دھولیا اور احسان الدین امان اللہ کی بنچ نے وشو لوچن مدن بمقابلہ یونین آف انڈیا میں 2014 کی نظیر کا حوالہ دیا جس میں یہ واضح کیا گیا تھا کہ شرعی عدالتوں اور فتووں کی کوئی قانونی منظوری نہیں ہے۔ عدالت ایک خاتون کی جانب سے دائر اپیل کی سماعت کر رہی تھی۔ درخواست میں الہ آباد ہائی کورٹ کی جانب سے فیملی کورٹ کے فیصلے کی توثیق کو چیلنج کیا گیا تھا جس میں اسے کفالت دینے سے انکار کیا گیا تھا۔ فیملی کورٹ نے اپنے نتائج کو جزوی طور پر قاضی عدالت کے سامنے پیش کیے گئے معاہدے پر رکھا تھا۔

جسٹس امان اللہ نے ریمارکس دیے کہ جن لاشوں کی شناخت 'قاضی کی عدالت'، 'دارالقضا' یا 'شرعی عدالتوں' کے نام سے کی گئی ہے، ان کی کوئی بھی قانونی حیثیت نہیں ہے۔ جیسا کہ وشو لوچن مدن میں پہلے کہا گیا تھا، ان کے ذریعہ جاری کردہ کوئی حکم یا ہدایت کی پابندی نہیں ہے اور نہ ہی اسے زبردستی نافذ کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح کے فیصلے صرف اس صورت میں متعلقہ ہو سکتے ہیں جب فریقین انہیں رضا کارانہ طور پر قبول کریں اور تب بھی صرف اس حد تک کہ وہ کسی موجودہ قانون کی خلاف ورزی نہ کریں۔ اس کیس میں اپیل کنندہ بیوی اور مدعا علیہ شوہر دونوں نے 24 ستمبر 2002 کو اسلامی رسوم و رواج کے مطابق دوسری شادی کی۔ 2005 میں، شوہر نے بھوپال میں قاضی کی عدالت سے پہلے طلاق کی کارروائی شروع کی، جسے

> سپریم کورٹ نے کہا، اس طرح کے فیصلے صرف اس صورت میں متعلقہ ہو سکتے ہیں جب فریقین انہیں رضا کارانہ طور پر قبول کریں اور تب بھی صرف اس حد تک کہ وہ کسی موجودہ قانون کی خلاف ورزی نہ کریں

22 نومبر 2005 کو سمجھوتہ ہونے کے بعد خارج کر دیا گیا۔ تاہم، سال 2008 میں، شوہر نے دوبارہ دارالقضاۃ کے سامنے طلاق کی درخواست دائر کی۔ تقریباً اسی وقت بیوی نے ضابطہ فوجداری کی دفعہ 125 کے تحت کفالت کے لیے فیملی کورٹ سے رجوع کیا۔ بعدازاں 2009 میں شوہر نے دارالقضاۃ کی طرف سے طلاق کے بعد طلاق نامہ کا باقاعدہ طور پر تیار کر لیا۔ فیملی کورٹ نے اہلیہ کی کفالت کی درخواست مسترد کر دی۔ یہ نتیجہ اخذ کرنا کہ ازدواجی انتشار اور بعدازاں علیحدگی کی وجہ تھی اور خود شوہر نے اسے نہیں چھوڑا تھا۔ عدالت نے یہ بھی استدلال کیا کہ چونکہ یہ دونوں فریقین کی دوسری شادی تھی اس لیے جہیز کے مطالبہ کا کوئی امکان نہیں تھا۔ اس دلیل کو سختی سے مسترد کرتے ہوئے عدالت عظمیٰ نے کہا: "یہ تصور کہ دوسری شادی خود بخود جہیز کی مانگ کے خطرے کو ختم کر دیتی ہے، دونوں فرضی اور بغیر کسی قانونی بنیاد کے ہیں۔

فحش مواد کو لے کر سپریم کورٹ سخت

مرکزی حکومت، سوشل میڈیا اور او ٹی ٹی پلیٹ فارمس کو نوٹس جاری

نئی دہلی۔ (ایجنسی) سوشل میڈیا اور او ٹی ٹی پر فحش مواد پر پابندی لگانے کے لیے لمبے وقت سے آوازیں اٹھ رہی ہیں۔ اسے لے کر سپریم کورٹ میں بھی عرضی دائر کی گئی تھی جس پر آج عدالت نے سماعت کی۔ عدالت عظمیٰ نے اس معاملے کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے مرکزی حکومت سمیت کئی سوشل میڈیا پلیٹ فارمس کو نوٹس جاری کر دیا ہے۔ مرکزی حکومت کے علاوہ نیٹ فلکس، اُلّو ڈیجیٹل لمیٹڈ، آلٹ بالاجی، ایکس (ٹوئٹر)، میٹا پلیٹ فارم اور گوگل کو نوٹس بھیجا گیا ہے۔ عدالت نے سماعت کے دوران یہ نشاندہی کیا کہ او ٹی ٹی اور سوشل میڈیا پلیٹ فارمس پر 'سماجی ذمہ داری' کا اہم فریضہ ہے کہ وہ عوام کے سامنے قابل اعتراض مواد دستیاب ہونے کے مسئلہ کا حل کریں۔ سپریم کورٹ کی ایک بنچ نے عرضی پر غور کرتے ہوئے تبصرہ کیا، "یہ عرضی او ٹی ٹی پلیٹ فارمس اور سوشل میڈیا پر قابل اعتراض، فحش اور غیر مہذب مواد سے متعلق اہم معاملہ اٹھاتی ہے۔" اس معاملے کی سماعت کر رہے سپریم کورٹ کے سینئر جج اور ہونے والے چیف جسٹس بی آر گوئی نے کہا ہے کہ ہم نے دیکھا ہے بچوں کو کچھ وقت کے لیے مصروف رکھنے کے لیے انھیں فون وغیرہ دے دیا جاتا ہے۔ یہ تبصرہ سپریم کورٹ نے تب کیا جب سالیسٹر جنرل تشار مہتا نے کہا کہ میں اس معاملے کو کسی بھی منفی طریقے سے نہیں لے رہا ہوں۔ میری فکر بس یہ ہے کہ بچوں کے سامنے یہ سب موجود ہے۔ کچھ پروگراموں میں زبان ایسی ہوتی ہے کہ جو ٹھیک نہیں ہوتی اور 2 آدمی ایک ساتھ بیٹھ کر اسے دیکھ بھی نہیں سکتے۔ مہتا نے کہا کہ ان کے پاس واحد پیمانہ یہ ہے کہ یہ 18 سال سے زیادہ عمر کے لوگوں کے لیے ہے۔

'میرے پاس معافی مانگنے کے لیے الفاظ نہیں'

اس وقت ریاستی درجہ مانگنا سستی سیاست، پہلگام دہشت گردانہ حملہ پر جذباتی ہوئے وزیراعلیٰ عمر عبداللہ

سری نگر (ایجنسی) جموں و کشمیر اسمبلی میں 28 اپریل کو پہلگام دہشت گردانہ حملے کے خلاف مذمتی قرارداد پاس ہوا۔ اس موقع پر وزیراعلیٰ عمر عبداللہ انتہائی جذباتی نظر آئے۔ انھوں نے کہا کہ 21 سال بعد انھوں نے ایسے حملے دیکھے ہیں۔ ساتھ ہی انھوں نے کہا کہ "میرے پاس معافی مانگنے کے لیے الفاظ نہیں ہیں۔" وزیراعلیٰ عمر عبداللہ نے اسمبلی میں کہا کہ "میں اس موقع کا استعمال مکمل ریاست کا درجہ مانگنے کے لیے نہیں کروں گا۔ جموں و کشمیر کی سیکورٹی جموں و کشمیر کی منتخب حکومت کے پاس نہیں ہے، لیکن اس موقع کا استعمال کر کے میں مکمل ریاست کا درجہ نہیں مانگوں گا۔" انھوں نے مزید کہا کہ "میں کس منہ سے اس پہلگام کے واقعہ کا استعمال کر کے مرکز سے کہوں کہ اب مجھے مکمل ریاست کا درجہ دو۔ میری کیا اتنی سستی سیاست ہے۔ مجھے کیا 26 لوگوں کے مرنے کی قدر نہیں ہے۔ ہم نے مکمل ریاست کا درجہ دیے جانے کی بات پہلے بھی کی، آگے بھی کریں گے، لیکن

لعنت ہو مجھ پر کہ آج میں مرکز کے پاس جاؤں اور کہوں کہ مجھے مکمل ریاست کا درجہ دے دو۔" عمر عبداللہ نے کہا کہ "اس موقع پر نہ کوئی سیاست، نہ کوئی مکمل ریاست کا درجہ، نہ کچھ دیگر... اس حملے کی سخت مذمت کرتے ہیں۔ ٹیبل ہم کسی اور موقع پر تھپتھپائیں گے۔" قابل ذکر ہے کہ 5 اگست 2019 کو مودی حکومت نے جموں و کشمیر سے آرٹیکل 370 ہٹا لیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی جموں و کشمیر کو 2 حصوں جموں و کشمیر اور لداخ میں تقسیم کر دیا گیا۔ دونوں کو مرکز کے زیر انتظام خطہ قرار دیا گیا اور حال کے کچھ سالوں میں جموں و کشمیر کو مکمل ریاست کا درجہ دیے جانے کا مطالبہ زور و شور سے اٹھ رہا ہے۔ وزیراعظم مودی اور مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے کئی مواقع پر کہا ہے کہ صحیح وقت پر مکمل ریاست کا درجہ دیا جائے گا، لیکن کسی حتمی تاریخ کا تذکرہ نہیں کیا ہے۔

قرارداد میں کہا گیا: جموں و کشمیر کی قانون ساز اسمبلی اپنے تمام شہریوں کے لیے امن، ترقی اور جامع خوشحالی کے ماحول کو فروغ دینے اور قوم اور جموں و کشمیر کی فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور ترقی کو خراب کرنے کی کوشش کرنے والوں کے مذموم عزائم کو پوری طرح ناکام بنانے کے لیے اپنے غیر متزلزل عزم کا اعادہ کرتی ہے۔ نائب وزیراعلیٰ نے کہا: یہ ایوان 22 اپریل کو پہلگام میں معصوم شہریوں پر کیے گئے دہشیانہ اور غیر انسانی حملے پر اپنے گہرے صدمے اور غم کا اظہار کرتا ہے۔ انہوں نے کہا: یہ ایوان واضح طور پر اس گھناؤنے، بزدلانہ فعل کی مذمت کرتا ہے۔

پہلگام دہشت گردانہ حملہ

اپوزیشن پارٹیاں حکومت سے پارلیمنٹ کا خصوصی اجلاس طلب کرنے کا جلد کریں گی مطالبہ!

نئی دہلی۔(ایجنسی) جموں و کشمیر کے پہلگام میں ہوئے دہشت گردانہ حملہ کے بعد اپوزیشن پارٹیاں لگاتار حکومت سے کہہ رہی ہیں کہ وہ دہشت گردی کے خلاف سخت قدم اٹھائے، حکومت کو سبھی پارٹیوں کا تعاون حاصل ہوگا۔ پاکستان کے خلاف حکومت نے کچھ بڑے قدم اٹھائے بھی ہیں۔ اس درمیان اپوزیشن پارٹیوں نے حکومت کو کھلے پلیٹ فارم پر گھیرنے کی تیاریاں بھی شروع کر دی ہیں۔ ذرائع کے حوالے سے میڈیا رپورٹس میں بتایا جا رہا ہے کہ کانگریس سبھی پارٹیوں کو متحد کر رہی ہے تاکہ حکومت کے سامنے سوالات اٹھائے جا سکیں۔ بتایا تو یہاں تک جا رہا ہے کہ سی پی آئی کے راجیہ سبھا رکن سندوش کمار نے وزیر برائے پارلیمانی امور کو خط بھی لکھ دیا ہے۔ ایک ہندی نیوز پورٹل پر شائع رپورٹ کے مطابق حکومت کو کٹہرے میں کھڑا کرنے کے ساتھ ہی پہلگام دہشت گردانہ حملے میں شامل دہشت گردوں سے نمٹنے کے لیے آخر حکومت کیا قدم اٹھانے جا رہی ہے؟ اس کا جواب بھی حکومت سے مانگا جائے گا۔ کانگریس نے اس کے لیے تمام اپوزیشن پارٹیوں کے لیڈران سے مل کر انھیں ساتھ لانے کی کوششیں شروع کر دی ہیں۔ بتایا جا رہا ہے کہ جلد ہی کانگریس مرکزی حکومت کو پارلیمنٹ کا خصوصی اجلاس طلب کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے آفیشیل خط لکھ سکتی ہے۔ اس خط میں ان سبھی اپوزیشن پارٹیوں کا تذکرہ ہوگا جو اس مطالبہ میں کانگریس کے ساتھ آنے کو رضامند ہیں۔ کانگریس کے ذریعہ پہلگام دہشت گردانہ واقعہ کے بعد پارلیمنٹ کا خصوصی اجلاس طلب کیے جانے کے مطالبہ پر ہو رہے غور و خوض سے متعلق کانگریس رکن پارلیمنٹ طارق انور کا ردعمل بھی سامنے آیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ میری ذاتی رائے میں خصوصی اجلاس طلب کرنا چاہیے، اور اس لیے طلب کرنا چاہیے کیونکہ اس حادثہ میں کئی بے گناہوں کی جان چلی گئی ہے۔

صدر جمہوریہ نے 71 پدم ایوارڈ یافتگان کو اعزاز سے نوازا

نئی دہلی۔ (یواین آئی) صدر جمہوریہ دروپدی مرمو نے پیر کو یہاں راشٹرپتی بھون میں ایک تقریب میں مختلف شعبوں میں نمایاں خدمات انجام دینے والے 71 افراد کو پدم ایوارڈ سے نوازا۔ صدر کے سیکریٹریٹ کے مطابق مرمو نے اعزازی تقریب کے پہلے مرحلے میں 04 پدم وبھوشن، 10 پدم بھوشن اور 57 پدم شری ایوارڈ پیش دیے۔ پدم ایوارڈز کا اعلان یوم جمہوریہ کے موقع پر کیا گیا تھا۔ پدم وبھوشن سے نوازے جانے والوں میں مسٹر ایم ٹی واسودیون نائر (بعد از مرگ)، ادب اور تعلیم، ڈاکٹر دوورنا گیشور ریڈی، میڈیسن ڈاکٹر لکشمی نارائن سبرامنیم، آرٹس اور جاپان سے اوساموسوزوکی (بعد از مرگ)، کامرس اینڈ انڈسٹری شامل ہیں۔ پدم بھوشن سے نوازے جانے والوں میں نندا موری بالکرشن، آرٹس، ونود کمار دھام، سائنس اور انجینئرنگ، سشیل کمار مودی (بعد از مرگ) پبلک افیئرز اور شیکھر کپور آرٹس شامل ہیں۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر شیام بہاری اگروال، آرٹ، ڈاکٹر کے اومان کٹی اماں، آرٹ، میریالا اپاراو (بعد از مرگ)، روی چندرن اشون، کھیل اور

جوائنا چرن باتھری وغیرہ کو فن کے میدان میں ان کی شاندار خدمات کے لیے پدم ایوارڈز سے نوازا گیا۔ پدم ایوارڈ جیتنے والے منگل کی صبح نیشنل وار میموریل میں خراج عقیدت پیش کریں گے۔ پدم ایوارڈ جیتنے والے راشٹرپتی بھون اور وزیراعظم میوزیم بھی جائیں گے۔ تقریب میں نائب صدر جمہوریہ جگدیپ دھنکھڑ، وزیراعظم نریندر مودی، وزیر داخلہ امت شاہ، وزیر زراعت اور کسانوں کی بہبود شیوراج سنگھ چوہان، وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان اور وزیر ماحولیات اور جنگلات بھوپیندر یادو اور کئی معززین موجود تھے۔

96 سالہ فنکار کے لیے دروپدی مرمو نے پروٹوکول توڑا

بھیماوا ڈوڈا بلپا شلیکیتھارا کو فن کے شعبے میں اُن کی خدمات کے اعتراف میں صدر جمہوریہ دروپدی مرمو کی جانب سے پدم شری ایوارڈ سے نوازا گیا۔ 96 سالہ اس کٹھ پتلی فنکارہ کے لیے صدر نے پروٹوکول توڑ دیا۔ صدر مرمو خود اسٹیج سے نیچے آئیں اور انہیں عزت و احترام کے ساتھ ایوارڈ پیش کیا۔

ذی القعدہ کے چاند کی تصدیق نہیں ہوئی

لکھنؤ۔ شیعہ چاند کمیٹی کے صدر مولانا سید سیف عباس نقوی نے اطلاع دی ہے کہ 29/ کو شوال کو ذیقعدہ کے چاند کی تصدیق حاصل نہیں ہوئی ہے۔ لہٰذا کل 29/ اپریل کو شوال کی 30 ہوگی اور 30/ اپریل کو ذیقعدہ کی پہلی ہے اور ولادت امام علی رضا 10/ مئی 2025 کو ہے۔ ادارہ شرعیہ فرنگی محل سے سنی مرکزی رویت ہلال کمیٹی فرنگی محل کے صدر قاضی لکھنؤ مفتی ابوالعرفان میاں فرنگی محلی نے اعلان کیا ہے کہ آج، 28 اپریل بروز دوشنبہ مطابق 29 شوال المکرم 1446ھ کو ذی القعدہ کے چاند کی تصدیق نہیں ہوئی ہے۔ لہٰذا 30 اپریل بروز بدھ کو یکم ذی القعدہ ہوگی۔ یہ خبر ادارہ شریعہ فرنگی محل کے جنرل سکریٹری مولانا محمد عفان عتیق فرنگی محلی نے دی ہے۔

'حکومت کے ڈرانے سے ہم ڈرنے والے نہیں'

رام جی لال سمن پر کیا گیا حملہ حکومت اور نظم و نسق کو چیلنج ہے، ہم لوگ قانون، اور جمہوریت کو ماننے والے لوگ ہیں: اکھلیش

لکھنؤ۔ (یواین آئی) سماج وادی پارٹی (ایس پی) ایم پی رام جی لال سمن پر حملے کی مذمت کرتے ہوئے پارٹی سربراہ اکھلیش یادو نے پیر کو کہا کہ نظم و نسق کو چیلنج پیش کرنے والا یہ حملہ ڈرانے کے لئے کیا گیا ہے لیکن ایس پی ڈرنے والی نہیں ہے۔ پارٹی کے ریاستی دفتر پر منعقد پریس کانفرنس میں یادو نے کہا کہ ایس پی ایم پی رام جی لال سمن پر حملہ اس لئے ہوا کیوں کہ وہ دلتوں کو کچلنے والوں کے خلاف آواز اٹھانے کے لئے بلند شہر کے سنہرا گاؤں جا رہے تھے۔ جہاں اقتدار کے حمایت یافتہ افراد نے دلتوں کو کئی بار بے رحمی سے روندا تھا۔ اس یں ایک دلت خاتون کی موت ہو گئی تھی کئی لوگ بے رحمی سے کچلے گئے تھے۔ رم جی لال سمن پر کیا گیا حملہ حکومت اور نظم و نسق کو چیلنج پیش کرتا ہے۔ یادو نے کہا کہ رام جی لال سمن پر حملہ ڈرانے کے لئے ہوا ہے۔ حملہ آوروں کو حکومت اور ڈی جی پی کی حمایت ہے۔ لیکن سماج وادی لوگ حملے سے ڈرنے والے ہیں نہ کسی کے ڈرانے سے ڈرنے والے ہیں۔ جو لوگ ہمیں یا رام جی لال سمن کو دھمکی دے رہے ہیں۔ وہ ہم کو نہیں وزیراعلیٰ، ڈی جی پی اور وردی والوں کو چیلنج دے رہے ہیں۔ ریاست کے نظم و نسق کو کھلا چیلنج پیش کر رہے ہیں۔ ہم لوگ قانون، آئین اور جمہوریت کو ماننے والے لوگ ہیں۔ جو ہمیں چیلنج پیش کر رہے ہیں وہ کھلے من سے آئیں بات کریں۔ کھل کر تبادلہ خیال کر لیں ہم کھلے من سے بات کرنے کو تیار ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بی جے پی حکومت میں کچھ لوگوں کو کھلی چھوٹ ہے۔ وہ کھلے عام نظم و نسق کی دھجیاں اڑا رہے ہیں۔ ان میں نظم و نسق کا ڈر نہیں ہے کیوں کہ اقتدار میں اوپر سے لے کر نیچے تک عہدوں پر انہیں کے ذات والے لوگ بیٹھے ہیں۔ ان کو حکومت کا تحفظ حاصل ہے۔ پریاگ راج میں دلت سماج کے افراد کو زندہ جلا دیا گیا۔

غیر قانونی قبضے کے نام پر تیزی سے کارروائیاں جاری

ہند-نیپال سرحد کے 15 کلومیٹر کے دائرے میں 20 مساجد اور مدارس کو کیا گیا منہدم

لکھنؤ۔ (پی این ایس) اتر پردیش میں سرکاری زمین سے تجاوزات ہٹانے کے لیے تیزی سے کارروائیاں جاری ہیں۔ ریاستی حکومت نے بتایا ہے کہ اتر پردیش میں ہندوستان-نیپال سرحد کے 15 کلومیٹر کے دائرے میں کم از کم 20 مساجد اور مدارس کو منہدم کیا گیا ہے۔ حکومت کا کہنا ہے کہ ریاست کے مختلف اضلاع میں تجاوزات کے خلاف مسلسل مہم چلائی جا رہی ہے۔ حکومت کی جانب سے جاری بیان کے مطابق، ریونیو کوڈ کی دفعہ 67 کے تحت بہرائچ، شراوستی، سدھارتھ نگر، مہاراج گنج، بلرام پور اور لکھیم پور کھیری اضلاع کے سرحدی علاقوں میں سینکڑوں تجاوزات ہٹائے گئے ہیں۔ حکومت نے بتایا کہ شراوستی ضلع میں 17 غیر تسلیم شدہ مدارس کے خلاف کارروائی کی گئی، جن میں سے 10 بھنگا تحصیل میں اور سات جمنہا تحصیل میں واقع ہیں۔ اس کے علاوہ سدھارتھ نگر ضلع کی نوگڑھ تحصیل میں سرکاری زمین پر بنی ایک مسجد اور ایک مدرسے سمیت پانچ ڈھانچوں کو منہدم کیا گیا۔ ضلع کی شوہرت گڑھ تحصیل میں چھ مقامات پر غیر قانونی تعمیرات کی شناخت کی گئی ہے۔ لکھیم پور کھیری ضلع کی پلیا تحصیل کی کرشنا نگر کالونی میں غیر قانونی طور پر تعمیر کی جا رہی ایک مسجد کو منہدم کر دیا گیا۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ بہرائچ کی نانپارا تحصیل میں ہندوستان-نیپال سرحد کے قریب 227 تجاوزات کی نشاندہی کی گئی ہے۔ دعویٰ کیا گیا ہے کہ ان میں سے 63 تجاوزات پہلے ہی ہٹائے جا چکے تھے، جب کہ 25 سے 27 اپریل کے درمیان مزید 26 تجاوزات کو ہٹایا گیا، اس طرح کل 89 تجاوزات ہٹا دیے گئے۔

ہندوستان کی پاکستان پر ایک اور کارروائی

شعیب سمیت 16 بڑے یوٹیوب چینلز کو کیا بلاک

نئی دہلی (ایجنسی) ہندوستان نے پاکستان کے خلاف ایک اور بڑی کارروائی کی ہے۔ اس بار ڈیجیٹل چوٹ لگاتے ہوئے پاکستان کے کئی بڑے یوٹیوب چینلز کو بلاک کر دیا ہے۔ ہندوستان کے خلاف حساس مواد چلانے کے خلاف یہ کارروائی کی گئی ہے۔ حالانکہ ہندوستان کی طرف سے پہلی مرتبہ یہ قدم نہیں اٹھایا گیا ہے اس سے قبل جنوری میں بھی 30 سے زیادہ چینلز کو بلاک کر دیا گیا تھا۔ یہ فیصلہ ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب دونوں ملکوں کے رشتے پہلگام دہشت گردانہ حملے کے بعد کشیدہ ہیں۔ وزارت داخلہ کی سفارشوں پر حکومت نے ہندوستان، اس کی فوج اور سیکورٹی ایجنسیوں کے خلاف اشتعال انگیز جھوٹے، گمراہ کن بیانات اور غلط اطلاع نشر کرنے کے لیے یہ قدم اٹھایا ہے۔ ڈان نیوز، شمع ٹی وی، جیو نیوز سمیت 16 پاکستانی یوٹیوب چینلز کو بلاک کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ان میں سے زیادہ تر چینلز سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر بے حد مقبول ہیں اور کل ملا کر ان کے سبسکرائبرس کی تعداد 63 ملین سے بھی زیادہ ہے۔ اس کے علاوہ ہندوستان میں آرزو کاظمی اور پاکستان کے سابق کرکٹر اور کمینٹیٹر شعیب اختر کے یوٹیوب چینل کو بھی بلاک کر دیا گیا ہے۔ بلاک کیے جانے والوں میں ڈان نیوز، ارشاد بھٹی، شمع ٹی وی، اے آر وائی نیوز، بول نیوز، رفتار، دی پاکستان ریفرنس، جیو نیوز، شمع اسپورٹس، جی این این، عذیر کرکٹ، عمر چیمہ ایکسکلیوسیو، آسما شیرازی، منیب فاروق، سنو نیوز ایچ ڈی اور راضی نامہ وغیرہ شامل ہیں۔

اسرائیل کی ہٹ دھرمی، تقریباً دو ماہ سے غزہ کی خوراک بند

پیٹ کی آگ بجھانے کے لیے فلسطینیوں کی جدوجہد

خان یونس (ایجنسی) غزہ: اسرائیل کی طرف سے پابندی کی وجہ سے غزہ کی پٹی میں تقریباً 60 دنوں سے کسی طرح کی خوراک، ایندھن، دوائی یا کوئی دوسری چیز داخل نہیں ہوئی۔ امدادی گروپوں کے پاس بھوکے فلسطینیوں میں تقسیم کے لیے خوراک ختم ہو رہی ہے۔ بازار میں تقریباً ضروری اشیاء ختم ہو چکی ہیں۔ فلسطینی خاندان اپنے بچوں کا پیٹ پالنے کے لیے دن رات جدوجہد کر رہے ہیں۔ جنوبی شہر خان یونس کے باہر پھیلے ہوئے خیمہ کیمپ میں، مریم النجر اور اس کی ساس نے ایک برتن میں مٹر اور گاجر کے چار ڈبے خالی کیے اور اسے لکڑی کی آگ پر ابالا۔ انہوں نے تھوڑا سا بلون اور مصالحہ شامل کیا۔ یہ، چاول کی ایک پلیٹ چھ بچوں سمیت، ان کے خاندان کے 11 افراد کے لیے جمعے کا واحد کھانا تھا۔ النجر نے کہا کہ فلسطینیوں کے درمیان، جمعہ مقدس ہے، اس ایک دن بڑے خاندان میں گوشت، بھری ہوئی سبزیاں یا دیگر بھرپور روایتی پکوان پکائے جاتے ہیں۔ لیکن اب ہم مٹر اور چاول کھاتے ہیں۔ النجر نے مزید کہا کہ، ہم نے جنگ سے پہلے کبھی ڈبے کے مٹر نہیں کھائے تھے۔ صرف اس جنگ میں جس نے ہماری زندگیاں تباہ کر دی ہیں۔ پیٹ کی آگ بجھانے کے لیے فلسطینیوں کی جدوجہد (AP) زغزہ میں تقریباً 2.3 ملین فلسطینی اب بنیادی طور پر ڈبہ بند سبزیاں، چاول، پاستا اور دال پر گزارہ کر رہے ہیں۔ گوشت، دودھ، پنیر اور پھل غزہ کے بازاروں سے غائب ہو چکے ہیں۔ روٹی اور انڈے اب یہاں نایاب ہیں۔ بازار میں چند سبزیاں یا دیگر اشیاء کی قیمتیں آسمان چھو رہی ہیں، جو زیادہ تر کے لیے ناقابل رسائی ہیں۔ النجر نے کہا کہ، فی الحال ہمیں ایسی کوئی چیز میسر نہیں جس سے پروٹین غذائی اجزاء حاصل ہوتے ہیں۔ اسرائیل نے غزہ میں دو مارچ کو دوبارہ ناکہ بندی نافذ کی، پھر 18 مارچ کو دوبارہ فوجی آپریشن شروع کر کے دو ماہ کی جنگ بندی کو توڑ دیا۔ نتن یاہو حکومت نے کہا کہ دونوں اقدامات کا مقصد یرغمالیوں کی رہائی کے لیے حماس پر دباؤ ڈالنا ہے۔ انسانی حقوق کے گروپ اسرائیل کی اس ناکہ بندی کو بھوک سے مارنے کا حربہ قرار دے رہے ہیں جو پوری آبادی کو خطرے میں ڈال رہا ہے اور ایک ممکنہ جنگی جرم ہے۔ غزہ میں جب گوشت دستیاب نہ ہوا تو ڈبے میں بند سارڈینز مل گئیں۔ وہ ختم ہو گیا تو اقوام متحدہ سے دودھ کے کارٹن ملنے لگے، جو ہفتے پہلے ختم ہو گئے۔ غزہ کے ایک شہری نے کہا، اب وہ پھلیاں یا مٹر اور گاجر کے ڈبے کھانے کے معمول پر ہیں۔ جب انہیں وہ نہیں ملتا تو وہ خیراتی باورچی خانے سے دال یا پاستا حاصل کرتے ہیں۔ اس نے کہا کہ اگر اسے روٹی یا چینی مل جائے تو وہ اپنے بچوں کی بھوک مٹانے کے لیے چائے میں ڈبو کر روٹی دیتی ہے۔ مریم کی ساس سمایا النجر نے کہا کہ مجھے ڈر ہے کہ میرے پوتے بھوک سے مر جائیں گے۔ 61 سالہ خاتون نے کہا کہ اسے اور اس کے شوہر کو کینسر ہے۔ اس نے اپنی دوائی لینا بند کر دی ہے کیونکہ یہ ناقابل حصول ہے، اور اس کا شوہر اسپتال میں زیر علاج ہے۔ ڈاکٹروں نے خبردار کیا ہے کہ بچوں کی خوراک میں ورائٹی، پروٹین اور دیگر غذائی اجزاء کی کمی ان کی صحت کو طویل مدتی نقصان کا باعث بنے گی۔ خان یونس ناصر اسپتال میں علاج معالجے کے شعبہ کے سربراہ ڈاکٹر ایمن ابوطیر نے کہا کہ غذائی قلت کے کیسز کی تعداد میں بہت زیادہ اضافہ ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بچوں کے لیے خصوصی دودھ ختم ہو گیا ہے۔ اقوام متحدہ کے مطابق اس نے مارچ میں شدید غذائی قلت کا شکار 3,700 بچوں کی نشاندہی کی، جو فروری کے مقابلے میں 80 فیصد زیادہ ہے۔ ڈاکٹر ایمن ابوطیر کے مطابق، بچوں کو ان کی نشوونما کے لیے خوراک کے اہرام کی ضرورت ہوتی ہے، گوشت، انڈے، مچھلی اور دودھ ان کی نشوونما کے لیے، پھل اور سبزیاں ان کے مدافعتی نظام کی تعمیر کے لیے۔ جو اب غزہ میں موجود نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ 1 سال کے بچے کو جس کا وزن 10 کلو (22 پاؤنڈ) ہے اسے روزانہ تقریباً 700 کیلوریز کی ضرورت ہوتی ہے۔ النجر کے جمعہ کے کھانے میں مٹر اور گاجر کے چار ڈبوں میں تقریباً 1,000 کیلوریز تھے (ڈبے کے لیبل کی معلومات کے مطابق)، ان چاولوں کو شمار نہیں کرتے جو انہوں نے کھائے تھے یعنی 11 افراد میں یہ کیلوریز تقسیم ہوئے، جن میں 6 سے 14 سال کی عمر کے چھ بچے بھی شامل تھے۔ اسرائیل نے پہلے کہا ہے کہ جنگ بندی کے دوران تقسیم میں اضافے کے بعد غزہ کے پاس کافی امداد موجود ہے جس کی اقوام متحدہ نے تردید کی ہے۔ خان یونس کی ایک گلی کے بازار میں حالیہ دنوں میں زیادہ تر سٹال خالی ہو گئے ہیں۔ ان کھلی جگہوں پر ٹماٹر، کھیرے، کٹے ہوئے بینگن اور پیاز کے چھوٹے چھوٹے ڈھیر نظر آتے ہیں۔ چند کام کرنے والے گروسری اسٹورز میں سے ایک پر، پاستا کے تھیلوں کے علاوہ شیلفیں خالی تھیں۔ ٹماٹر 50 شیکل فی کلو یعنی تقریباً 14 ڈالر میں فروخت ہو رہے ہیں، جو جنگ سے پہلے ایک ڈالر سے بھی کم تھے۔

غزہ: امدادی ناکہ بندی پر اسرائیل کیخلاف عالمی عدالت میں سماعت

پانچ روز تک جاری رہنے والی ان سماعتوں میں تقریباً 40 ممالک اپنے خیالات کا اظہار کریں گے

جینوا (ایجنسی) اسرائیل نے پیر کے روز اقوام متحدہ کی اعلیٰ ترین عدالت میں ہونے والی اس سماعت کا بائیکاٹ کر دیا جس میں اس کے اس فیصلے کا جائزہ لیا جا رہا ہے کہ فلسطینی پناہ گزینوں کے لیے کام کرنے والی اقوام متحدہ کی امدادی ایجنسی (UNRWA) پر پابندی کیوں عائد کی گئی۔ یہ ایجنسی 1949 سے لاکھوں فلسطینیوں کو تعلیم، صحت اور سماجی خدمات فراہم کر رہی ہے۔ دی ہیگ میں واقع عالمی عدالت انصاف (آئی سی جے) میں یہ سماعتیں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی درخواست پر پیر سے شروع ہوئیں، جو پورے ہفتے جاری رہیں گی۔ سماعتوں میں 40 ممالک، جن میں امریکہ بھی شامل ہے، اپنے بیانات پیش کریں گے۔ عدالت سماعت مکمل ہونے کے بعد اسرائیل کی ذمہ داریوں پر مشاورتی رائے جاری کرے گی۔ اگرچہ عدالت کی مشاورتی رائے قانونی طور پر لازم نہیں ہوتی، تاہم اسے بین الاقوامی سطح پر بڑی اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ عدالت کے مطابق، ایسی آراء اکثر سفارتی تناؤ کو روکنے اور عالمی امن قائم رکھنے میں مددگار ثابت ہوتی ہیں اور بین الاقوامی قانون کی تشریح اور ترقی میں بھی کردار ادا کرتی ہیں۔ یاد رہے کہ جنوری 2024 میں عالمی عدالت انصاف نے فیصلہ دیا تھا کہ اسرائیل کو غزہ میں نسل کشی روکنے کے لیے "تمام ضروری اقدامات" کرنے ہوں گے۔ اس کے بعد جون 2024 میں ایک مشاورتی رائے میں عدالت نے اسرائیل کے مغربی کنارے، مشرقی یروشلم اور غزہ پر قبضے کو غیر قانونی قرار دیا تھا۔ اقوام متحدہ کے قانونی مشیر نے سماعت کے آغاز پر کہا کہ اسرائیل کی بطور قابض طاقت یہ واضح ذمہ داری ہے کہ وہ غزہ کے شہریوں تک انسانی امداد کی فراہمی کی اجازت دے اور اس عمل میں رکاوٹ نہ بنے۔ اسی دوران ہیجازی نے کہا کہ "اسرائیل فلسطینیوں کو بھوکا مار رہا ہے، قتل کر رہا ہے اور بے گھر کر رہا ہے، ساتھ ہی ان انسانی امدادی تنظیموں کو بھی نشانہ بنا رہا ہے اور روک رہا ہے جو ان کی جانیں بچانے کی کوشش کر رہی ہیں۔" دوسری جانب اسرائیلی وزارت خارجہ کے اہلکار امیر وائسبورڈ نے پیر کو دعویٰ کیا کہ "غزہ میں یو این آر ڈبلیو اے کے 1,462 کارکنان دہشت گردوں کے طور پر شناخت کیے گئے ہیں"، اور یہ دعویٰ انہوں نے انٹیلی جنس معلومات کی بنیاد پر کیا۔ تاہم اسرائیل نے اتنی بڑی تعداد میں الزامات کے حق میں کوئی ثبوت فراہم نہیں کیا ہے۔

غزہ میں جنگ بندی کیلئے کوششوں میں معمولی پیشرفت ہوئی ہے، قطری وزیراعظم

دوحہ (ایجنسی): قطر کے وزیراعظم شیخ محمد بن عبدالرحمان الثانی نے کہا ہے کہ غزہ میں نئی جنگ بندی کی کوششوں میں معمولی پیش رفت ہوئی ہے لیکن اسرائیل اور حماس کے درمیان جنگ کے خاتمے کے لیے معاہدہ بدستور غیر واضح ہے۔ غیر ملکی خبر ایجنسی رائٹرز کی رپورٹ کے مطابق قطر کے وزیراعظم شیخ محمد بن عبدالرحمان الثانی نے کہا کہ ہم نے گزشتہ ہونے والی ملاقاتوں کے مقابلے میں آخری ملاقات میں معمولی پیش رفت دیکھی ہے لیکن ابھی ہمیں اس حوالے سے حتمی فیصلے تک پہنچنا ہے کہ جنگ کا خاتمہ کیسے ہو کیونکہ یہی پورے مذاکرات کا بنیادی نکتہ ہے۔ قطری وزیراعظم نے حالیہ مذاکرات میں کن پہلوؤں پر پیش رفت ہوئی ہے، اس حوالے سے کچھ نہیں بتایا لیکن ان کا کہنا تھا کہ حماس اور اسرائیل دونوں کے درمیان مذاکرات کے اصل مقصد پر بدستور اختلاف ہے۔ انہوں نے کہا کہ حماس تمام اسرائیلی قیدیوں کو واپس کرنے کے لیے تیار ہے اگر اسرائیل کی جانب سے غزہ میں جنگ ختم کر دی جائے لیکن اسرائیل چاہتا ہے کہ جنگ کے خاتمے سے متعلق بغیر کسی وضاحت کے حماس تمام قیدیوں کو رہا کر دے۔ قطر کے وزیراعظم محمد بن عبدالرحمان نے دوحہ میں ترک وزیر خارجہ ہاکان فیدان کے ہمراہ پریس کانفرنس میں کہا کہ جب فریقین کے درمیان مشترکہ اہداف اور مقاصد نہ ہو تو پھر کامیابی کے مواقع بہت کم ہوتے ہیں۔ یاد رہے کہ قطر، مصر اور امریکا کی ثالثی میں دونوں فریقین کے درمیان رواں برس 19 جنوری سے 17 مارچ تک جنگ بندی ہوئی تھی اور اسرائیل کے 33 قیدیوں کو رہا کر دیا گیا، جن میں ہلاک ہونے والے 8 افراد بھی شامل تھے، اس کے بدلے میں اسرائیل نے ایک ہزار 800 فلسطینیوں کو اپنی جیلوں سے رہا کر دیا تھا۔ غزہ کی وزارت صحت کے اعداد و شمار کے مطابق اسرائیل کی وحشیانہ کارروائیوں میں 18 مارچ سے اب تک دو ہزار 62 فلسطینی شہید ہو چکے ہیں جبکہ شہید فلسطینیوں کی مجموعی تعداد 51 ہزار 439 سے تجاوز کر گئی ہے۔

بلیک آؤٹ: اسپین، فرانس اور پرتگال تاریکی میں ڈوب گئے

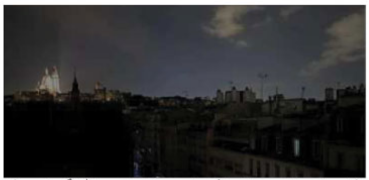

پیرس (ایجنسی) فرانس، اسپین اور پرتگال میں بڑے پیمانے پر ہونے والے بلیک آؤٹ نے لاکھوں افراد کو بجلی سے محروم کر دیا۔ عالمی خبر رساں ادارے کے مطابق اسپین اور پرتگال کی حکومتوں نے ہنگامی کابینہ اجلاس طلب کر لیے۔ ان ممالک کے متعدد علاقوں میں ٹریفک کا نظام مفلوج ہو کر رہ گیا جس سے ہائی ویز پر گاڑیوں کی قطاریں لگ گئیں۔ سگنل بند ہونے کی وجہ سے شدید ٹریفک جام رہا جب کہ ہوائی اڈے پر بھی متعدد پروازوں میں تاخیر ہوئی۔ پرتگال کے یوٹیلیٹی ادارے EN نے تصدیق کی کہ یہ بجلی کا بحران پورے آئبیریائی جزیرہ نما (Iberian Peninsula) اور فرانس کے کچھ حصوں میں بھی ہوا۔ پرتگالی ادارے REN کے ترجمان نے بتایا کہ بجلی کی سپلائی کی بحالی کے تمام منصوبے فعال کر دیے گئے۔ یورپ کے توانائی پیدا کرنے والے آپریٹرز کے ساتھ مشترکہ طور پر کام کر رہے ہیں۔ اسپین کے گرڈ آپریٹر Red Electrica نے بتایا کہ وہ علاقائی توانائی کمپنیوں کے ساتھ مل کر بجلی بحال کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اسپین کے ریڈیو اسٹیشنوں کے مطابق، میڈرڈ کے انڈر گراؤنڈ (سب وے) کے کچھ حصوں کو خالی کروایا گیا۔ رائٹرز کو ایک عینی شاہد نے بتایا کہ میڈرڈ کی گلیوں میں سیکڑوں افراد دفتری عمارتوں سے باہر نکل کر آئے تھے جب کہ اہم اور حساس عمارتوں کے گرد پولیس کی بھاری نفری تعینات کی گئی۔ رپورٹ کے مطابق میڈرڈ کی مشہور چار ٹاوروں میں سے ایک کو خالی کرا لیا گیا جہاں برطانوی سفارت خانہ بھی واقع ہے۔ مقامی ریڈیو رپورٹس میں بتایا گیا ہے کہ کئی لوگ رکی ہوئی میٹرو ٹرینوں اور لفٹوں میں پھنس گئے تھے۔ پرتگالی پولیس کے مطابق، پورے ملک میں ٹریفک لائٹس بند ہو گئیں، لزبن اور پورٹو میں میٹرو سروس معطل ہو گئی، جبکہ ٹرینوں کی آمد و رفت بھی رک گئی۔ پرتگالی ایئرلائن TAP کے ذرائع کے مطابق، لزبن ایئرپورٹ بیک اپ جنریٹرز پر چل رہا ہے۔ اسپین میں 46 ہوائی اڈے چلانے والے ادارے AENA نے ملک بھر میں پروازوں میں تاخیر کی اطلاع دی ہے۔ فرانس میں گرڈ آپریٹر RTE نے بتایا کہ وہاں بھی عارضی طور پر بجلی کا تعطل ہوا تھا تاہم اب بجلی بحال کر دی گئی ہے۔ تاحال ان تینوں ممالک میں ایک ہی وقت ہونے والے بجلی کے پُراسرار بریک ڈاؤن کی وجہ کا تعین نہیں کیا جا سکا، واقعے کی تحقیقات جاری ہیں۔

یمن: امریکی بمباری سے حراستی مرکز میں قید 68 افریقی تارکین وطن ہلاک، درجنوں زخمی

یمن (ایجنسی)۔ یمن میں حوثیوں کے زیر کنٹرول حراستی مرکز پر امریکی فضائی حملے میں کم از کم 68 افریقی تارکین وطن ہلاک ہو گئے ہیں۔ بی بی سی نیوز کی رپورٹ کے مطابق یمنی حوثیوں کے المسیرہ ٹی وی نے خبر دی ہے کہ صوبہ سعدہ کے مرکز پر بمباری کے نتیجے میں مزید 47 تارکین وطن زخمی ہوئے، جن میں سے زیادہ تر کی حالت تشویش ناک ہے۔ المسیرہ نے گرافک فوٹیج پوسٹ کی جس میں تباہ شدہ عمارت کے ملبے میں ڈھکی ہوئی متعدد لاشوں کو دکھایا گیا ہے۔ امریکی فوج کی جانب سے فوری طور پر کوئی تبصرہ نہیں کیا گیا۔ تاہم امریکی سینٹرل کمانڈ نے اعلان کیا تھا کہ صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے 15 مارچ کو حوثی باغیوں کے خلاف فضائی کارروائی تیز کرنے کے حکم کے بعد سے اس کی افواج نے 800 سے زائد اہداف کو نشانہ بنایا ہے۔ بیان میں کہا گیا تھا کہ ان حملوں میں سیکڑوں حوثی جنگجو اور متعدد حوثی رہنما مارے گئے ہیں، جن میں میزائل اور ڈرون پروگراموں کی نگرانی کرنے والے سینئر حکام بھی شامل ہیں۔ حوثیوں کے زیر انتظام حکام کا کہنا ہے کہ ان حملوں میں درجنوں شہری ہلاک ہوئے ہیں، لیکن انہوں نے اس گروپ کے ارکان میں سے کچھ کی اموات کی اطلاع دی ہے۔ اتوار کی رات جب سعدہ میں تارکین وطن کے حراستی مرکز کو نشانہ بنایا گیا، تو اس میں مبینہ طور پر 115 افریقی قید تھے۔ یمن میں 11 سال سے جاری جنگ کی وجہ سے پیدا ہونے والے انسانی بحران کے باوجود، تارکین وطن ہارن آف افریقہ سے کشتیوں کے ذریعے ملک میں پہنچ رہے ہیں، جن میں سے زیادہ تر کام کی تلاش میں ہمسایہ ملک سعودی عرب میں داخل ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ انٹرنیشنل آرگنائزیشن آف مائیگریشن (آئی او ایم) کے مطابق اس کے بجائے انہیں استحصال، حراست، تشدد اور فعال تنازعات والے علاقوں کے ذریعے خطرناک سفر کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ صرف 2024 میں تقریباً 60 ہزار 900 تارکین وطن ملک پہنچے، جن میں سے اکثر کے پاس زندہ رہنے کا کوئی ذریعہ نہیں تھا۔ رواں ماہ کے اوائل میں حوثیوں کے زیر انتظام حکومت نے کہا تھا کہ بحیرہ احمر کے ساحل پر راس عیسیٰ آئل ٹرمینل پر امریکی فضائی حملوں میں کم از کم 74 افراد ہلاک اور 171 زخمی ہوئے تھے۔ بیان میں کہا گیا تھا کہ ٹرمینل ایک سویلین تنصیب تھی اور یہ حملے 'جنگی جرائم' کے زمرے میں آتے ہیں۔

شمالی کوریا نے کرسک میں روس کی فوجی تعیناتی کی تصدیق کر دی

پیانگ یانگ، 28 اپریل (یو این آئی) شمالی کوریا نے پہلی بار تصدیق کی ہے کہ اس نے روس میں فوجی تعینات کیے ہیں۔ سرکاری خبر رساں ایجنسی کے سی این اے نے رپورٹ کیا کہ پیانگ یانگ کے فوجیوں نے ماسکو کو یوکرین کے کنٹرول میں موجود علاقے کورسک کو دوبارہ حاصل کرنے میں مدد فراہم کی۔ یہ اعتراف روس کی طرف سے شمالی کوریا کی شرکت کی تصدیق کرنے کے چند دن بعد سامنے آیا ہے۔ جنوبی کوریا اور مغربی ایجنسیوں نے طویل عرصے سے رپورٹ کیا تھا کہ پیانگ یانگ نے گزشتہ سال کورسک میں مدد کے لیے 10,000 سے زائد فوجی بھیجے تھے۔ شمالی کوریا کے مرکزی فوجی کمیشن نے کے سی این اے کی رپورٹ میں کہا کہ ہماری مسلح افواج کے ذیلی یونٹس نے کورسک کے علاقوں کو آزاد کرانے کے آپریشنز میں حصہ لیا، جو جمہوریہ کوریا کے سربراہ کی ہدایت کے مطابق تھا۔ شمالی کوریا کے رہنما کم جونگ اُن کے فوجی تعینات کرنے کے فیصلے کو دونوں ممالک کے درمیان ایک باہمی دفاعی معاہدے کے تحت قرار دیا گیا ہے۔ کے سی این اے کے مطابق، کم کا کہنا ہے وہ جو انصاف کے لیے لڑے، وہ سب ہیرو ما در وطن کے وقار کے نمائندے ہیں۔ رہنما نے مزید کہا کہ ان جنگی کارناموں" کی یادگار جلد ہی دارالحکومت میں تعمیر کی جائے گی۔

ایران اور آذربائیجان مل کر خطے میں امن و سلامتی قائم کر سکتے ہیں

دونوں ممالک بحیثیت ہمسایہ ہمیشہ ایک دوسرے کے حامی رہے ہیں: مسعود پزشکیان

تہران (ایجنسی)۔ صدرِ ایران نے آذربائیجان کے صدر الہام علی اف کے ساتھ مشترکہ پریس کانفرنس میں کہا کہ ایران اور آذربائیجان ایک دوسرے کی مدد سے خطے میں امن و سلامتی قائم کر سکتے ہیں اور باہمی تعاون سے مسائل کو حل کر سکتے ہیں۔ ارنا کی رپورٹ کے مطابق، ڈاکٹر مسعود پزشکیان نے پیر کے روز آذربائیجان کے صدر کے ساتھ مشترکہ پریس کانفرنس میں الہام علی اف کی مہمان نوازی پر شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا: میں آذربائیجان کے صدر کی علاقے، آذربائیجان اور دونوں ممالک کے تعلقات کے حوالے سے خصوصی توجہ کا شکر گزار ہوں۔ انہوں نے مزید کہا: ہم تمام شعبوں میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کر سکتے ہیں۔ صدر ڈاکٹر مسعود پزشکیان نے ایران اور آذربائیجان کے تعلقات کو تاریخی قرار دیتے ہوئے کہا کہ دونوں ممالک بحیثیت ہمسایہ ہمیشہ ایک دوسرے کے حامی رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے درمیان دینی، اعتقادی اور سیاسی لحاظ سے بے شمار مشترکات موجود ہیں۔ ہم ان مشترکات پر فخر کرتے ہیں اور ان کی بنیاد پر اپنے تعلقات کو مزید وسعت دینے کے لیے کوشاں ہیں۔ صدر ایران نے ایران اور آذربائیجان کے درمیان انجام پانے والے معاہدوں کو اسٹریٹجک اور اہم قرار دیا اور کہا کہ میرے عزیز بھائی الہام علی اف نے آذربائیجان کے معزز وزراء اور حکام کو مشترکہ اسٹریٹجک پروگرام پر عمل درآمد کی ہدایت دی ہے اور ہم نے بھی اپنے وزیر خارجہ سے کہا ہے کہ وہ اس پروگرام کا گہرائی سے جائزہ لیں تاکہ ہم سبھی علمی، سیاسی، اقتصادی اور سیکورٹی کے شعبوں میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کر سکیں۔ ڈاکٹر مسعود پزشکیان نے کہا: ایران اور آذربائیجان ایک دوسرے کی مدد سے خطے میں امن و سلامتی قائم کر سکتے ہیں اور باہمی تعاون سے تمام مسائل کا حل تلاش کر سکتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا: اگر تمام اسلامی اور ہمسایہ ممالک باہم متحد ہوں، ایک دوسرے کی ارضی سالمیت کا احترام کریں اور مشترکہ نظریات پر اتفاق کرتے ہوئے ہر میدان میں تعاون کریں، تو ہم اپنے تعلقات کو وسعت دے سکتے ہیں۔ صدر مسعود پزشکیان نے کہا کہ اگر ہمارے درمیان علمی، سیاسی، اقتصادی اور سیکورٹی وغیرہ کے شعبوں میں تعاون ہوگا تو کوئی ہمارے روابط خراب کر کے ہمارے درمیان اختلاف نہیں ڈال سکے گا۔ انہوں نے ایران اور جمہوریہ آذربائیجان کے درمیان موجود مشترکات اور گہرے تعلقات پر زور دیتے ہوئے کہا کہ جس عزم و ارادے کو میں اپنے عزیز بھائی صدر الہام علی اف میں دیکھ رہا ہوں اور جس مضبوط ارادے کے ساتھ اسلامی جمہوریہ ایران دوست اور برادر ملک آذربائیجان کے ساتھ تعلقات کو بڑھانے کے لیے کوشاں ہے اس کے پیش نظر، خدا کے فضل سے ہم تمام معاہدوں کو عملی جامہ پہنائیں گے۔ ڈاکٹر مسعود پزشکیان نے آذربائیجان کے صدر کی مہمان نوازی پر ایک بار پھر شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا: ہم جمہوریہ آذربائیجان کے ساتھ تمام معاہدوں پر مکمل عمل درآمد کے لیے پرعزم ہیں اور ان شاء اللہ ایک نیا اور روشن مستقبل ایران، آذربائیجان اور پورے مشرق وسطیٰ کے لیے تشکیل دیں گے۔

فرانس میں نمازی کے قتل کا معاملہ

اسلاموفوبیا کے خلاف ریلیاں

پیرس (ایجنسی)۔ فرانسیسی صدر ایمانوئل میکروں نے قتل واقعہ کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا، "مذہب کی بنیاد پر نفرت اور نسل پرستی کی فرانس میں کوئی جگہ نہیں ہے" فرانس کے جنوبی حصے لاگراند کامبے میں ایک دل دہلا دینے والا واقعہ پیش آیا ہے۔ یہاں ایک نوجوان نے مسجد میں نماز ادا کر رہے ایک مسلم نوجوان کو گولی مار کر بے رحمی سے قتل کر دیا، یہی نہیں مجرم نے پوری واردات کا ویڈیو بھی ریکارڈ کیا۔ پیر کو افسروں نے اس سلسلے میں تصدیق کی کہ ملزم نے اٹلی پولیس کے سامنے خود سپردگی کر دی ہے۔ مقامی میڈیا رپورٹس کے مطابق حملہ آور نے حملے کے دوران مسجد میں مظلوم نوجوان ابوبکر کے سامنے نازیبا کلمات بھی کہے۔ جانچ میں فی الحال اس واقعہ کو اسلاموفوبیا (اسلام مخالف فکر) سے جوڑ کر دیکھا جا رہا ہے۔ ملزم کی پہچان 2004 میں پیدا ہوئے فرانسیسی شہری کے طور پر ہوئی ہے جس کا فی الحال کوئی مجرمانہ ریکارڈ نہیں ہے۔ فرانس کے صدر ایمانوئل میکروں نے اس واقعہ کی سخت الفاظ میں مذمت کی ہے۔ انہوں نے کہا، "مذہب کی بنیاد پر نفرت اور نسل پرستی کی فرانس میں کوئی جگہ نہیں ہے"۔ وہیں پیرس اور لاگراند کامبے میں متاثر کی حمایت اور اسلاموفوبیا کے خلاف ریلیاں بھی نکالی گئیں۔ بتایا جاتا ہے کہ واقعہ کو انجام دینے کے بعد قاتل نوجوان موقع سے فرار ہو گیا اور سیدھا اٹلی جا کر پولیس کے سامنے خود سپردگی کر دی۔ مقتول شخص کی پہچان ابوبکر کے طور پر ہوئی ہے، جو نماز پڑھنے کے بعد مسجد کی صفائی کر رہا تھا۔

ضاحیہ پر صہیونی حملہ، لبنانی وزارت خارجہ اور حزب اللہ کا سخت ردعمل

بیروت (ایجنسی)۔ لبنانی پارلیمنٹ میں مقاومتی بلاک کے نمائندے ابراہیم الموسوی نے بیروت کے علاقے ضاحیہ پر صہیونی حکومت کے جارحانہ حملوں پر شدید ردعمل کا اظہار کیا ہے۔ ابراہیم الموسوی نے کہا ہے کہ اسرائیل نے لبنان پر حملہ کر کے اس کی خودمختاری کو پامال کیا ہے۔ لبنانی حکومت کو چاہیے کہ وہ ان حملوں کی روک تھام کے لیے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں باضابطہ مقدمہ درج کرائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ مزاحمت کا اسلحہ لبنان کی طاقت کا ایک اہم ستون ہے جس پر کسی بھی طور پر مذاکرات یا سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا۔ دوسری جانب لبنان کی وزارت خارجہ نے بھی ایک بیان جاری کرتے ہوئے ضاحیہ پر اسرائیلی حملے کی شدید مذمت کی ہے۔ وزارت خارجہ کے مطابق یہ حملے نہ صرف لبنان کی خودمختاری بلکہ علاقائی امن و سلامتی اور لبنان کی استحکام کی کوششوں کو بھی خطرے میں ڈال رہے ہیں۔ لبنانی وزارت خارجہ نے فائر بندی کے ضامن ممالک سے مطالبہ کیا کہ وہ اسرائیل پر حملے روکنے کے لیے دباؤ ڈالیں۔ اس سے قبل لبنانی صدر جوزف عون نے بھی صہیونی حملوں پر اپنا ردعمل ظاہر کرتے ہوئے ان کی سخت الفاظ میں مذمت کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ جنگ بندی کے ضامن امریکہ اور فرانس کو اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرتے ہوئے اسرائیل کو فوری طور پر حملے روکنے پر مجبور کرنا چاہیے۔ عون نے خبردار کیا کہ اسرائیل کی اشتعال انگیزی سے خطے کی سیکورٹی اور امن کو حقیقی خطرات لاحق ہو رہے ہیں۔

ڈاکٹر انیس الرحمٰن صدیق کو مارکوئس اہم شخصیات میں شامل کرنے کے لیے منتخب کیا گیا

انیس الرحمٰن صدیق کی خدمات کو خراج تحسین۔ انتہائی کمزور افراد کے تحفظ کے لئے زندگی وقف کی

نیویارک، 28 اپریل (یو این آئی) ڈاکٹر انیس الرحمٰن صدیق کو مارکوئس اہم شخصیات میں شامل کرنے کے لیے منتخب کیا گیا ہے۔ مارکوئس کی تمام معروف سوانحی جلدوں میں، انتہائی متعلقہ نتائج کی بنیاد پر انفرادی افراد کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ انتخاب کے عمل کے میں عہدہ، قابل ذکر کارنامے، شہرت، اور زمینی سطح پر نمایاں ہونے جیسے عوامل کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ ڈاکٹر انیس الرحمٰن نے تقریباً دو دہائیاں تک عالمی صحت کے محاذ پر کام کیا ہے، جہاں وہ خاص طور پر سب سے زیادہ کمزور طبقات کے بچوں کو ویکسین سے بچائی جا سکنے والی بیماریوں سے تحفظ کے لیے کوشاں رہے ہیں۔ ان کا سفر جنوبی ایشیا، افریقہ اور دیگر خطوں پر محیط رہا ہے۔ جہاں انہوں نے حفاظتی ٹیکوں کی حکمت عملیوں کو تشکیل دیا، صحت کے نظام کو مضبوط کیا اور لاکھوں جانیں بچائیں۔ ڈاکٹر انیس کے لیے یہ کام محض ایک پیشہ نہیں بلکہ ایک مشن ہے۔ فی الحال ڈاکٹر انیس نیویارک میں یونیسیف کے صدر دفتر میں حفاظتی ٹیکوں کی رسائی اور مساوات کے لیے سینئر مشیر اور ٹیم لیڈر کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے ہیں۔ وہ عالمی صحت میں مساوات کے لیے تجربہ اور مضبوط عزم رکھتے ہیں۔ چاہے بیانڈیا کی پر ہجوم گلیاں ہوں یا افریقہ کے دور دراز دیہات، ان کی قیادت نے بچپن کی ٹیکہ کاری اور حالیہ کووڈ 19 ویکسینیشن کی تیز اور منصفانہ تقسیم کو یقینی بنایا ہے۔ ان کا اثر بڑی متعدی بیماریوں جیسے پولیو، نوزائیدہ تشنج، لاسا بخار، زرد بخار، دماغی گردن توڑ بخار، اور منکی پوکس کی روک تھام تک پھیلا ہوا ہے۔ جو بروقت مداخلت کے بغیر قومی اور بین الاقوامی بحرانوں میں بدل سکتی تھیں۔ ڈاکٹر انیس کا سفر شعبہ صحت عامہ کی جانب غیر متوقع تھا۔ بنگلہ دیش کے سلہٹ میڈیکل کالج سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد انہوں نے اپنے آپ کو ایک سرجن کے طور پر تصور کیا تھا۔ لیکن قسمت نے ان کے لئے مختلف راہیں متعین کر رکھی تھیں۔ جب انہوں نے ویکسین سے روکے جانے والی بیماریوں کے تباہ کن اثرات کا خود مشاہدہ کیا تو انہیں ایک بڑا مقصد ملا: صرف افراد ہی نہیں بلکہ پوری کمیونٹیز کا تحفظ کرنا۔ یہی مشن انہیں ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن (ڈبلیو ایچ او) تک لے آیا۔ جہاں انہوں نے بنگلہ دیش اور انڈیا میں پولیو کے خاتمے کی کوششوں میں اہم کردار ادا کیا۔ صحت کے پیچیدہ نظاموں کو سنبھالنے اور کمیونٹیز کو متحرک کرنے کی ان کی صلاحیت نے انہیں ایک ناگزیر رہنما بنا دیا۔ 2007 میں، ڈاکٹر انیس نے یونیسیف انڈیا میں شمولیت اختیار کی، جہاں انہوں نے 7,000 کمیونٹی ورکرز کے سوشل موبلائزیشن نیٹ ورک کو سنبھالا، جو جنوب مشرقی ایشیا سے پولیو کے خاتمے میں کلیدی حیثیت رکھتا تھا۔ 2016 میں انہوں نے نائجیریا میں ایک اور بڑا چیلنج قبول کیا اور ملک کے پولیو پروگرام کو نئی زندگی دی۔ زبردست رکاوٹوں کے باوجود، ان کی قیادت نے نائجیریا کو 2018 میں پولیو سے نجات دلانے میں مدد کی، جو 2020 میں افریقہ کے براعظم کے پولیو فری سرٹیفکیشن کی راہ ہموار کرنے والا ایک سنگ میل ثابت ہوا۔ جو جدید تاریخ میں صحت عامہ کی سب سے اہم کامیابیوں میں سے ایک ہے۔ عالمی صحت پر انیس کا اثر پولیو کے خاتمے سے کہیں آگے بڑھ چکا ہے۔ بطور ایک مساوات پر مبنی امیونائزیشن رہنما کے، انہوں نے دنیا کے سب سے محروم طبقات، افریقہ، ایشیا اور جنوبی امریکہ میں خاص طور پر تنازعات سے متاثرہ علاقوں میں، زندگی بچانے والی ویکسین فراہم کرنے کی مہمات کی قیادت کی ہے۔ ان کے مضبوط عزم نے اس بات کو یقینی بنایا ہے کہ بحرانوں کے باوجود بھی بچوں کو ضروری حفاظتی ٹیکے ملتے رہیں۔ یونیسیف میں، وہ ایک ایسی ٹیم کی قیادت کر رہے ہیں جس کی سب سے زیادہ توجہ پسماندہ کمیونٹیز تک پہنچنے پر مرکوز ہے۔ جو زیرو ڈوز حفاظتی ٹیکوں سے مکمل طور پر محروم رہے ہیں، اس عمل میں صنفی مساوات پر بھی خاص زور دیا جا رہا ہے۔ ان کی خدمات کے اعتراف میں انہیں متعدد اعزازات سے نوازا گیا ہے، جن میں پال ہیرس فیلو ایوارڈ اور نائجیریا کی حکومت کی طرف سے خصوصی ستائش شامل ہیں۔

یوپی: آندھی طوفان سے تین افراد کی موت

لُو کی شدت سے چار مئی تک رہے گی راحت؛ آج کئی اضلاع میں ہوگی بارش

لکھنؤ۔ اتر پردیش کا موسم ایک بار پھر بدل گیا ہے۔ اتوار کو کئی اضلاع میں آندھی چلنے کے بعد درجہ حرارت میں کمی آئی۔ آج کئی علاقوں میں بارش اور ژالہ باری (اولے پڑنے) کا امکان ہے۔ اتوار کو ریاست میں اچانک موسم کی تبدیلی کی وجہ سے پورے دن گرمی کی شدت کم رہی۔ امیٹھی، بلرام پور، ایودھیا، رائے بریلی، سلطان پور اور گونڈہ سمیت کئی اضلاع میں تیز آندھی کے ساتھ بونداباندی ہوئی۔ آندھی کے سبب کئی مقامات پر درخت گر گئے اور بجلی کے تار ٹوٹ گئے۔ آندھی اور بجلی گرنے کے حادثات میں ریاست میں تین افراد کی موت ہو گئی۔ موسم محکمہ نے پیر کو 16 اضلاع میں تیز ہواؤں کے ساتھ بارش کی پیش گوئی کی ہے۔ خاص طور پر ترائی کے 12 اضلاع، خاص طور پر بہار سے متصل کشی نگر اور مہاراج گنج میں گرج چمک کے ساتھ ژالہ باری کے لیے اورنج الرٹ جاری کیا گیا ہے۔ چار مئی تک لو کی شدت سے راحت کی امید ہے۔ ایودھیا میں بجلی گرنے سے بیکاپور کی رہائشی 15 سالہ لڑکی ویشنوی کی موت ہو گئی۔ فتح پور میں آندھی کے دوران ہفتہ کی رات درخت گرنے سے تین کسان دب گئے، جن میں سے سدھیر یادو کی جان چلی گئی۔

وہیں امولی کے رہائشی گلاب کی بجلی گرنے سے موت ہوگئی۔ متھرا میں پورے دن بادل چھائے رہے۔ اتوار کو مشرقی یوپی اور ترائی کے علاقوں میں صبح کے وقت تیز ہواؤں اور گھنے کالے بادلوں کے سبب دن کے درجہ حرارت میں 3 سے 5 ڈگری سیلسیس تک کمی درج کی گئی۔ تاہم این سی آر اور اس سے ملحقہ اضلاع میں درجہ حرارت میں زیادہ فرق نہیں آیا۔ علاقائی موسمیات مرکز لکھنؤ کے سینئر سائنس دان اتل کمار سنگھ نے بتایا کہ مغربی ہوا کے سسٹم (مغربی خلل) کے اثر اور نچلے کرہ ہوا میں سائیکلونک سرکولیشن (گردابی گردش) کی وجہ سے مشرقی اور مغربی ہوائیں ایک دوسرے سے ٹکرا رہی ہیں، جس کے نتیجے میں موسم میں تبدیلی آئی ہے۔

ایک اور طاقتور مغربی خلل کے اثر سے یکم مئی سے چار مئی تک پورے صوبے میں آندھی اور بارش کے امکانات ہیں۔ اس دوران لو کی شدت سے کچھ دنوں کے لیے راحت ملے گی۔ سونبھدر، چندولی، غازی پور، مؤ، بلیا، دیوریا، گورکھپور، سنت کبیر نگر، کشی نگر، مہاراج گنج، سدھارتھ نگر، بلرام پور۔ سونبھدر، مرزاپور، چندولی، وارانسی، سنت کبیر نگر، جون پور، غازی پور، اعظم گڑھ، مؤ، بلیا، دیوریا، گورکھپور، بھدوہی، کشی نگر، مہاراج گنج، سدھارتھ نگر۔

اتوار کے روز ریاست میں موسم کی اچانک تبدیلی کی وجہ سے دن بھر دھوپ اور گرمی ہلکی رہی۔

ریاست کے کئی اضلاع بشمول امیٹھی، بلرام پور، ایودھیا، رائے بریلی، سلطان پور اور گونڈہ میں تیز آندھی کے ساتھ بونداباندی ہوئی۔ طوفان کے سبب کئی مقامات پر درخت گر گئے اور بجلی کے تار ٹوٹ گئے۔ اس دوران طوفان اور آسمانی بجلی گرنے سے ہونے والے حادثات میں ریاست میں تین افراد کی موت ہوگئی۔ محکمہ موسمیات نے پیر کو 16 اضلاع میں تیز ہواؤں کے ساتھ بونداباندی کی پیش گوئی کی ہے۔ بہار کی سرحد سے متصل 12 ترائی اضلاع بالخصوص کشی نگر اور مہاراج گنج میں گرج چمک کے ساتھ ژالہ باری کے لیے اورنج الرٹ جاری کیا گیا ہے۔ گرم لو سے 4 مئی تک راحت ملنے کی امید ہے۔

بیکاپور کی رہنے والی 15 سالہ لڑکی ویشنوی کی ایودھیا میں آسمانی بجلی گرنے سے موت ہوگئی۔ ہفتہ کی رات فتح پور میں طوفان کی وجہ سے گرنے والے درخت کے نیچے تین کسان دب گئے۔ اس حادثے میں سدھیر یادو کی موت ہوگئی۔ اسی دوران امولی کے رہنے والے گلاب کی آسمانی بجلی گرنے سے موت ہوگئی۔ متھرا میں دن بھر بادل چھائے رہے۔ اتوار کو پچھوا ہوائیں اور ترائی علاقوں میں متھرا میں دن بھر بادل چھائے رہے۔ جس کی وجہ سے صبح کے وقت تیز ہواؤں اور گھنے سیاہ بادلوں کی وجہ سے دن کے درجہ حرارت میں 3 سے 5 ڈگری سیلسیس کی کمی واقع ہوئی۔ تاہم این سی آر اور ملحقہ اضلاع میں درجہ حرارت میں کوئی خاص فرق نہیں تھا۔ لکھنؤ کے علاقائی موسمیاتی سینٹر کے سینئر سائنسدان اتل کمار سنگھ نے کہا کہ مغربی ڈسٹربنس کے فعال ہونے اور زیریں ٹراپوسفیئر میں سائیکلونک سرکولیشن کی وجہ سے مشرقی اور مغربی ہواؤں کے درمیان تعامل ہو رہا ہے جس کی وجہ سے موسم میں تبدیلی آئی ہے۔ ایک اور طاقتور ویسٹرن ڈسٹربنس کے اثر کی وجہ سے یکم سے 4 مئی تک پوری ریاست میں گرج چمک کے ساتھ بارش کا امکان ہے۔

سلنڈر میں آگ لگنے سے 80 جھونپڑیاں جل کر خاکستر

آنکھوں کے سامنے سب کچھ جلتا دیکھ کر بلک پڑے باشندے

لکھنؤ: 28 اپریل (پی این ایس) راجدھانی لکھنؤ میں پیر کو ایک کے بعد ایک سلنڈر میں لگنے والی آگ سے تقریباً 80 جھونپڑیاں لپیٹ میں آ گئیں۔ تیز ہواؤں کی وجہ سے آگ تیزی سے پھیل گئی۔ آگ کی وجہ سے سڑک کے دوسری طرف ایک گھر میں کچھ سامان بھی جل گیا۔ جس سے علاقے میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ لوگ گھروں سے نکل کر سڑکوں پر آ گئے۔ کچھ لوگ چھتوں پر چڑھ گئے۔ یہ واقعہ فیض اللہ گنج تھانہ علاقہ کے تحت شیام وہار کالونی میں پیش آیا۔ اطلاع ملتے ہی فائر بریگیڈ کی چھ گاڑیاں موقع پر پہنچ گئیں۔ فائر بریگیڈ کے ساتھ میونسپل کارپوریشن کے ملازمین نے بھی آگ بجھانے کی کوشش شروع کردی۔ کسی بھی ناخوشگوار واقعے کے خدشے کے پیش نظر پانچ ایمبولینسیں بھی موقع پر طلب کرلی گئیں۔ گھنٹوں کی کوشش کے بعد آگ پر تقریباً قابو پالیا گیا ہے۔ بتایا گیا کہ کچی آبادی میں رہنے والے لوگ صبح گھر میں کھانا بنا رہے تھے۔ اسی وقت ایک چھوٹے سلنڈر (پانچ کلو) میں آگ لگ گئی۔ آگ چھت تک پھیل گئی۔ تیز ہوا کے سبب آگ ایک کے بعد ایک کچی بستی میں پھیلتی گئی۔ آگ لگنے سے کئی دوسرے گھروں کے سلنڈر بھی پھٹ گئے۔ کچھ ہی دیر میں آگ نے خوفناک شکل اختیار کر لی۔ تقریباً 80 جھونپڑیاں جلنے لگیں۔ آگ کے شعلوں میں پھنسے لوگ اپنی جان بچانے کے لیے بھاگے۔ آگ کے شعلے اتنے شدید تھے کہ سڑک کے دوسری طرف واقع گھر تک جا پہنچے۔ اس گھر کا سامان بھی جل گیا۔ یہاں 80 جھونپڑیوں میں رہنے والے لوگوں کا گھریلو سامان جل کر راکھ ہوگیا۔ گھر والے اپنی آنکھوں کے سامنے گھر جلتا دیکھ کر لوگ بلکھنے لگے۔ لوگ انہیں تسلی دیتے رہے۔ گھنٹوں کی کوشش کے بعد آگ پر تقریباً قابو پایا جاسکا ہے۔

وزیر اعظم کو پہلگام دہشت گردانہ حملے کا مناسب جواب دینا چاہیے...، یوپی کانگریس صدر اجے رائے نے کہا، کانگریس حکومت کے ساتھ کھڑی ہے

لکھنؤ: 28 اپریل (پی این ایس) کانگریس کے ریاستی صدر اجے رائے پیر کو یوپی کے ایودھیا پہنچے۔ یہاں انہوں نے کہا کہ پہلگام دہشت گردانہ حملہ انتہائی افسوسناک واقعہ ہے۔ مرکزی حکومت کو اس کا مناسب جواب دینا چاہیے۔ کانگریس پارٹی ان کے ساتھ کھڑی ہے۔ اس وقت جو بھی ملک کے خلاف ہے اس پر پابندی لگائی جائے۔ مزید بات کرتے ہوئے اجے رائے نے ریاست میں امن و امان کی صورتحال پر سوالات اٹھائے۔ انہوں نے کہا کہ جو بھی واقعات ہو رہے ہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ ریاست میں امن و امان تباہ ہو چکا ہے۔ راہل گاندھی 29 اپریل سے اتر پردیش کے دوروزہ دورے پر ہیں۔ وہ امیٹھی اور رائے بریلی میں قیام کریں گے۔ اجے رائے نے کہا کہ اس کے بعد راہل گاندھی کانپور جائیں گے۔ وہاں وہ شبھم دویدی کے اہل خانہ سے ملاقات کریں گے جو دہشت گردانہ حملے میں مارے گئے تھے۔

پروفیسر اجے تنیجا نے وائس چانسلر کی حیثیت سے تعارفی میٹنگ کی

لکھنؤ، 28 اپریل 2025: آج خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے نو تعینات وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا نے اٹل ہال میں یونیورسٹی کے تمام اساتذہ، افسران اور عملے کے ساتھ اپنی پہلی باضابطہ میٹنگ منعقد کی۔ پروفیسر اجے تنیجا اس سے قبل ڈاکٹر امبیڈکر یونیورسٹی آگرہ میں شعبہ کیمسٹری کے صدر اور پرو وائس چانسلر کی ذمہ داریوں کو نبھاتے رہے ہیں۔ پروفیسر اجے تنیجا نے ہفتہ کے روز چارج لینے کے بعد آج تین بجے ایک اہم اجلاس طلب کیا۔ اس اہم اجلاس کے آغاز میں پروفیسر اجے تنیجا نے اپنا مختصر تعارف کراتے ہوئے کہا کہ اساتذہ کو تدریسی ذمہ داریوں کے ساتھ دیگر امور میں بھی دلچسپی دکھانے کی ضرورت ہے۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ ہماری کوشش یہ رہے گی کہ ہم کیمپس کے اندر ایک ایسا علمی، تحقیقی اور اختراعی فضا تعمیر کریں جس میں طلبہ اپنی ذہانتوں، صلاحیتوں اور پوشیدہ جوہروں کو نکھرنے کا بہتر موقع مل سکے۔ سبھی اساتذہ کو اس پہلو پر بھی زور دینے کی ضرورت ہے کہ کس طرح سے تحقیق اور اختراع کے اہم معرکے کو سر کیا جائے اور مجھے یقین ہے کہ اگر اساتذہ اپنی بھرپور تخلیقی، تنقیدی اور اختراعی صلاحیتوں کو مظاہرہ کریں گے تو منزل بہت دور نہیں ہے۔ انھوں نے کہا کہ اگر ہم سبھی اساتذہ یہ عزم کرلیں اور عہد و پیمان باندھ لیں اور ایمانداری کے ساتھ اپنا بہتر دینے کی کوشش کریں تو اس یونیورسٹی کے کیمپس کو تعلیم و تحقیق اور اختراع کے لئے ایک مثالی کیمپس میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا نے یہ بھی اپنے خطاب میں کہا کہ ابتدائی دنوں میں تین اہم کاموں پر بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ پہلے یہ کہ نیک کے کام کو آگے بڑھانا، وقت پر امتحانات کرانا اور داخلوں کے لئے ایک ایسے لائحہ عمل تیار کرنے کی ضرورت ہے جس میں طالب علم زیادہ تعداد میں داخلہ لے سکیں اور ہمیں اس سلسلے میں ہر سطح پر کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ اس تعارفی اجلاس میں ڈین اکیڈمکس پروفیسر ثوبان سعید، ڈین ریسرچ پروفیسر چندنا ڈے، پروفیسر مسعود عالم، پروفیسر احتشام احمد، پروفیسر تنویر خدیجہ، پروفیسر فخر عالم، پروفیسر شالینی ترپاٹھی، ڈاکٹر راجندر ترپاٹھی، ڈاکٹر تطہیر فاطمہ کے علاوہ یونیورسٹی کے تمام اساتذہ، افسران اور ملازمین شریک تھے۔

ڈاکٹر نسیم نکہت کی ادبی خدمات کو نظرانداز نہیں کیا جاسکتا: سراج مہدی

بزم شاہین بنگلور کا 49واں مشاعرہ بیاد ڈاکٹر نسیم نکہت منعقد

لکھنؤ پریس ریلیز۔ بزم شاہین بنگلور کا 49واں کل ہند مشاعرہ بیاد ڈاکٹر نسیم نکہت جواہر لال نہرو یووا کیندر نزد رومی گیٹ پولس چوکی حسین آباد لکھنؤ میں منعقد ہوا جس کی صدارت سابق ایم ایل سی سراج مہدی نے کی جبکہ نظامت کے فرائض معروف شاعر واصف فاروقی انجام دئے اس پروگرام میں بحیثیت مہمانان خصوصی منکو سنگھ تیاگی راشٹریہ منتری کسان مورچہ غازی آباد، وجے تومر سیکریٹری مانو ادھیکار سرکشا سنگٹھن، رئیس احمد خاں (مالک ہوٹل میزبان) عمران عباسی (عطر ساز) نے شرکت کی چیرمین بزم شاہین الحاج بابا جی نے تمام مہمانوں کا استقبال کیا نازیہ نکہت نے اپنی ماں کی غزلیں پیش کی اور پہلو لکھنوی نے اپنی اہلیہ نسیم نکہت کو خراج عقیدت پیش کیا۔ صدر مشاعرہ سابق ایم ایل سی سراج مہدی نے کہا کہ ڈاکٹر نسیم نکہت کی ادبی خدمات نظرانداز نہیں کی جاسکتی وہ اپنی کتابوں اپنی غزلوں میں ہمیشہ زندہ رہیں گی۔ اس موقع عبدالسمیع وفا بنارسی نے صدر مشاعرہ سراج مہدی و چیرمین بزم شاہین الحاج بابا جی کو گلدستہ پیش کیا۔ مذکورہ پروگرام میں ڈاکٹر مخمور کاکوروی، ملک زادہ جاوید، معید رہبر لکھنوی ورن آنند لدھیانہ، افتخار ارسل بنگلور، وسیم جھنجھانوی، فاروق جائسی، ڈاکٹر افروز طالب محمد علی علوی، وشال وشیش، نعمان مکنپوری، وندنا ورما انم، شگفتہ انجم، ڈاکٹر حشیم فاروقی، ستیم روشن، درد فیض خان، التمش لکھنوی وغیرہ نے اپنا کلام پیش کیا شرکاء میں سرفراز زاہد، ثابت لکھنوی، عقیل خان، ضیا تقوی، عزیر فاروقی، آفتاب احمد، اکمل شیخ، ڈاکٹر ریاض انصاری، عابد عباس، سمیر جعفری، حامد لکھنوی، عامر طلہری، دانش عباسی، خلیل اختر، ندیم، وسیم، کلیم، یاسر، دانش مصطفیٰ، شاداب چودھری، محمد آفاق، ناصر خان، حافظ امیر وغیرہ کے علاوہ خاصی تعداد میں لوگ موجود رہے اختتام پر کنوینر معید رہبر لکھنوی نے سبھی کا شکریہ ادا کیا۔

لکھنؤ کے کے جی ایم یو میں ایک مدرسہ، دکانیں اور بستی پر بلڈوزر کارروائی

لکھنؤ: 28 اپریل (پی این ایس) کنگ جارج میڈیکل کالج (کے جی ایم یو) میں دوسرے دن بھی بلڈوزر دوڑتے رہے۔ اس دوران پولیس کی بھاری نفری تعینات رہی۔ تقریباً 9 گھنٹے تک جاری رہنے والی کارروائی میں 2 سال سے مبینہ غیر قانونی مدرسے کو مکمل طور پر مسمار کر دیا گیا۔ شاہ میناشاہ بابا کے مزار کے قریب بنائی گئی 10 سے زائد دکانیں اور 36 جھونپڑیاں بھی مسمار کردی گئیں۔ اس سے قبل ہفتہ کو بھی تجاوزات ہٹانے پر زبردست کشیدگی ہوئی تھی۔ الزام ہے کہ دکانداروں نے پولیس کے سامنے کے جی ایم یو کے پروفیسروں اور ریزیڈنٹ ڈاکٹروں کا پیچھا کیا اور ان کی پٹائی کی۔ حملے میں دو پروفیسرز، ایک اسسٹنٹ پروفیسر اور ایک رہائشی ڈاکٹر زخمی ہوئے تھے۔ پولیس نے کسی طرح صورتحال پر قابو پاتے ہوئے پولیس اور پی اے سی کی ٹیم کو موقع پر بلایا اور تجاوزات کو ہٹایا۔ اس کے بعد شام پانچ بجے سے رات 9 بجے تک مبینہ غیر قانونی تعمیرات کو مسمار کیا گیا۔ ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ ان غیر قانونی دکانوں کو ہٹانے کے لیے گزشتہ چھ ماہ سے نوٹس جاری کیے جا رہے تھے۔ اس کے باوجود تجاوزات نہیں ہٹائی گئیں۔ یونیورسٹی انتظامیہ نے واضح کیا کہ ان کی زمین پر کسی قسم کا ناجائز قبضہ برداشت نہیں کیا جائے گا۔ اتوار کی صبح 11 بجے میونسپل کارپوریشن اور پولیس کی ٹیم ایک بار پھر تجاوزات ہٹانے میڈیکل کالج پہنچ گئی۔ ناجائز تجاوزات ہٹانے کی اس کارروائی میں 10 سے زائد دکانیں اور 36 جھونپڑیوں کے ساتھ مبینہ غیر قانونی طور پر چلنے والے مدرسے کو مسمار کر دیا گیا۔ اس میں 8 سے 9 گھنٹے لگے۔ اس آپریشن کے دوران میڈیکل کالج کی سیکیورٹی بھی چوکسی سے تعینات کی گئی تھی۔ اے سی پی چوک راجکمار نے کہا کہ اتوار کو تجاوزات ہٹانے کے دوران کوئی رکاوٹ نہیں آئی۔ تمام لوگوں نے تجاوزات ہٹانے میں تعاون کیا۔

عازمین حج کی پہلی پرواز آج ہوگی روانہ

وزیر مملکت دانش آزاد انصاری نے حج کمیٹی پہونچ کر لیا تیاریوں کا جائزہ

لکھنؤ: 28 اپریل، عازمین حج کی پہلی پرواز کو مسلم وقف و حج برائے اقلیتی امور وزیر مملکت جناب دانش آزاد انصاری آج ہری جھنڈی دکھا کر روانہ کریں گے۔ اسی ضمن میں مسلم وقف و حج برائے اقلیتی امور وزیر مملکت دانش آزاد انصاری نے آج حج کمیٹی سروجنی نگر پہونچ کر تیاریوں کا جائزہ لیا۔ اس درمیان وزیر موصوف نے صاف صفائی، اور کھانے پینے کی اشیاء و دیگر تیاریوں کا جائزہ لیا۔ اس موقع پر اپنے ماتحت افسران کو بہتر سے بہتر انتظامات کرنے کی ہدایت دی۔ ساتھ ہی عازمین حج کو کسی طرح کی کوئی دقت نہ ہو اس کی بھی ہدایت وزیر موصوف نے اپنے ماتحت افسران کو دی۔ اس موقع پر محکمہ انتظامیہ کے اعلیٰ افسران بھی موجود تھے۔

جولائی اور جنوری میں یوپی اسٹیٹ کنسٹرکشن اینڈ انفراسٹرکچر ڈیولپمنٹ کارپوریشن لمیٹڈ میں رجسٹریشن

لکھنؤ: 28 اپریل۔ یوپی اسٹیٹ کنسٹرکشن اینڈ انفراسٹرکچر ڈیولپمنٹ کارپوریشن لمیٹڈ کی جانب سے عمارتوں کی تعمیر اور دیگر ترقیاتی کاموں کے لیے مختلف زمروں میں رجسٹریشن کے لیے ٹھیکیداروں اور فرموں کے ذریعے درخواست دینے کا عمل اب صرف جولائی اور جنوری کے مہینوں میں کیا جائے گا۔ یہ اطلاع کارپوریشن کے چیف انجینئر (ایسٹ) نے جاری کی ہے۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق فرموں کی رجسٹریشن کا سابقہ نظام 30 اپریل 2025 کو ختم ہوجائے گا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ یوپی اسٹیٹ کنسٹرکشن اینڈ انفراسٹرکچر ڈیولپمنٹ کارپوریشن لمیٹڈ، اتر پردیش حکومت کی تعمیراتی ایجنسی ہے، جس میں رجسٹرڈ ٹھیکیداروں کے ذریعے تعمیراتی کام کیے جاتے ہیں۔

کانپور کے مرچنٹ نیوی اہلکار کی انڈونیشیا میں موت

کانپور: 28 اپریل (پی این ایس) راوت پور گاؤں آدرش نگر کے رہنے والے مرچنٹ نیوی کے ملازم کی لاش پیر کی صبح گھر پہنچی تو کہرام مچ گیا۔ انڈونیشیا میں علاج کے دوران 11 اپریل کو ان کا انتقال ہوگیا تھا۔ 17 دن بعد لاش کانپور میں ان کے گھر پہنچی۔ اہل خانہ کے مطابق مسلسل کام کرنے کی وجہ سے وہ اچانک بے ہوش ہوگیا اور سر میں شدید چوٹ آئی۔ تین دن کے بعد جب اسے ہوش آیا تو اس نے اپنے گھر والوں کو فون کرکے اطلاع دی۔ تب سے وہ زیر علاج تھے۔ والد دیوناتھ نے بتایا کہ ان کا چھوٹا بیٹا وجے (28) 2014 سے مرچنٹ نیوی میں کام کر رہا ہے، وہ 22 فروری کو گھر سے نکلا تھا اور ایک ماہ بعد 27 مارچ کو وہ کام کرتے ہوئے گر گیا۔ دو دن بعد ہوش میں آنے کے بعد 29 تاریخ کو اس نے گھر فون کیا اور چوٹ کا ذکر کیا۔ میں نے اپنے بیٹے کو ویڈیو کال کے ذریعے دیکھا۔ تب سے وہ زیر علاج تھے۔ ان کی موت کی اطلاع 11 اپریل کو ہوئی تھی۔ بیرون ملک کاغذی کارروائی کے باعث لاش 17 روز بعد وطن پہنچ سکی۔

اپوزیشن بی ایس پی کی شبیہ کو خراب کرنے کا کوئی موقع نہیں چھوڑتا: مایاوتی

لکھنؤ: 28 اپریل (یواین آئی) بہوجن سماج پارٹی (بی ایس پی) سپریمو مایاوتی نے پیر کو کہا کہ اپوزیشن جماعتیں سروسماج میں مقبول ان کی پارٹی کی شبیہ کو خراب کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتی ہیں۔ مایاوتی نے ایکس پر لکھا 'ملک کے دلت و دیگر پسماندہ طبقات کے بہی خواہ بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے عزت نفس و احترام کے کارواں کو اقتدار کی منزل تک پہنچانے کے مشن میں لگی بی ایس پی میں کام کرنے والے لوگوں کے آنے جانے میں کچھ بھی نجی نہیں بلکہ یہ پارٹی و تحریک کے مفاد پر پوری طرح سے منحصر ہے۔ ساتھ ہی اپوزیشن پارٹیوں کی سازش کے تحت پارٹی کے کچھ لوگ ان کے بہکاوے میں آکر جب اپنی خود کی پارٹی کو کمزور کرنے لگ جاتے ہیں یا پھر پارٹی میں ڈسپلن اور پختگی سے کام نہ کرنے کی وجہ سے پھر پارٹی کے مفاد میں انہیں پارٹی سے نکالنا پڑتا ہے۔ انہوں نے کہا، ×× جب وہ اپنی غلطی کو سمجھتے اور محسوس کرتے ہیں، جب انہیں پارٹی میں واپس لیا جاتا ہے، تو کانگریس، بی جے پی اور دیگر اپوزیشن پارٹیاں اسے آیا رام گیا رام × کا معاملہ کہہ کر پارٹی کی شبیہ کو خراب کرنے کی پوری کوشش کرتی ہیں۔ اور جب اپوزیشن جماعتیں یہی کام کرتی ہیں تو وہ اسے پارٹی مفاد کا معاملہ کہہ کر مسترد کر دیتی ہیں، لیکن بی ایس پی کے معاملے میں وہ اس کے لیے طرح طرح کے بہانے پیش کر کے پارٹی کی شبیہ کو خراب کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ یہ ان کا دوہرا معیار نہیں تو کیا ہے؟ پارٹی والے ہوشیار رہیں۔

پیلی بھیت: جہیز کے لئے بہو کا قتل

پیلی بھیت: 28 اپریل (یواین آئی) اتر پردیش کے ضلع پیلی بھیت کے برکھیڑا تھانہ علاقے میں مبینہ طور سے جہیز کا مطالبہ پورا نہ ہونے پر ایک شادی شدہ خاتون کا قتل کر دیا گیا۔ پولیس کے مطابق متوفیہ برکھیڑا تھانہ علاقے کے بہادر پور گاؤں کی رہنے والی دیپ مالا کی شادی نومبر 2023 میں چٹھیا گاؤں باشندہ منیندر کے ساتھ ہوئی تھی۔ اہل خانہ کا الزام ہے کہ شادی میں اہلیت کے مطابق جہیز دیا گیا تھا۔ اس کے باوجود سسرال والے سونے کی چین اور گاڑی کا اضافہ مطالبہ پورا نہ ہونے پر دیپ مالا کو لگاتار ہراساں کرتے تھے۔ پیر کو بھی اسے جہیز کے لئے پریشان کیا گیا۔

وزیر نندی نے انویسٹ یوپی کی ماہانہ جائزہ میٹنگ میں ادیم متروں اور جی ایم-ڈی آئی سی کے لیے سالانہ ہدف مقرر کیا

لکھنؤ: 28 اپریل۔ انویسٹ یوپی، ریاست کی سرمایہ کاری کو فروغ دینے اور سہولت فراہم کرنے والی ایجنسی نے آج اندرا گاندھی پرتشٹھان، لکھنؤ میں اپنی ماہانہ جائزہ میٹنگ منعقد کی جس کی صدارت صنعتی ترقی کے وزیر جناب نند گوپال گپتا نندی نے کی۔ سیشن میں ماضی کی کارکردگی کا جائزہ لینے، مالی سال 2025-26 کے لیے اسٹریٹجک اہداف طے کرنے اور ریاست کو 1 ٹریلین کی معیشت بنانے کے وژن کے مطابق اتر پردیش میں سرمایہ کاری کو تیز کرنے کے لیے ایک ایکشن پلان تیار کرنے پر توجہ مرکوز کی گئی۔ وزیر صنعتی ترقی جناب نند گوپال گپتا نندی نے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کے اتر پردیش کو سرمایہ کاری کے ایک پسندیدہ مقام میں تبدیل کرنے اور 1 ٹریلین ڈالر کی معیشت کے ہدف کو حاصل کرنے کے لیے محکمہ کے عزم کا اعادہ کیا۔ جناب نندی نے ہندوستان میں بہترین صنعتی ماحول پیدا کرنے کی ضرورت پر زور دیا، جہاں ادیم مترا سرمایہ کاروں اور ریاستی حکومت کے درمیان ایک پل کا کام کرتا ہے۔ وزیر نے پرنسپل سکریٹری آلوک کمار اور سی ای او وجے کرن آنند کے ساتھ ادیم مترا کتاب کا بھی اجرا کیا۔ پروگرام کے دوسرے سیشن میں، اتر پردیش کے چیف سکریٹری، جناب منوج کمار سنگھ نے پچھلے آٹھ سالوں میں ریاست کی قابل ذکر صنعتی ترقی کے بارے میں تفصیل سے بتایا اور ریاست میں سرمایہ کاری کے ماحولیاتی نظام کو مزید مضبوط بنا کر اس رفتار کو برقرار رکھنے کی اہمیت پر زور دیا۔ انہوں نے ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کے بڑھتے ہوئے استعمال اور کاروبار کرنے میں آسانی (EODB) کے ذریعے منظوریوں میں تاخیر کو ختم کر کے سرمایہ کاری کے عمل کو ہموار کرنے کی ضرورت پر روشنی ڈالی۔ چیف سکریٹری نے زور دیا کہ آن لائن منظوریوں میں تیزی لانے اور عمل کو مزید شفاف بنانے سے سرمایہ کاروں کا اعتماد بڑھ سکتا ہے۔ صنعتی اراضی کی دستیابی کے اہم مسئلے پر توجہ دیتے ہوئے چیف سکریٹری نے تجویز پیش کی کہ انویسٹ یوپی کے سی ای او کو بند ملوں، کارخانوں اور شوگر ملوں کی زمین کی نشاندہی اور نئے صنعتی منصوبوں کے لیے دوبارہ استعمال کرنے کے لیے ایک وقف ٹیم تشکیل دینی چاہیے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ سرمایہ کار دوست ریاست کے طور پر اتر پردیش کی ساکھ کو بڑھانے کے لیے زمین سے متعلق چیلنجوں کو حل کرنا ضروری ہے۔ انہوں نے جائزہ اجلاس کے انعقاد میں انویسٹ یوپی کی کوششوں کی تعریف کی اور سرمایہ کاری سے متعلق مزید اہداف حاصل کرنے کے لیے باہمی تعاون پر زور دیا۔ جناب آلوک کمار، پرنسپل سکریٹری، انفراسٹرکچر اور انڈسٹریل ڈیولپمنٹ ڈپارٹمنٹ نے اتر پردیش کو عالمی سطح پر مسابقتی سرمایہ کاری کی منزل بنانے کے لیے اسٹیک ہولڈرز کے درمیان تعاون کو بڑھانے کے لیے روڈ میپ پیش کیا۔ مسٹر وجے کرن آنند، سی ای او، انویسٹ یوپی نے جائزہ میٹنگ کے ایجنڈے کا خاکہ پیش کیا اور آنے والے سال کے لیے ہدف کی ترتیب کا آغاز کیا۔

اتر ریلوے

ای۔ٹینڈر نوٹس

بھارت کے راشٹرپتی کی جانب سے ڈپٹی چیف الیکٹرک انجینئر ورکشاپ اتر ریلو سواری اور مال ڈبہ کارخانہ، عالم باغ، لکھنؤ کے ذریعہ مقررہ فارم پر مندرجہ ذیل کام کیلئے سربمہر ٹینڈرز طلب کرتے ہیں۔

1.	ٹینڈر نوٹس نمبر	الیکٹرک/ڈبلیو/عالم باغ/195/2025-26
اے	کام کی تفصیلات	25000 نان اے سی کوچوں میں فائر ڈیٹیکنگ سسٹم کے انتظام کا کام۔
بی	تخمینہ لاگت	2,55,52,900/- روپے
سی	زر بیعانہ کی رقم	2,77,800/- روپے
ای	ٹینڈر فارم کی قیمت	صفر
ایف	مدت تکمیل کام	12 ماہ

دیگر معلومات

3	ٹینڈر فارم جمع کرنے کی تاریخ اور وقت	19-05-2025 کو دوپہر 15.00 بجے تک
4	ٹینڈر کھلنے کی تاریخ اور وقت	19-05-2025 کو دوپہر 15.00 بجے تک

● ٹینڈر فارم ویب سائٹ www.ireps.gov.in پر دستیاب ہے اور مقررہ تاریخ کے مطابق بھرا جاسکتا ہے۔ ● مینویل آفر پر غور نہیں کیا جائے گا۔ ● ٹینڈر دہندگان ٹینڈر فارم کی زر بیعانہ کی رقم کا بھگتان صرف www.ireps.gov.in پورٹل پر دستیاب آن لائن بھگتان سسٹم کے ذریعہ ہی کیا جائے گا۔ ● ڈیمانڈ ڈرافٹ / بینکرز چیک / پے آرڈر / ایف ڈی آر یا دیگر کسی شکل میں ٹینڈر زر بیعانہ کی رقم کا بھگتان منظور نہیں کیا جائے گا۔ ● آفرز کے کھلنے کے بعد اضافی دستاویز کی پیشکش اور اس سے متعلق ٹینڈر کے بعد کسی طرح کے خط و کتابت منظور نہیں کئے جائیں گے۔ ٹینڈر دہندگان کے ٹینڈر کے بعد کے خطوط کو بھی صفر مانا اور باطل مانا جائے گا۔ ٹینڈر نمبر۔ الیکٹرک/ڈبلیو/عالم باغ/195/2025-26 مورخہ 26-04-2025 1242/2025

گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

اتر ریلوے

ٹینڈر نوٹس

صدر جمہوریہ ہند کی جانب سے ڈویژنل ریل منیجر (سگنل اور ٹیلی کام) شمالی ریلوے، لکھنؤ ڈویژن، لکھنؤ کے ذریعہ مقررہ ٹینڈر فارمس پر درج ذیل کام کیلئے ای۔ٹینڈر (سنگل پیکٹ سسٹم) طلب کی جاتی ہے۔

ٹینڈر نمبر: 106-Sig-Tender-04-2025-26
کام کا نام: "سیکشنل سگنل مینٹی نینس کانٹریکٹ ان دی سیکشن آف ڈی ایس ٹی ای/ایل کے او، اینڈ ڈی ایس ٹی ای/1/ایل کے او آف لکھنؤ ڈویژن آف ناردرن ریلویز۔"
تخمینہ لاگت: روپے 1,34,94,367.56
ٹینڈر فارم کی قیمت: صفر
زر پیشگی رقم: روپے 2,17,500.00
کام پورا کرنے کی مدت: 365 دن
ٹینڈر دستاویز جمع کرنے کی آخری تاریخ اور وقت: 21.05.2025 کو 15.30 بجے تک
ویب سائٹ تفصیل اور نوٹس بورڈ کی جگہ جہاں ٹینڈر دستاویزوں کو دیکھا جاسکتا ہے: سینئر سگنل اور ٹیلی کام انجینئر دفتر/ ڈویژنل ریل منیجر احاطہ/ شمالی ریلوے/ لکھنؤ

ٹھیکیداروں کو ای۔ٹینڈر سسٹم میں حصہ لینے کیلئے بھارتیہ ریلوے کی ویب سائٹ کے تحت رجسٹرڈ ہونا ضروری ہیں۔ • سبھی ضابطہ اور شرائط ٹینڈر فارم میں دیکھی جاسکتی ہے۔ • مینویل ٹینڈرس منظور نہیں کی جائیں گی۔ • ٹینڈر فارم اور بیعانہ رقم کی ادائیگی صرف نیٹ بینکنگ یا پیمنٹ گیٹوے کے ذریعہ منظور کی جائیں گی۔

نمبر: 106-Sig-Tender-04-2025-26 تاریخ: 28.04.2025 1246/2025

گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

ہندوستان-سعودی عرب تعلقات میں نئی جہت

اسد مرزا

وزیر اعظم نریندر مودی نے منگل 22 اپریل کو جدہ میں سعودی ولی عہد شہزادہ محمد بن سلمان سے ملاقات کی جہاں دونوں رہنماؤں نے وسیع پیمانے پر دوطرفہ بات چیت کی۔ دونوں رہنماؤں کے درمیان گھنٹوں طویل ملاقات کے بعد چار اہم معاہدوں پر دستخط کیے گئے۔ پی ایم مودی، جنہیں ایک ریاستی عشائیہ میں شرکت اور ہندوستانی برادری سے خطاب بھی کرنا تھا، لیکن وہ ایسا نہیں کر سکے کیونکہ انہوں نے کشمیر میں ہونے والے دہشت گردانہ حملے، جس میں 26 افراد ہلاک ہوئے، کی وجہ سے اپنا دورہ مختصر کردیا اور واپس ہندوستان آگئے۔ پی ایم مودی کا سعودی عرب کا دورہ حکمت عملی کے لحاظ سے بہت اہم تھا۔ دونوں ممالک اپنے تعلقات کو ایک نئی سطح تک بڑھانے کے لیے کام کر رہے ہیں۔ نئی دہلی اور ریاض خطے میں پہلے ہی اسٹریٹجک پارٹنر ہیں اور اہم دفاعی شراکت دار بھی ہیں۔ منگل کی میٹنگ میں، دونوں فریقوں نے دو نئی وزارتی کمیٹیاں تشکیل دی ہیں، جن میں ایک نئی دفاعی کمیٹی بھی شامل ہے، اور سعودی عرب کی جانب سے ہندوستان میں دو نئی ریفائنریوں کے قیام پر تعاون کرنے پر اتفاق بھی کیا۔

سعودی عرب کی طرف سے دورے کو دی جانے والی اہمیت اس حقیقت سے ظاہر ہوتی ہے کہ پی ایم مودی کے پیر کو جدہ میں اترنے سے پہلے ہی، ان کے طیارے -ایئر انڈیا ون- کو سعودی فضائیہ کے متعدد F-15 لڑاکا طیاروں نے سعودی ہوائی حدود میں اس کے ساتھ پرواز بھری جو کہ عموماً سعودی عرب کے خاص مہمانوں کے لیے ہی کیا جاتا ہے۔ شاہی سعودی فضائیہ کا یہ اشارہ دونوں ممالک کے درمیان مضبوط ہوتے ہوئے دفاعی تعاون کو بھی اجاگر کرتا ہے۔ ان کی جدہ آمد پر، وزیر اعظم کو 21 توپوں کی سلامی دی گئی اور ہندوستانی برادری کے ارکان نے "سارے جہاں سے اچھا" گایا۔ دن کے آخر میں، پی ایم مودی کا السلام محل میں رسمی استقبال کیا گیا، جہاں ولی عہد شہزادہ محمد بن سلمان نے ان کا استقبال کیا۔

سعودی ولی عہد محمد بن سلمان کو "میرے بھائی" کے طور پر خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم مودی، جو 40 سال سے زیادہ عرصے میں جدہ کا دورہ کرنے والے پہلے ہندوستانی وزیر اعظم بنے، انھوں نے سعودی اخبار 'عرب نیوز' کو دیئے گئے ایک انٹرویو میں سعودی عرب کو "ایک قابل اعتماد دوست، اسٹریٹجک اتحادی، اور ہندوستان کے سب سے قابل قدر شراکت داروں میں سے ایک" قرار دیا اور کہا کہ ہندوستان-سعودی شراکت میں "لامحدود صلاحیت اور امکانات" "موجود ہیں۔ "ہم سعودی عرب کو خطے میں مثبت اور استحکام کی طاقت سمجھتے ہیں۔ سمندری پڑوسیوں کے طور پر، ہندوستان اور سعودی عرب خطے میں امن اور استحکام کے تحفظ میں فطری دلچسپی رکھتے ہیں" انہوں نے مزید کہا۔

وزیر اعظم مودی اور سعودی ولی عہد نے اس کے بعد وزیر اعظم مودی کے 2019 کے دورے کے دوران قائم ہونے والی سعودی-انڈیا اسٹریٹجک پارٹنرشپ کونسل کی دوسری میٹنگ کی مشترکہ صدارت کی، جس کا مقصد دونوں ممالک کے درمیان دوطرفہ اور اسٹریٹجک تعلقات کو مضبوط بنانا تھا۔ دونوں فریقوں نے دفاع اور خلائی، تعلیم، صحت اور مواصلات کے شعبوں میں چار اہم معاہدوں پر بھی دستخط کیے جیسا کہ پہلے اعلان کیا گیا تھا کہ دونوں فریق چھ نئے معاہدوں پر دستخط کرنے والے تھے، لیکن پی ایم مودی کی سعودی عرب سے پہلے روانگی کی وجہ سے وہ ایسا نہیں کر سکے۔ حکومتی ذرائع کے مطابق دوطرفہ بات چیت میں ہندوستان میں سرمایہ کاری کے مواقع اور دونوں ممالک کے درمیان اقتصادی اور کاروباری تعلقات کو بڑھانے پر بھی غور کیا گیا۔ پی ایم مودی نے اطلاعات کے مطابق اس سال ہونے والے حج میں شامل ہونے والے ہندوستانی زائرین کی تعداد کم کرنے کے مسئلے پر بھی سعودی حکام سے تبادلہ خیال کیا۔ میٹنگ کے آغاز میں سعودی ولی عہد شہزادہ محمد بن سلمان نے کشمیر میں دہشت گردانہ حملے پر اپنے غم و غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ سعودی عرب، ہندوستان کے ساتھ اس کی دکھ کی گھڑی میں اس کے ساتھ کھڑا ہے اور ہر طرح کی مدد مہیا کرانے کے لیے تیار ہے۔ شہزادہ سلمان نے کہا کہ "سعودی عرب کے ہندوستان میں توانائی، پیٹروکیمیکل، بنیادی ڈھانچہ، ٹیکنالوجی، فنٹیک، ڈیجیٹل انفراسٹرکچر، ٹیلی کمیونیکیشن، فارماسیوٹیکل، مینوفیکچرنگ اور صحت سمیت متعدد شعبوں میں ہندوستان میں 100 بلین امریکی ڈالر کی سرمایہ کاری کرنے کے عزم کی بنیاد پر، سرمایہ کاری پر مشترکہ اعلیٰ سطحی ٹاسک فورس کی سفارشات پر سرمایہ کاری کے متعدد شعبوں میں تیزی سے زیادہ سرمایہ کاری کو فروغ دیا جائے گا۔"

ہند-سعودی تعلقات: پی ایم مودی کا سعودی عرب کا دورہ محض ایک اور سفارتی دورہ نہیں تھا۔ یہ ایک جیوپولیٹیکل سگنل تھا، ایک اسٹریٹجک استحکام تھا جو کہ سفارتی ذرائع کے ذریعے ان تمام موضوعات پر ایک نئے نظریے کو قائم کرنے اور ایک نئے باہمی اتحاد کی شروعات کے لیے سازگار ماحول بنانا تھا، جو کہ خاص طور سے دفاعی تعاون اور صاف توانائی کے شعبوں میں شراکت داری کو آگے لے جاسکے۔ یہ دورہ ایک پرانے اور پختہ تعلقات کی عکاسی بھی کرتا ہے جو اب تیل کی سفارت کاری یا مزدوروں کے بھیجے جانے تک محدود نہیں رہا ہے۔

بڑھتے ہوئے باہمی دفاعی تعلقات: ہندوستان-سعودی تعلقات میں سب سے نمایاں ارتقاء دفاعی تعاون میں ہوا ہے۔ روایتی طور پر خیر سگالی کے اشاروں اور کبھی کبھار دوروں تک محدود، دفاعی شراکت داری میں اب خریداری کے سودے، مشترکہ مشقیں اور ادارہ جاتی سطح کی مصروفیات شامل ہیں۔ گزشتہ دو سالوں میں دونوں ممالک نے مشترکہ فوجی اور بحری مشقیں کی ہیں، اس سے بھی اہم بات یہ ہے کہ فروری 2024 میں، دونوں ممالک نے اپنے پہلے دفاعی معاہدے پر دستخط کیے — ہندوستان کی میونیشنس انڈیا لمیٹڈ (MIL) کے ساتھ 225 ملین ڈالر کے توپ خانے کا معاہدہ، جس میں 155 mm Advanced Towed Artillery Gun System (ATAGS) کی برآمد بھی شامل ہے۔ یہ الگ تھلگ واقعات نہیں ہیں۔ وہ ایک وسیع تر ہم آہنگی کا حصہ ہیں: ہندوستان کی "میک ان انڈیا" پہل، سعودی عرب کے وژن 2030 کے ساتھ اچھی طرح ہم آہنگ ہے، کیونکہ دونوں کا مقصد دفاعی اسلحہ کو مقامی طور پر بنانا اور مغربی سپلائرز پر انحصار کم کرنا ہے۔

توانائی اور سبز ہائیڈروجن-مستقبل کا ایندھن: اس دورے کے دوران گرین ہائیڈروجن کے حوالے سے ایک اہم مفاہمت کی یادداشت (ایم او یو) پر دستخط کیے جانے کی امید تھی۔ سعودی عرب، اپنے وافر شمسی وسائل کے ساتھ، اور ہندوستان، اپنی توسیع پذیر تکنیکی بنیاد اور قابل تجدید ذرائع کے لیے پالیسی کے ساتھ، صاف توانائی کی اختراع میں قدرتی شراکت دار ہیں۔ گرین ہائیڈروجن تعاون میں آگے بڑھ کر، ہندوستان اور سعودی عرب نہ صرف اپنے توانائی کے مستقبل کو محفوظ بنانا چاہتے ہیں بلکہ عالمی آب و ہوا کے اہداف اور پائیدار ترقی میں بھی اپنا مثبت حصہ شامل کرنا چاہتے ہیں۔ یہ تعاون دونوں معیشتوں کو جیواشم ایندھن کی منڈیوں کے اتار چڑھاؤ اور جغرافیائی سیاسی توانائی کی رکاوٹوں کے خلاف بھی ایک طرفہ ہے۔

مغربی ایشیا کا پیچیدہ منظرنامہ: پی ایم مودی کا یہ دورہ ایک ایسے وقت میں ہوا ہے جب مغربی ایشیا میں جنگی تنازعات میں اضافہ ہوا ہے۔ اسرائیل-فلسطین تنازعہ بدستور بڑھتا جا رہا ہے، جبکہ بحیرہ احمر میں حوثیوں کے حملوں کی وجہ سے سمندری عدم تحفظ کی وجہ سے عالمی سپلائی چینز کو خطرہ ہے۔ ہندوستان اور سعودی عرب علاقائی استحکام پر تشویش کا اظہار کرتے ہیں، خاص طور پر ان کے بڑھتے ہوئے اقتصادی باہمی انحصار اور توانائی کے روابط کے پیش نظر لیکن اس دورے کا ایک اہم مقصد سعودی حکومت کو خلیجی تعاون کونسل (GCC) کے ساتھ آزاد تجارتی معاہدے (ایف ٹی اے) کے مسئلے پر شہزادہ سلمان کے ساتھ بات چیت کرنا بھی تھی کہ وہ GCC اور ہندوستان کے درمیان ایف ٹی اے کو حتمی شکل دینے کے لیے اپنے اثر ورسوخ کا استعمال کریں۔ عالمی تجارتی راستوں کی تبدیلی کے درمیان، خاص طور پر ٹرمپ کے دور کے ٹیرف اور تنازعات کی وجہ سے جاری رکاوٹوں کے درمیان FTA مذاکرات کو بحال کرنا، اپنے اقتصادی شراکت داروں کو متنوع بنانے اور خلیج کے ذریعے تجارتی راہداریوں کو محفوظ بنانے کی ہندوستان کی جستجو کے لیے، بہت ضروری ہے۔

مجموعی طور پر پی ایم مودی کے اس دورے کو اس نئی سفارت کاری سوچ کی عکاسی کرتے ہوئے دیکھا جاسکتا ہے جس کے تحت حال میں زیادہ تر ممالک عالمی تعاون کے بجائے علاقائی تعاون کو فروغ دینے کو زیادہ بہتر سمجھتے ہیں۔ یعنی کہ اب وہ دور نہیں رہا ہے کہ آپ صرف روس یا امریکہ ساتھ کھڑے ہوں بلکہ اب آج کے دور میں آپ ان دونوں بڑی طاقتوں سے کسی ایک موضوع پر اختلاف کرتے ہوئے بھی اس کے ساتھ وسیع تر مفادات کے لیے کام کرسکتے ہیں اور یہ بڑی طاقتیں بھی اب اس امر کو تسلیم کرنے لگی ہیں۔ جیسا کہ روس-یوکرین جنگ پر ہندوستان اور سعودی عرب کے مختلف رویوں کے باوجود فلسطین مسئلے پر ہندوستان اور سعودی کے مختلف پالیسی پر قائم رہنے کے باوجود دونوں ملک باہمی شراکت داری کے لیے بھی کام کررہے ہیں۔☆☆

(رابطہ کے لیے: www.asadmirza.in)

اودھ نامہ

سبقت لسانی یا حکمت عملی

جب وقف ترمیمی بل کا مسودہ جوائنٹ پارلیمانی کمیٹی کے سپرد کیا گیا تھا تو یہ پیغام دینے کی کوشش کی گئی تھی کہ حکومت سب کو ساتھ لے کر چلنا چاہتی ہے اور ایک ایسا معاملہ جو مسلمانوں کے مذہب سے جڑا ہے اس پر وہ سوچ سمجھ کر کوئی قدم اٹھانا چاہتی ہے۔ اور جوائنٹ کمیٹی نے بھی جس طرح سے لوگوں سے ملاقات کر ان کے خیالات اور جذبات و احساسات کی قدرشناسی کا مظاہرہ کیا۔ لیکن جب اسے لوک سبھا میں پیش کیا واس کی صورت کافی بدلی ہوئی تھی۔ اس پر یہ اعتراض وارد ہو کہ اس میں لوگوں کے اعتراضات اور تجاویز کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ بہرحال تعداد ان کے حق میں تھی سو اسے پاس ہو ہی جانا تھا اور ہو بھی گیا۔ آناً فاناً صدر جمہوریہ نے اس پر دستخط بھی کردئے اور بل نے قانونی شکل اختیار کرلی، اب جو لوگ اس بل سے مطمئن نہیں تھے اور ان کی باتوں کو لوک سبھا میں نظر انداز کیا گیا تو ان کے سامنے کیا چارہ رہ جاتا ہے سوائے اس کے کہ وہ عدالت سے جوع کریں۔ کئی تنظیموں نے اس قانون کے خلاف عدالت عظمیٰ سے رجوع کیا اور پہلی ہی سنوائی میں عدالت عظمیٰ نے جو سوالات سرکاری وکیل سے کئے ان کے سامنے سرکاری وکیل کے ہوش اڑ گئے اور عدالت سے یہ پیغام گیا کہ اس بل کی دھجیاں اڑ جائیں گی۔

دوسرا اہم واقعہ یہ ہوا کہ عدالت عظمیٰ نے اسٹالن حکومت کی طرف سے دی گئی درخواست پر بھی اہم فیصلہ سنادیا اور جو بل گورنر کے یہاں کافی عرصہ سے پنڈنگ تھے، ان بلوں کو گورنر کی منظوری کے بغیر قانون کا درجہ دے دیا اور اسی تناظر میں عدالت نے یہ بھی حکم سنادیا کہ اگر صدر جمہوریہ اور گورنر کسی بل کو ایک خاص مدت سے زیادہ عرصہ تک کسی کارروائی کے بغیر روکے رہتے ہیں تو ان بلوں کو قانون مان لیا جائے گا۔ یہ دونوں معاملے ایسے تھے کہ حکومت کے کان کھڑے ہونا فطری تھے۔ چنانچہ نشی کانت دوبے کا ایک خطرناک بیان سامنے آگیا۔ جس پر نکتہ چینی تو ہوئی، لیکن ایک طرف سے اس کی تائید میں بھی دبی دبی سی آوازیں اٹھنے لگیں۔ اور گلی گلی نکڑ نکڑ چائے خانوں اور پان کی دوکانوں پر اس سلسلہ میں لوگوں کی آرا آنے لگیں۔ ہر کس و ناکس اس کی گمبھیرتا کو سمجھے بغیر اپنی رائے دینے لگا جس سے یہ صاف ہوگیا کہ یہ بیان کس حد تک خطرناک ہے۔

اصل میں ہوتا یہ ہے کہ اجب کوئی رکنِ پارلیمان عدلیہ کے خلاف مہم چلاتا ہے، تو یہ محض غصے کا اظہار نہیں ہوتا بلکہ ایک اشارہ اور منصوبہ بند پیغام بھی ہوتا ہے۔ نشی کانت دوبے کے بیان کو اسی زاویہ سے دیکھا جاسکتا ہے۔ حال ہی میں دیا گیا ان کا ایک بیان محض زبان کی لغزش یا سبقتِ لسانی نہیں کہی جا سکتی، بلکہ سوچے سمجھے منصوبے کے تحت کیا گیا حملہ ہے۔ دوبے جی کا متنازع بیان تھا "اگر جج قانون بنانا چاہتے ہیں تو پارلیمان کو بند کردیں۔" ان کے الفاظ محض عدالتی فعالیت پر تنقید نہیں تھے بلکہ آئینی جمہوریت میں عدالتی نظرثانی کے تصور پر بھی ایک زبردست حملہ تھے۔ اس بیان کی وجہ سپریم کورٹ کی جانب سے ترمیم شدہ وقف ایکٹ 2025 کی چند دفعات پر حکومت سے سخت سوالات کرنا تھا۔ عدالت نے پورے قانون پر پابندی نہیں لگائی بلکہ حکومت کی تجویز کردہ عارضی معطلی کو اگلی سماعت تک قبول کیا۔ یہ عدالت کی طرف سے تجاوز حد نہیں بلکہ مناسب اور معروضی قانونی عمل تھا۔ ان کے بیان کو محض ان کا ذاتی بیان نہیں سمجھا گیا بلکہ جن لوگوں نے ان کے بیان پر سخت ردعمل کا مظاہرہ کی اگیا ان کی طرف سے بھی کہا گیا کہ یہ دوبے کا اپنا بیان نہیں بلکہ ان کے سیاسی آقاؤں کے اشارے پر کیا گیا اظہار یہ تھا۔ کیونکہ ترمیم شدہ وقف قانون کی چند دفعات کی معطلی سے حکمران جماعت کا سیاسی بیانیہ متاثر ہوتا نظر آرہا تھا۔ (حالانکہ ابھی مقدمہ صرف شروعاتی مرحلہ میں ہے) یہ قانون مسلمانوں کی اجتماعی ملکیت والی وقف جائیدادوں کو متاثر کرتا ہے، جن کی تاریخی جڑیں بہت گہری ہیں۔۔ عدالت نے احتیاط برتنے کو کہا، مگر دوبے جی نے اسے اکسانے والی کارروائی قرار دے دیا۔

یہ محض املاک کا معاملہ نہیں، بلکہ بہار اور پھر بنگال میں ہونے والے انتخابات سے بھی جڑا ہے جہاں مذہبی بنیاد پر قطبی سیاست آزمودہ نسخہ ہے۔ اگر عدلیہ نے رکاوٹ ڈالی تو ساری محنت پر پانی پھر سکتا ہے۔

گورنروں سے متعلق فیصلے میں عدالت نے محض یہ یاد دہانی کرائی کہ بلوں کو غیر معینہ مدت تک معطل نہ رکھا جائے، جو وفاقیت کی روح کے مطابق ہے۔ اس کے باوجود اس پر انفرادی نہیں بلکہ ادارہ جاتی ردعمل سامنے آیا۔ گویا اب آئینی ڈسپلن کی بات بھی خطرہ سمجھی جا رہی ہے۔ جب بھی سپریم کورٹ حکومت کو پیچھے ہٹنے پر مجبور کرتا ہے، چاہے وہ انتخابی بانڈ کا معاملہ ہو یا مرکزی ایجنسیوں کے بے لگام اختیارات کا، حکومت کی طرف سے ناراضگی کا مظاہرہ ضرور ہوتا ہے۔ پھر عدالت کو بدعنوان اور اقربا پرور کالجیم کے تابع ادارہ قرار دیا جاتا ہے۔ یہ الگ الگ واقعات نہیں بلکہ ایک بڑے منصوبے کا حصہ ہیں۔ پہلے بدنام کرنا، پھر توجہ بھٹکانا اور آخر کار حاوی ہوجانا۔ اس معاملہ میں دوبے جی اکیلے نہیں ان کے ساتھ نائب صدر جگدیپ دھنکھڑ بھی اس جنگ میں کود پڑے، جو کہ راجیہ سبھا کے چیئرمین ہیں اور جن سے آئینی طور پر غیر جانبداری کی توقع کی جاتی ہے، سپریم کورٹ پر براہ راست حملہ آور ہو گئے۔ جب عدالت نے حکم دیا کہ گورنر زیر التوا بلوں پر مناسب وقت میں فیصلہ کریں، تو دھنکھڑ نے عدالت کی تشریح پر حملہ کیا اور آرٹیکل 142 کے استعمال کو 'نیوکلیئر میزائل' قرار دے دیا۔ جب نائب صدر یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ججز مقننہ اور انتظامیہ کے دائرہ اختیار میں مداخلت کررہے ہیں تو یہ محض ذاتی خیالات نہیں بلکہ ادارہ جاتی بیانیہ بن جاتا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ محض ایک فرد کا ذاتی حملہ نہیں، بلکہ ایک منصوبہ بند مہم ہے۔ جب اعلیٰ عہدیدار عدلیہ کے اختیار پر شک کا اظہار کرتے ہیں تو وہ اختیارات کی علیحدگی کا دفاع نہیں بلکہ اس کی نئی تعریف پیش کررہے ہوتے ہیں۔ اگر عدلیہ توہین عدالت کی کارروائی کرتی ہے تو اسے مغرور اور نخوت پسند کہا جاتا ہے اور اگر خاموشی اختیار کرتی ہے تو کمزور قرار دیا جاتا ہے۔ ہر صورت میں ہنگامہ کرنے والوں کی جیت ہوتی ہے۔ اگر یہ حملے کامیاب ہو گئے تو عدلیہ کو غیر مؤثر کرنے کے لیے اسے بند کرنے کی ضرورت نہیں، صرف اس پر عوامی شکوک پیدا کردینا ہی کافی ہے۔ جب ریفری کی ساکھ ختم ہوجائے تو کھیل کے نتیجے پر بھلا کون اعتماد کرے گا۔ اسے سبقت لسانی نہیں کہا جاسکتا بلکہ یہ سوچی سمجھی حکمت عملی ہے۔

روح افزا تنازعہ: پتانجلی سے پیشانجلی تک

ڈاکٹر سلیم خان

وطن عزیز میں دلچسپ تنازعات جنم لیتے رہتے ہیں مثلاً ہمدرد کے مشہور شربت روح افزا کے مقابلے پتانجلی کا شربتِ گلاب کی رسوائی۔ دہلی ہائی کورٹ کے جسٹس امت بنسل کی بینچ نے پتانجلی کے بانی بابا رام دیو کو ہمدرد کے مشروب روح افزا کو 'شربت جہاد' کہنے پر زوردار پھٹکار لگائی۔ بینچ نے کہا کہ بابا رام دیو کے بیان نے عدالت کے ضمیر کو جھنجھوڑ دیا ہے اور یہ جرم ناقابل معافی ہے۔ یوگی ادیتیہ ناتھ جس طرح اپنے سیاسی مخالفین سے مقابلے میں ہارتے وقت تو نفرت انگیزی پر اتر آتے ہیں اسی طرح 'روح افزا' جیسا مشروب بنانے میں ناکام ہوجانے کے بعد میڈیا میں سنسنی پھیلانے کی خاطر بابا رام دیو نے 'شربت جہاد' کا نعرہ لگادیا۔ اپنے سیاسی وتجارتی آقاؤں کی گودی میں براجمان میڈیا نے اسے خوب اچھالا مگر اس پھوہڑ اشتہار بازی کے خلاف ہمدرد نیشنل فاؤنڈیشن انڈیا نے ہائی کورٹ میں عرضی دائر کردی۔ سینئر ایڈوکیٹ مکل روہتگی نے ہمدرد کی طرف سے پیش ہوکر کہا کہ بابا رام دیو نے بلا وجہ ہمدرد کے خلاف مذہبی بیان دیا ہے اور ان کا یہ تبصرہ مذہبی تقسیم پیدا کرنے والی نفرت انگیزی کے تحت آتا ہے۔ روہتگی کے مطابق چونکہ بابا رام دیو کے بیانات ہتک عزت کی زد میں آتے ہیں اس لیے ان کی ویڈیوز کو فوراً ہٹادیا جانا چاہیے۔

بابا رام دیو کی جنم کنڈلی کھولتے ہوئے مکل روہتگی نے عدالت کو آگاہ کیا کہ یہ پہلی بار نہیں ہورہا ہے بلکہ ماضی میں بھی انہوں نے ہمالیہ ڈرگس پر اس لیے الزامات لگائے تھے کیونکہ اس کا مالک مسلمان تھا۔ روہتگی نے یاد دلایا کہ سپریم کورٹ نے اس سے قبل کورونا کے زمانے میں بابا رام دیو کو ایلوپیتھی سے متعلق گمراہ کن بیانات اور اشتہارات دینے پر نہایت سخت سرزنش کی تھی اور انہیں ناک رگڑ کر معافی مانگنے پر مجبور ہونا پڑا تھا۔ رام دیو بابا جیسے لوگوں پر 'کتے کی دم' والی کہاوت پوری طرح صادق آتی ہے۔ یہی وجہ ہے روہتگی نے بابا رام دیو کے ساتھ سختی سے نمٹنے کی ضرورت پر زور دیا۔ بابا رام دیو کے جس بیان کو دہلی ہائی کورٹ کے جسٹس امیت بنسل نے ضمیر کیلئے ایک جھٹکا قرار دے کر ناقابل دفاع کہا وہ تھا 'روح افزا کے ذریعہ ہونے والی ہمدرد کی کمائی سے مدرسے اور مساجد بنائے جاتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا اس ملک میں اپنی حلال کمائی سے مسجد اور مدرسے بنانا کوئی جرم ہے؟ اور کیا اس بنیاد پر کسی تجارتی ادارے کا بائیکاٹ ہونا چاہیے کہ وہ اپنی آمدنی مذہبی تعمیرات پر خرچ کرتا ہے۔

شربت روح افزاء 118 سال سے سے ساری دنیا میں خاص طور پر ہندوپاک کے اندر انتہائی مقبول مشروب ہے۔ یوگا گرو رام دیو کی کمپنی 'پتانجلی' نے اس کا مقابلہ کرنے کی خاطر 'شربتِ گلاب' بنایا لیکن اس کی دال نہیں گلی اس لیے کہ 'کہاں راجہ بھوج اور کہاں گنگوا تیلی'؟ بابا رام دیو کو چاہیے تھا وہ شربت روح افزا کے اجزائے ترکیبی کی نقل کرتے۔ اس میں موجود پھلوں اور سبزیوں کا رس اپنے شربت میں شامل کرتے۔ اسی کے ساتھ جو جڑی بوٹی ہمدرد استعمال کرتی ہے اس کو بھی اپنے گلابی رنگ کے شکر ملے شربت میں ڈالتے لیکن اس کے لیے نہ صرف دماغ چاہیے بلکہ روپیہ بھی درکار ہے۔ پتانجلی کو تو سستا اور گھٹیا شکر کا محلول بنا کر منافع خوری کرنا ہے اس لیے وہ سب نہیں ہوسکا اور گاہکوں کا اعتماد حاصل کرنے میں ناکامی ہوئی۔ اسی لیے گھٹیا اشتہار بازی کا سہارا لیا گیا لیکن دولت کی ہوس میں وہ اس قدر گر جائیں گے یہ کسی نے سوچا بھی نہیں تھا۔

پتانجلی نے کمال بے حیائی سے اپنی ویب سائٹ پر یہ بھی تحریر کردیا کہ 'شربت جہاد کے نام پر بیچے جارہے ٹوائلٹ کلینزر اور کولڈ ڈرنک کے زہر سے اپنے خاندان اور بچوں کو بچائیں۔ صرف پتانجلی کا شربت اور جوس ہی گھر میں لائیں۔' یہ جملہ ان سارے گاہکوں کی دلآزاری ہے جو برسوں سے شربت روح افزا سے اپنی پیاس بجھاتے ہیں۔ باباجی صرف یہیں نہیں رکے بلکہ اس مہینے کے شروع میں پتانجلی کے گلاب

> بابا جی کی ساری ہیکڑی تو نکل گئی مگر عدالت نے پھر بھی اعتماد نہیں کیا اور پیش بندی کے طور مستقبل کی بدمعاشی کو روکنے کے لیے حکم دیا کہ رام دیو ایک حلف نامہ داخل کرکے ہمدرد کی مصنوعات سے متعلق کوئی بھی بیان، اشتہار یا سوشل میڈیا پوسٹ نہیں کرنے کی ضمانت دیں تاکہ اس (ہمدرد) کو کوئی نقصان نہیں پہنچے۔ ایک ہفتے کے اندر حلف نامہ داخل کرنے کے بعد معاملے کی سماعت کے لیے یکم مئی کی تاریخ طے کی گئی اب دیکھنا یہ ہے امسال 'عالمی مزدوروں کے دن' بابا رام دیو کی کیا رسوائی ہوتی ہے؟ بابا رام دیو نے دراصل روح افزا جیسے مشروب کے خوش ذوق گاہکوں کا انتخاب کرکے بہت بڑی غلطی کردی۔

شربت کی تشہیر کے لئے ایک ویڈیو بھی جاری فرمادیا۔ اس میں وہ بھینگا بابا یہ کہتا نظر آتا ہے کہ "ایک کمپنی جو شربت بیچ کر پیسہ کماتی ہے وہ مساجد اور مدارس کی تعمیر کرتی ہے لیکن اگر آپ پتانجلی کا شربت پیتے ہیں تو ہم گوروکول اور پتانجلی یونیورسٹی بنائیں گے۔" بابا رام دیو تو اپنے آقا مودی کی مانند اچھے دن کا خواب بیچ رہے ہیں جو کبھی شرمندۂ تعبیر نہیں ہوگا کیونکہ اگر انہیں یونیورسٹی بنانی ہوتی تو کب کی بن جاتی۔ اس کے لیے شربت پر دھرم یدھ چھیڑنے کی ضرورت نہیں پیش آتی۔ ہمدرد تو اپنی یونیورسٹی کھول چکا ہے مگر اس کا پرچار کرکے اپنی مصنوعات فروخت نہیں کرتا۔ کائناتِ ہستی میں برسنے والے نہیں گرجتے اور جو بادل یوگی یا رام دیو کی مانند گرجتے ہیں وہ کبھی نہیں برستے۔

ماضی میں پتانجلی کی وکالت کرنے والے سینئر وکیل مکل روہاتگی اس بار ہمدرد کی جانب سے اس کے خلاف میدان میں اتر گئے۔ انہوں نے اپنے سابق مؤکل کے خلاف "فرقہ وارانہ تقسیم" و "نفرت انگیزی" کا الزام لگایا تو بابا رام دیو کی دھوتی ڈھیلی ہوگئی اور وہ سارے یوگا سن بھول گئے۔ انہوں نے دہلی ہائی کورٹ میں ایک پراکسی وکیل کھڑا کرکے درخواست کی چونکہ مرکزی وکیل موجود نہیں ہے اس لیے مقدمہ ملتوی کردیا جائے۔ جسٹس بنسل اس چالبازی کو سمجھ گئے اور انہوں نے ڈانٹتے ہوئے کہا کہ مرکزی وکیل اگر دوپہر تک پیش نہیں ہوئے تو "بہت مضبوط حکم" جاری کیا جائے گا۔ اس پھٹکار کے بعد رام دیو نے اپنے مرکزی وکیل راجیو نایر کو عدالت میں پیش کردیا۔ انہوں نے عدالت میں آتے ہی ہتھیار ڈال دیئے اور کہا کہ رام دیو ہمدرد کے خلاف اشتہارات واپس لے رہے ہیں۔

اس طرح باباجی کی ساری ہیکڑی تو نکل گئی مگر عدالت نے پھر بھی اعتماد نہیں کیا اور پیش بندی کے طور مستقبل کی بدمعاشی کو روکنے کے لیے حکم دیا کہ رام دیو ایک حلف نامہ داخل کرکے ہمدرد کی مصنوعات سے متعلق کوئی بھی بیان، اشتہار یا سوشل میڈیا پوسٹ نہیں کرنے کی ضمانت دیں تاکہ اس (ہمدرد) کو کوئی نقصان نہیں پہنچے۔ ایک ہفتے کے اندر حلف نامہ داخل کرنے کے بعد معاملے کی ساعت کے لیے یکم مئی کی تاریخ طے کی گئی اب دیکھنا یہ ہے امسال 'عالمی مزدوروں کے دن' بابا رام دیو کی کیا رسوائی ہوتی ہے؟ بابا رام دیو نے دراصل روح افزا جیسے مشروب کے خوش ذوق گاہکوں کا انتخاب کرکے بہت بڑی غلطی کردی۔ اس وسیع وعریض ملک میں جہاں ایک سو چالیس کروڑ لوگ بستے ہیں نتیش رانے جیسے بدذوق لوگوں کی بھی کمی نہیں ہے جو روح افزا جیسے مشروب کے بجائے گائے کا پیشاب پینا پسند کرتے ہیں۔

پتانجلی تنازع کے دوران ایک منچلے صحافی کو نہ جانے کیا سوجھی جو اس نے حکمراں جماعت، بھارتیہ جنتا پارٹی، کے رہنما اور ریاست مہاراشٹر کی کابینہ کے رکن نتیش رانے سے سوال پوچھ لیا کہ 'گرمی آگئی ہے، تو اس سے مقابلہ کرنے کے لیے آپ کیا پی رہے ہیں؟ روح افزا یا شربت گلاب؟' اس معمولی سے سوال کے جواب میں مسلمانوں کو مسجد میں گھس کر مارنے کی کھلی دھمکی دینے والے نتیش رانے کے من کی بات پھدک کر باہر آگئی۔ اس نے بے ساختہ کہہ دیا کہ وہ 'گوموتر' (گائے کا پیشاب) خوب پیتے ہیں کیونکہ وہ صحت کے لیے، بہت مفید ہے۔ انہوں نے اپنے آپ پر ہمدرد کو قیاس کرتے ہوئے مزید کہا کہ انھیں نیک نیتی کے ساتھ روح افزا کون دے گا؟ سوشل میڈیا پر جب گوموتر کا معاملہ گرم ہوا تو جہاں کچھ صارفین اسے 'مذہب کے نام پر حماقت' قرار دیا تو وہیں بہت سارے لوگ اس کے فوائد بیان کرنے میں جٹ گئے۔ یہ کوئی حیرت کی بات نہیں ہے۔ جنوری 2025 میں انڈیا کے مؤثر تعلیمی ادارے 'آئی آئی ٹی' مدراس کے ڈائریکٹر اور سائنسدان وی کاماکوٹی نے گائے کے پیشاب کو مفید بتا کر کے خود کو مذمت کا ہدف بنا چکے ہیں۔ ڈاکٹرز ایسوسی ایشن فار سوشل ایکویلٹی (ڈی اے ایس ای) کے جنرل سکریٹری جی آر رویندر ناتھ نے وی کاماکوٹی پر سخت تنقید کرتے ہوئے گائے کے پیشاب اور گوبر کے مبینہ طبی فوائد کے متعلق ان کے بیان کو صحت عامہ کی خاطر خطرہ بتایا تھا۔ انھوں نے کہا تھا کہ 'ایسے وقت میں جب ڈینگی، سوائن فلو اور کووڈ 19 جیسی بیماریاں پھیلی ہوئی ہیں، اگر لوگ ڈاکٹر سے مشورہ کرنے کے بجائے رویندر ناتھ کا مشورہ مان لیں اور گائے کا پیشاب پینے لگیں تو کیا ہوگا' گائے کو مقدس ماں کا درجہ دینے والے ہندوؤں پر اس طرح کی معروضی دلائل گراں گزرتے ہیں۔ ان کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچتی ہے اور وہ اپنی گئو ماتا کے تقدس کی حفاظت کے لیے کسی بچے کو یتیم کرنے سے بھی گریز نہیں کرتے۔ اس ملک میں ایسے لوگوں کی کمی نہیں ہے جنھیں اپنی اصلی ماں سے زیادہ گئو ماتا عزیز ہے کیونکہ اس کی آڑ میں سیاسی وتجارتی فائدہ اٹھانا سہل ہوگیا ہے اسی لیے ہر انتخاب سے قبل مودی اور یوگی کسی نہ کسی گائے کو گھاس کھلاتے نظر آتے ہیں اور بابا رام دیو بھینس کے دودھ سے بنا گھی گائے کا کہہ کر فروخت کرتے ہیں۔

☆☆☆

مرکزی لسانی پالیسی پر ریاستوں کی رسہ کشی

مہاراشٹر کا یوٹرن، نئی بحث کا آغاز

مہاراشٹر میں اسکولوں میں ہندی کو لازمی بنانے کا فیصلہ عوامی اور سیاسی دباؤ پر واپس لے لیا گیا۔ ماہرین نے تدریسی معیار کو بہتر بنانے پر زور دیا ہے، جبکہ مرکز پر وضاحت کی مانگ بڑھ رہی ہے

نوین کمار

مرکزی حکومت کی نئی تعلیمی پالیسی 2020 کے تحت ریاستوں میں زبانوں کے انتخاب پر نئی بحث شروع ہوگئی ہے۔ مہاراشٹر حکومت نے 16 اپریل کو اعلان کیا تھا کہ پہلی جماعت سے آگے ہندی کو لازمی مضمون بنایا جائے گا، تاہم محض ایک ہفتے میں عوامی اور سیاسی دباؤ کے بعد یہ فیصلہ 22 اپریل کو واپس لے لیا گیا۔ وزیر اعلیٰ، وزیر تعلیم اور ریاستی تعلیمی تحقیقاتی ادارے نے اپنے اعلان کو سائنسی اور قومی تعلیمی پالیسی کے مطابق قرار دیا تھا، مگر لسانی مشاورتی کمیٹی کے سخت اعتراضات نے حکومت کو پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیا۔ ریاستی حکومت کی لسانی مشاورتی کمیٹی نے حکومت سے اس نوٹیفائی شدہ پالیسی کو واپس لینے کا مطالبہ کر کے تنازع کو سلجھالیا۔ سخت لہجے میں لکھے گئے خط میں کمیٹی نے بتایا کہ اسکولوں میں پڑھائی جانے والی دو لازمی زبانیں، مراٹھی اور انگریزی بھی مناسب طریقے سے نہیں پڑھائی جارہی ہیں۔ دولسانی پالیسی کی عملیت پر سوال اٹھاتے ہوئے کمیٹی نے انیول اسٹیٹس آف ایجوکیشن رپورٹ (اے ایس ای آر) کے ایک مطالعے کا حوالہ دیا جس میں کہا گیا ہے کہ پورے ملک میں 31 فیصد طلبہ اپنی مادری زبان میں پڑھنے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ تیسری زبان شامل کرنے کے بجائے تدریس اور اساتذہ کی صلاحیتوں کو بہتر بنانے پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ تعلیم کے وزیر دادا بھوسے نے دلیل دی ہے کہ چونکہ مراٹھی اور ہندی دونوں میں ایک ہی دیوناگری رسم الخط کا استعمال ہوتا ہے اور ان کا جملہ ڈھانچہ ایک دوسرے سے کافی مشابہ ہے، اس لیے 'متبادل' تیسری زبان کے طور پر ہندی کو نافذ کرنا آسان ہوگا۔ ان کے اس استدلال نے کچھ مراٹھی بولنے والوں کو حیران کردیا کہ کیا ہندی بولنے والی ریاستیں بھی اپنے اسکولوں میں مراٹھی کو تیسری زبان کے طور پر رائج کرنے کے لیے یہی دلیل استعمال کریں گی؟

تمل ناڈو کے وزیر اعلیٰ ایم کے اسٹالن نے مہاراشٹر کی پسپائی کا خیر مقدم کیا ہے۔ انہوں نے سہ لسانی فارمولے کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ تمل ناڈو میں اختیار کی گئی دولسانی پالیسی کے مثبت نتائج برآمد ہوئے ہیں اور اسے تبدیل کرنے کی کوئی معقول وجہ موجود نہیں۔ اسٹالن نے سوشل میڈیا پر سوال اٹھایا کہ کیا مرکزی حکومت باضابطہ طور پر مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ کی اس بات کی حمایت کرتی ہے کہ مراٹھی کے علاوہ کوئی دوسری زبان تیسری زبان کے طور پر لازمی نہیں ہوگی؟ اگر ایسا ہے تو کیا مرکز تمام ریاستوں کو یہ واضح ہدایت جاری کرے گا کہ نئی تعلیمی پالیسی (این ای پی) میں تیسری زبان کی لازمی تعلیم ضروری نہیں ہے؟ اور کیا مرکزی حکومت تمل ناڈو سے وہ 152,2 کروڑ روپے واپس کرے گی جو اس بنیاد پر روک لیے گئے تھے کہ ریاست کو تیسری زبان کے لازمی نفاذ پر رضامند ہونا چاہیے؟

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اسکولوں میں ہندی کو لازمی بنانے کی پالیسی سیاسی مقاصد سے متاثر تھی۔ اس کے پس پشت فڈنویس اور بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی یہ کوشش تھی کہ برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) کے انتخابات سے قبل ممبئی میں موجود 45 لاکھ ہندی بولنے والوں تک رسائی حاصل کی جائے۔ ایم این ایس اور شیوسینا (یو بی ٹی) کی طرف سے سخت مخالفت حکومت کے لیے غیر متوقع تھی۔ ریاست میں انگریزی اور ہندی میڈیم اسکولوں کو ترجیح دیے جانے کے نتیجے میں مراٹھی میڈیم اسکولوں اور بی ایم سی کے تحت چلنے والے تعلیمی اداروں کی تعداد گھٹتی جارہی ہے۔ پچھلے 10 برسوں میں بی ایم سی کے تحت چلنے والے 106 مراٹھی میڈیم اسکول بند ہو چکے ہیں۔ اس کے برعکس 30 ہندی، 58 انگریزی اور 5 اردو میڈیم اسکول کھولے گئے ہیں۔ ریاست بھر میں 500,17 مراٹھی اسکول بند ہونے کے دہانے پر ہیں۔ اس کی باضابطہ وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ ان اسکولوں میں سے ہر ایک میں 20 طلبہ بھی مراٹھی پڑھنے کا انتخاب نہیں کرتے، جس کی وجہ سے مراٹھی اساتذہ کی تقرری ناقابل عمل ہوجاتی ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ لسانی مشاورتی کمیٹی اور ریاست کے سابق وزیر تعلیم دیپک کیسکر دونوں نے واضح کیا ہے کہ ہندی پہلے ہی جماعت پنجم سے ہفتم تک لازمی مضمون ہے۔ کمیٹی نے کہا کہ نئی تعلیمی پالیسی میں یہ گنجائش رکھی گئی ہے کہ طلبہ جماعت اول سے پنجم تک مادری زبان میں تعلیم حاصل کریں، جماعت ششم سے ہشتم تک انگریزی میں اور اس کے بعد کسی تیسری زبان میں مہارت حاصل کریں۔ اب وقت آگیا ہے کہ مرکزی وزیر تعلیم تیسری زبان کے سلسلے میں موجود ابہام کو دور کریں۔ انہیں اسٹالن کے اٹھائے گئے سوالات کا جواب دینا چاہیے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ دولسانی فارمولے کے نفاذ کا باقاعدہ آڈٹ کرایا جائے۔

مضمون ومراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر وایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

مشینی دور کی شاہکار منفرد تخلیق: کیا ہم زندہ ہیں؟

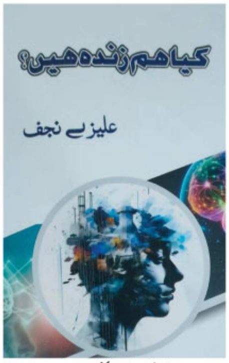

انجینئر محمد عادل فراز

عصر حاضر جس میں سائنس اور ٹیکنالوجی اپنے پورے شباب پر ہے اگر اس کو مشینی دور کہا جائے تو ہرگز غلط نہ ہوگا۔ کیوں کہ انسان موجودہ دور میں مشینوں پر اس قدر منحصر ہے کہ وہ خود بھی چلتی پھرتی مشینوں میں تبدیل ہوگیا ہے۔ یہاں تک کہ یہ مشینیں اس کے جسم میں بھی پیوست ہو چکی ہیں۔ جن کے مدد سے انسان زندگی گزار رہا ہے۔ اس لئے ایسے ماحول میں جہاں انسان چاروں طرف سے مشینوں سے گھرا ہوا ہے تو یہ سوال لازمی اٹھتا ہے کہ ''کیا ہم زندہ ہیں؟''۔

علیزے نجف کی یہ کتاب نہ صرف ہمیں اپنی زندگی کے مسائل کے بارے میں غور وفکر کے لئے آمادہ کرتی ہے۔ بلکہ اس کی تلخ حقیقت سے بھی آشنائی کراتی ہے۔ جس کو پڑھ کر خود آگہی کا جذبہ بیدار ہوتا ہے۔ یہ کتاب خود آگہی کے موضوع پر اردو زبان کی ایک ایسی منفرد کتاب ہے۔ جس میں تفصیل سے انسانی نفسیات اور اس کے مسائل سے متعلق موضوعات پر اہم معلومات دیکھنے کو ملتی ہے۔

کتاب کا نام مصنفہ نے بڑی سوچ سمجھ کر رکھا ہے ''کیا ہم زندہ ہیں؟''۔ اس سے پہلے کہ ہم اس نتیجہ پر پہنچے کہ کیا ہم واقعی زندہ ہیں؟ ہمیں یہ سمجھنا ہوگا کہ زندہ ہونا اور زندگی کس کو کہتے ہیں؟ کیا صرف سانوں کا چلنا اور دل کے دھڑکنے کا نام زندگی ہے؟ اس موقع پر برج نرائن چکبست کا ایک شعر ذہن میں آتا ہے۔ جس میں وہ زندگی اور موت کی عمدہ ترجمانی کر رہے ہیں:

زندگی کیا ہے عناصر میں ظہور ترتیب
موت کیا ہے انہیں اجزا کا پریشاں ہونا

چکبست نے اپنے اس شعر کے ذریعے زندگی اور موت سے متعلق اہم معلومات کو یکجا کر دیا ہے۔ زندگی جسم کے عناصر کے ظہور ترتیب کا نام ہے اور موت ان کے اجزا کے اندر پیدا ہونے والے خلل کے سبب وجود میں آتی ہے۔ اس لئے اگر انسان کو اپنی صحت سے متعلق درست آگہی حاصل ہو جائے تو وہ صحت مند اور طویل زندگی گزار سکتا ہے۔ جسم کی وہ کیفیت اور حالت جو معمول کے مطابق ہو، جس میں کسی قسم کی کوئی بیماری لاحق نہ ہو صحت کہلاتی ہے۔ اس میں ذہن اور جسم دونوں کا صحیح وسالم ہونا لازمی ہے۔

اگر ہم درست معنوں میں جسمانی اور ذہنی طور پر صحت مند ہیں تبھی ہم حقیقی طور زندہ ہیں۔ ہم جسمانی بیماریوں کا تو علاج کرانے معالج کے پاس جاتے ہیں لیکن اپنے ذہنی امراض کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ کیوں کہ ہمیں اس سے متعلق آگہی نہیں ہوتی۔

علیزے نجف کی کتاب ''کیا ہم زندہ ہیں'' ہمیں عصر حاضر کے مشینی دور میں پیدا ہونے والے انسانی نفسیات اور ذہنی مسائل کی آگہی سے متعلق اہم معلومات فراہم کرتی ہے۔ ساتھ اس بات پر بھی روشنی ڈالتی ہے کہ کس طرح ہم ایک خوشگوار زندگی گزار سکتے ہیں۔

پروفیسر خالد جاوید کتاب کی اہمیت وافادیت سے متعلق اظہار خیال کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

'' علیزے نجف کی یہ کتاب اردو میں اپنی طرز کی انوکھی کتاب ہے۔ انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں اور جہات کو موضوع بنا کر لکھے گئے یہ مضامین نہایت ہی عمدہ، اور سنجیدہ علمی نوعیت کے ہیں۔ اخلاقی، سماجی، نفسیاتی اور فلسفیانہ بصیرت ان مضامین کو ایک چیزے دیگر بنا دیتی ہے اور جس کی کوئی مثال کم از کم مجھے اردو میں فی الحال نظر نہیں آتی۔ انگریزی اور دوسری زبانوں میں Self Help کے موضوع پر کتابیں لکھنے کا رواج عام رہا ہے، مگر اردو میں اس موضوع کی طرف توجہ کم دی گئی ہے۔ اگر کچھ مضامین لکھے بھی گئے ہیں تو وہ انشائیوں کی شکل میں ہیں۔ سنجیدہ، فکر انگیز اور علمی ڈسپلن کے ساتھ باقاعدہ طور پر لکھی گئی یہ وہ پہلی کتاب ہے جو میری نظر سے گزری ہے۔ ان مضامین کو پڑھنے کے بعد علیزے نجف کی اپنی علمیت، بصیرت، ذہانت اور فراست کا واضح سراغ ملتا ہے۔

کتاب کا انتساب علیزے نجف نے اپنی والدہ سیدہ وحید کے نام کیا ہے جن سے انھوں نے سوچنا سیکھا۔ ظاہر ہے ہر بچے کی تعلیم وتربیت میں ان کے والدین کا اہم کردار ہوتا ہے۔ خاص طور سے ماں کا رول بہت اہم ہے۔ کیوں کہ ماں ہی بچے کی پہلی استاد ہوتی ہے۔ یہ قول بھی مشہور ہے کہ ہر کامیاب شخص کے پیچھے 'ایک خاتون کا ہاتھ ہوتا ہے''۔ اور میرے نزدیک وہ خاتون ماں کے علاوہ کون ہوسکتی ہے۔ جو زندگی کی ابتداء سے ہی اپنی اولاد کی کامیابی وکامرانی کے لئے ہرلمحہ کوشاں رہتی ہے۔ بچے کی ذہنی اور جسمانی نشوونما میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ تاریخ شاہد ہے ایسی بھی مائیں گزری ہیں جن کی تعلیم وتربیت نے نفسیاتی اور ذہنی طور پر کمزور سمجھے جانے والے بچوں کی اس طرح تربیت کی کہ وہ دنیا میں بڑے ذہین اور عظیم تصور کئے گئے۔ اس سلسلے سے تھامس ایڈیسن کا نام لیا جاسکتا ہے۔ اس کی ماں نے ایڈیسن کی اس طرح تربیت کی کہ ایک ذہنی کمزور تصور کئے جانے والا بچہ اپنی صدی کا ایک عظیم سائنسداں بن کر ابھرا۔ علیزے نجف کی زندگی کی تمام کامیابیوں کا کریڈٹ ان کی والدہ سیدہ وحید کو ہی جاتا ہے۔ جن کی کوششوں کے سبب علیزے نجف نے ایک حساس ذہن پایا اور اس منفرد کتاب کو تخلیق کیا۔

کتاب میں کل ملا کر ۲۲ مضامین اور ایک آزاد نظم شامل ہے۔ جس کا عنوان بھی علیزے نجف نے ''کیا ہم زندہ ہیں؟'' رکھا ہے۔ نظم کی شروعات اس طرح ہوتی ہے:

جانے کیوں ہم جسم سے روح کے
نکل جانے سے خوفزدہ ہوتے ہیں
ہم صرف انھیں لاشوں پہ روتے ہیں
جو حرکت نہیں کرسکتیں
پتہ نہیں کیوں لوگ شمشان اور قبرستان تک
پہنچ جانے والوں کو مردہ کہتے ہیں
جب کہ کتنے ہی لوگ ایسے ہیں
جنھیں مرے ہوئے ایک زمانہ گزر جاتا ہے
لیکن انھیں قبر جیسی آرام گاہ نہیں ملتی

نظم کے آخر میں بھی علیزے قاری سے زندگی اور موت کے حوالے سے سوالات کرتی ہیں:

خدائے لم یزل نے تو ہمیں زندگی بخش دی
لیکن اس زندگی کے اسرار پر
آج بھی ایک سوالیہ نشان لگا ہوا ہے
موت اور زندگی نامی دو انتہاؤں کے بیچ
ہم معلق ہیں
صحیح معنوں میں دونوں ہی
ہماری حد دسترس میں نہیں
آئیں ایک سوال ہم خود سے پوچھتے ہیں
کیا ہم زندہ ہیں؟
آخر ہم کہاں ہیں؟
کہ ہمیں خود سے ملے ایک زمانہ بیت چکا ہے

کتاب کی شروعات میں علیزے نے ایک قول رقم کیا ہے:

'' کچھ لوگ پچیس سال کی عمر میں مرجاتے ہیں، لیکن پچھتر سال کی عمر میں انھیں دفن کیا جاتا ہے۔'' (بنجامن فرینکلن)

اس قول کو اس پوری نظم کا نچوڑ کہا جاسکتا ہے۔ پوری نظم میں علیزے نجف سوالات کرتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ دراصل اس کے پیچھے ان کا مقصد قاری کے سوئے ہوئے اذہان کو جگانا ہے۔ تاکہ وہ اس مشینی دور میں اپنی ذات کے مسائل سے متعلق غور وفکر کر سکے۔ وہ نظم میں طنز کے نشتر بھی چلتی ہیں۔ لیکن اس کے پس پشت قاری کی فکر رساء کو متحرک کرنا ہوتا ہے۔

نظم کو پڑھ کر علیزے کی شاعرانہ فکر کی پرواز کا بھی بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ شاعری اور نثر میں موصوفہ کی برابر دسترس معلوم ہوتی ہے۔ اس کتاب کی تخلیق میں علیزے نجف نے بہت سی باتوں کا مخصوص خیال رکھا ہے۔ کتاب کی زبان سادہ اور سلیس ہے۔ کہیں قاری کو کوئی بات سمجھنے میں دشواری پیدا نہیں ہوتی ہے۔ اور نہ کوئی معمہ پیش آتا ہے۔ وہ اس بات کا بھی خیال رکھتی ہیں کہ عبارت متروک اور ثقیل الفاظ سے پاک رہے۔ اس لئے وہ ان کی جگہ انگریزی اور ہندی کے رائج الفاظ کو استعمال کر لیتی ہے تاکہ قاری کو آسانی کے ساتھ کسی بات کو سمجھایا جاسکے۔

علیزے نے اپنی تحریر کو دلچسپ بنانے کے لئے مختلف کہانیوں کو بھی پیش کیا ہے۔ جس میں پیش کئے گئے کردار عصر حاضر کے مشینی دور سے وابستہ ہیں۔ موصوفہ نے ان کرداروں کے ذریعے بدلتے ہوئے انسانی رشتوں، معاشرے میں جنم لیتی ہوئی تنہائی، بے چینی اور مایوسی اور نفسیاتی مسائل کی جیتی جاگتی منظر کشی کی ہے۔

علیزے اپنی کتاب میں ماہرین نفسیات، سماجیات، مفکرین، اور عظیم شخصیات کے اقوال بھی پیش کئے ہیں۔ تاکہ ہم ان روشنی میں اپنی زندگی کا تجزیہ کر سکیں۔

کتاب میں شامل مضامین کے عنوان بھی حیرت میں ڈال دیتے ہیں۔ اتنے جاذب ہیں کہ ان کو پڑھ کر ہی قاری کی فکر متحرک ہونے لگتی ہے۔ چند عنوانات دیکھیں:

'' مسائل حل کرنے والا ذہن، نرگسیت کی وبا، ٹاکسک پازیٹیویٹی (Toxic Positivity)، ناکامی کی ذمے داری، سوچنا ایک آرٹ ہے، عادت کی طاقت، کمفرٹ زون (Comfort Zone) کی قید، مواقع کبھی ختم نہیں ہوتے، فیصلہ سازی کی صلاحیت، اوور تھنکنگ (Over Thinking) کے مضر اثرات، ذہنی غربت ایک سنگین مسئلہ، موٹیویشن مع ڈسپلن (Motivation with Discipline)، نفسیاتی صحت کی دیکھ بھال، مقصد زندگی کا تعین'' وغیرہ۔

کتاب کا پہلا مضمون جس کا عنوان بھی ''کیا ہم زندہ ہیں۔۔۔۔۔؟'' ہے۔ جس میں مصنفہ نے انسانی وجود اور زندگی کے اصل معنی پر روشنی ڈالی ہے۔ مضمون کی شروعات میں نپولین بوناپارٹ کا قول ''موت کچھ بھی نہیں ہے، لیکن شکست وریخت کے ساتھ جینا روز مرنے کے جیسا ہے۔''

اس قول کی روشنی میں جب قاری اس مضمون کو پڑتا ہے۔ تو خود اپنی ذات کی گہرائیوں میں ڈوب کر اپنے نفسیاتی مسائل کا تجزیہ کرنے لگتا ہے۔ مشینی دور میں جہاں انسان بہت سے مسائل میں مبتلا ہے۔ ان مسائل کا حل تلاش کرنے کے لئے لازم ہے کہ وہ خود اپنا تجزیہ کرے۔ ماہرین نفسیات سے اپنی ذہنی بیماریوں کا علاج بروقت کرا سکے۔ اور اپنے آپ کو اس قابل بنا سکے کہ وہ حقیقی معنوں میں زندگی گزارے۔

کتاب کا دوسرا مضمون ''مسائل حل کرنے والا ذہن'' بھی ایک اہم مضمون ہے۔ اس میں علیزے نجف نے ذہن کی طاقت اور قوت کے بارے میں بتایا ہے۔ کہ بہت سے مسائل اس وقت حل ہوجاتے ہیں۔ جب ہم ان کے بارے میں غور وفکر کرنے لگتے ہیں۔

دیگر مضامین میں ''نرگسیت کی وبا'' بھی ایک اہم مضمون ہے۔ جس میں علیزے نے نرگسیت اور اس میں مبتلا افراد کے بارے میں تفصیل سے بیان کیا ہے۔ عصر حاضر میں نرگسیت بھی ایک اہم نفسیاتی مسئلہ ہے۔ جس میں مبتلا شخص صرف اپنی ذات کو دیگر افراد سے برتر سمجھتا ہے اور اپنے بارے میں کوئی مخالف بات کو برداشت نہیں کرتا ہے۔ اسے صرف اپنی فکر لاحق ہوتی ہے۔

دوسرے اہم مضامین میں ''ٹاکسک پازیٹیویٹی'' بھی ایک اہم مضمون ہے۔ جس میں حد سے زیادہ مثبت فکر کے نقصانات پر غور وفکر کرنے کی دعوت ملتی ہے۔ سوچنا ہمارے زندگی میں کتنا اہم ہے اس کے بارے میں ہمیں ''سوچنا ایک آرٹ ہے'' میں پتا چلتا ہے۔ جس میں علیزے مہاتما گاندھی کے قول سے اپنی بات کا آغاز کیا ہے۔ گاندھی جی کہتے ہیں ''انسان اپنی سوچ کی پیداوار ہے، جو وہ سوچتا ہے وہی بن جاتا ہے۔'' اس مضمون کو پڑھنے کے بعد قاری اس بات سے آشنا ہوتا ہے اس کی کردار سازی میں فہم وادراک کی کتنی اہمیت ہے۔ وہ جو سوچتا ہے وہی کرتا ہے اور دھیرے دھیرے اسی رنگ میں ڈھلتا چلا جاتا ہے۔ لہذا یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہمارے سوچنے کا طریقہ اس طرح کا ہونا چاہئے جس سے ہم اپنی کردار سازی کر سکیں۔ ان خواہشات کو پائے تکمیل تک پہنچا سکیں جو ہماری زندگی کے لئے مفید ہیں۔

کتاب کے دیگر مضامین میں ''عادت کی طاقت، فیصلہ سازی کی صلاحیت، مقصد زندگی کا تعین، مثبت ذہنی رویہ'' وغیرہ بھی کافی اہم ہیں۔ ان مضامین کو پڑھ کر قاری اپنے اندر اچھی عادت، فیصلہ سازی کی صلاحیت، مثبت فکر اور اپنے مقصد حیات کا تعین کرنا سیکھ سکتا ہے۔

مشینی دور میں جہاں کثرت سے مشینوں کے استعمال نے انسان کو کمفرٹ زون کا عادی بنایا ہے وہی مشینی استعمال نے انسان کے اندر بہت سے مسائل کو بھی جنم دیا ہے۔ ان مسائل کو سمجھنے اور حل کرنے کے لئے کتاب میں موجود مضامین ''ناکامی کی ذمیداری، کمفرٹ زون کی قید، اوور تھنکنگ کے مضر اثرات، ذہنی غربت ایک سنگین مسئلہ، خوش رہنا سیکھنا پڑتا ہے'' وغیرہ سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔

الغرض ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ علیزے نجف کی یہ کتاب عصر حاضر میں انسانی نفسیات کو سمجھنے اور ان کا درست حل تلاش کرنے میں ایک اہم کتاب ثابت ہوسکتی ہے۔ اس کتاب کو ہر عمر کے افراد کو بغور مطالعہ کرنا چاہئے۔ کیوں کہ عصر حاضر کے مشینی دور نے ہماری غور وفکر کرنے کی صلاحیت کو بھی سلب کرنا شروع کر دیا ہے۔ جس کی عمدہ مثال آرٹیفیشل انٹیلیجینسی ہے جس میں چیٹ جی پی ٹی اور گروک کا نام لیا جاسکتا ہے۔ جس کا استعمال آج کی نئی نسلیں بڑی کثرت سے کر رہی ہیں۔ لہذا ایسے ماحول میں ہمیں اپنی معاشرے کی ذہن سازی کے لئے ایسی کتابوں کی اشد ضرورت ہے۔ تاکہ ہماری آنے والی پیڑی انسان ہی بنی رہے چلتی پھرتی مشینوں میں تبدیل نہ ہوجائے اور ہم حقیقی معنوں میں کہہ سکیں کہ ہاں ہم زندہ ہیں۔

mob: 8273672110

بانگ درا پر فارسی اثرات کا اجمالی جائزہ

تیسری اور آخری قسط

پروفیسر صالحہ رشید

بانگ درا میں درج اقبال کے اشعار کی بابت جو رائیں قائم کی گئیں ان کا اظہار اقبال نے پیام مشرق کے ان اشعار میں خود کیا ہے ؎

آشنائے من ز من بیگانہ رفت
از خمستانم تہی پیمانہ رفت
من شکوہ خسروی او را دہم
تخت کسریٰ زیر پائے او نہم
او حدیث دلبری خواہد ز من
رنگ وآب شاعری خواہد ز من
برگ گل رنگین ز مضمون من است
مصرع من قطرۂ خون من است

بانگ درا کی ابتدائی نظموں میں اقبال نے مناظر قدرت کے عمدہ نمونے پیش کئے ہیں جن میں فارسی سبک خراسانی کا اثر نمایاں ہے۔ مناظر قدرت ومظاہر فطرت اور پند ونصائح اس سبک کا خاصہ ہیں۔ اقبال کی نظمیں ہمالہ، گل رنگیں، آفتاب صبح وغیرہ میں یہ رنگ صاف نظر آتا ہے۔ نظم ایک آرزو کے چند اشعار ملاحظہ ہوں ؎

صف باندھے دونوں جانب بوٹے ہرے ہرے ہوں
ندی کا صاف پانی تصویر لے رہا ہو
ہو دل فریب ایسا کہسار کا نظارہ
پانی بھی موج بن کر اٹھ اٹھ کر دیکھتا ہو
آغوش میں زمیں کی سویا ہوا ہو سبزہ
پھر پھر کے جھاڑیوں میں پانی چمک رہا ہو
پانی کو چھو رہی ہو جھک جھک کے گل کی ٹہنی
جیسے حسین کوئی آئینہ دیکھتا ہو

فارسی شاعر منوچہری کے قصیدے کی ابتدا دیکھئے ؎

نو بہار آمد و آورد گل و یاسمنا
باغ ہمچون تبت وراغ بسان عدنا
بوستان گوئی ہمچون بت فرخار شدہ است
مرغکان چون شمن وبچگان چون وثنا
کبک ناقوس زن وشارک سنتور زن است
فاختہ نائی زن وبط شدہ طنبور زنا

بانگ درا کی شروعاتی دور کی نظموں پر وطن پروری کا جذبہ غالب نظر آتا ہے جیسے ہمالہ، ترانہ ہندی، نیا شوالہ وغیرہ۔ 'سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا' کہتے وقت اقبال کے ذہن میں فارسی کا یہ شعر ضرور رہا ہوگا ؎

بسی رنج بردم درین سال سی
عجم زندہ کردم بدین پارسی

پھر وہ ہندو مسلمان کے درمیان پنپتی منافرت اور اختلاف سے آزردہ خاطر ہو کر کہہ اٹھتے ہیں ؎

سر زمیں اپنی قیامت کی نفاق انگیز ہے
وصل کیسا؟ یاں تو اک قرب فراق آمیز ہے

۱۹۰۸ء کے بعد سے اقبال قومیت سے آفاقیت کی جانب قدم بڑھاتے ہیں تو یقیناً سعدی کا یہ شعر ان کے پیش نظر رہا ہوگا ؎

بنی آدم اعضائے یکدیگرند
کہ در آفرینش ز یک گوہرند

اسی طرح جب وہ بچوں کے لئے آسان سیدھی سادی زبان میں سبق آموز نظمیں لکھتے ہیں تو ایک بار پھر سعدی کا رنگ ان کے ہاں نظر آتا ہے۔ مثلاً نظم ہمدردی کا یہ شعر ؎

ہیں لوگ وہی جہاں میں اچھے
آتے ہیں جو کام دوسروں کے

اب سعدی کا یہ شعر ملاحظہ فرمائیں ؎

بابداں بد باش وبانیکاں نکو
جائے گل، گل باش وجائے خار خار

نظم 'ایک پہاڑ اور گلہری' میں پہاڑ گلہری کی تذلیل 'ذرا سی چیز ہے، اس پر غرور، کیا کہنا' جیسے فقرے سے کرتا ہے تو یہی خیال آپ کو ناصر خسرو کے اس شعر میں مل جائے گا ؎

نکوہش مکن چرخ نیلوفری را
برون کن ز سر باد وخیرہ سری را
بہ چہرہ شدن چون پری تو انی
بہ افعال مانندہ شو مر پری را

یعنی آسمان کی نکوہش کرنے کی بجائے اپنے سر سے غرور کا خناس نکال دو۔ پری جیسا خوبصورت چہرہ رکھنا کمال نہیں، اپنے افعال کو پری جیسا خوبصورت بناؤ۔ یہ وہی افعال ہیں جن کی تلقین اقبال نے سراسر اپنے کلام میں 'مسلم خوابیدہ اٹھ، ہنگامہ آرا تو بھی ہو' کہہ کر کی۔

اقبال کی وہ نظمیں جن میں وہ ہندوستان کے مذہبی رہنماؤں رام چندر جی، گوتم بدھ، رام تیرتھ، گرو نانک ودیگر مشاہیر عالم کا ذکر کرتے ہیں انھیں پڑھ کر دفعتاً عجم کو زندہ کرتا فردوسی کا شاہنامہ نگاہوں کے سامنے آ جاتا ہے۔ بانگ درا میں تصوف کے رنگ میں ڈوبے وحدت الوجود کے مظاہر اور سوز وگداز سے بھرپور نظمیں بھی موجود ہیں جو خسرو، رومی اور سنائی کی یاد دلاتی ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں ؎

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تا کس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری (خسرو)

در راہ قلندری زیان سود تو شد
زہد وورع وسجادہ مردود تو شد
دشنام سرود ورود مقصود تو شد
پرست پیالہ را کہ معبود تو شد (سنائی)

دل من چون قلم اندر کف تست
ز تست ار شادماں وگر حزینم
بجز آنچہ تو خواہی من چہ خواہم
بجز آنچہ نمائی من چہ بینم (رومی)

یک بیں تری نظر صفت عاشقان راز
میری نگاہ مایۂ آشوب امتیاز
میں حسن ہوں کہ عشق سراپا گداز ہوں
ای شمع! میں اسیر فریب نگاہ ہوں (نظم شمع، اقبال)

'اصل شہود وشاہد ومشہود ایک ہے'
غالب کا قول سچ ہے تو پھر ذکر غیر کیا (اقبال)

بانگ درا میں موجود اقبال کے گہرے غم و اندوہ، شدید رنج والم کا احساس اور سوز وگداز کا اظہار بھی فارسی کے ان شعرا کے کلام میں موجود ہے جن سے اقبال متاثر ہوئے مثلاً فردوسی کہتا ہے ؎

بسی پادشاہان گردن فراز
کہ رفتند از ینجا بسوز وگداز (فردوسی)

چو شمع سحر گاہ دل سوختہ ہر شب
بی روے تو در سوز وگداز است چہ گویم (عطار)

ای مجلسیان سوز دل حافظ مسکین
از شمع پرسید کہ در سوز وگداز است (حافظ)

اس خامشی میں جائیں اتنے بلند نالے تاروں
کے قافلے کو میری صدا درا ہو
ہر دردمند دل کو رونا مرا رلا دے
بیہوش جو پڑے ہیں، شاید انھیں جگا دے
(اقبال، نظم ایک آرزو)

فارسی ادب اخلاقی مضامین اور پند ونصائح سے مملو ہے جن میں محاورات اور روز مرہ سے خوب خوب کام لیا گیا۔ کوشش یہ کی گئی کہ سادہ طور پر کار آمد مضامین باندھے جائیں۔ حافظ کا یہ شعر دیکھیں ؎

نہال دوستی بنشان کہ کام دل بہ بار آرد
نہال دشمنی برکن کہ رنج بے شمار آرد (حافظ)

یا سعدی کا یہ سادہ مگر پر مغز شعر ؎

تونگری بہ دل است نہ بمال
بزرگی بہ عقل است نہ بسال (سعدی)

اقبال نے بچوں کے لئے نظمیں لکھیں یا پھر نوجوانوں اور قوم وملت کو خطاب کیا ہو، انھوں نے اخلاقیات اور پند ونصائح کا بھرپور سہارا لیا ہے۔ اکبر الہ آبادی کی طرز پر کہا گیا ان کا پورا کلام طنز ومزاح کی صورت اصلاح کی کوشش ہی ہے۔ مثلاً وہ کہتے ہیں ؎

اقبال بڑا اپدیشک ہے من باتوں میں موہ لیتا ہے
گفتار کا یہ غازی تو بنا، کردار کا غازی بن نہ سکا (اقبال)

تمنا آبرو کی ہو اگر گلزار ہستی میں
تو کانٹوں میں الجھ کر زندگی کرنے کی خو کر (اقبال)

اقبال نے بانگ درا میں ایک طرف جہاں صوری خوبیوں سے اپنے کلام کو مزین کیا وہیں معنوی نظام کو اس طرح اپنی گرفت میں لیا کہ لفظ معنی کے پیروی کرتے نظر آتے ہیں۔ اس صورت میں وہ صنائع معنوی کا استعمال بکثرت کرتے ہیں۔ یہاں ان کے کلام کی معنویت لفظی تزئین کے ہمراہ شعری جمالیات میں اضافہ کرتی ہے اور ان کے کلام پر سبک ہندی کے شعرا جیسے رومی، صایب، نظیری، کلیم، غنی، عرفی اور بیدل وغیرہ کا اثر صاف نظر آتا ہے جن کا ذکر انھوں نے اپنے اردو اور فارسی کلام میں بارہا کیا ہے۔ بانگ درا کی نظم 'بزم انجم' کا ایک شعر ملاحظہ ہو جس میں لالہ کا استعمال کنایۃً کس خوبی سے کیا ہے ؎

سورج نے جاتے جاتے شام سیہ قبا کو
تشت افق سے لے کر لالے کے پھول مارے
(اقبال)

موصوف عرفی کے تخیل سے متاثر ہیں اور اپنی عقیدت کا اظہار یوں کرتے ہیں ؎

محل ایسا کیا تعمیر عرفی کے تخیل نے
تصدق جس پہ حیرت خانۂ سینا وفارابی
فضائے عشق پر تحریر کی اس نے نوا ایسی
میسر جس سے ہے آنکھوں کو اب تک اشک عنابی

یہ تو اقبال کا عرفی کے تئیں بیان ہے۔ اس سے آگے وہ عرفی سے قوم کے مسائل کا حل دریافت کرتے ہیں اور جواب میں عرفی کا یہ شعر پیوست کرتے ہیں جس سے عرفی کا زور بیان، جدت طرازی اور بلندی تخیل عیاں ہے ؎

نوارا تلخ تر می زن چو ذوق نغمہ کم یابی
حدی را تیز تر می خواں چو محمل را گراں بینی

لفظ حدی اقبال نے بھی بارہا استعمال کیا ہے اور اس سے امت مسلمہ کے تعلق سے ایک مخصوص خطہ اور دیگر متعلقات فوراً ذہن میں انگڑائی لینے لگتے ہیں۔ مرزا صائب کا تشبیہی نظام اور زندگی کے بڑے واقعات اور کسی بڑے مضمون کو فصاحت اور روانی کے ساتھ باندھنے کی روش بھی بانگ درا میں موجود ہے۔

گر فتم سہل سوز عشق را اول، ندانستم
کہ صد دریائے آتش از شرارے می شود پیدا (صائب)

گو سراپا کیف عشرت ہے شراب زندگی
اشک بھی رکھتا ہے دامن میں سحاب زندگی
موج غم پر رقص کرتا ہے حباب زندگی
ہے 'الم' کا سورہ بھی جزو کتاب زندگی
(نظم فلسفۂ غم، اقبال)

نظم 'بچہ اور شمع' کا پیش کردہ شعر بیدل کے طرز کی طرف اشارہ کرتا ہے ؎

نور تیرا چھپ گیا زیر نقاب آگہی
ہے غبار دیدۂ بینا حجاب آگہی (اقبال)

می کشم چون صبح از اسباب این وحشت سرا
تہمت ربطے کہ تو اں بست بر اجزائے من (بیدل)

ان سب کے علاوہ اقبال نے جہاں اپنے پیچیدہ تخیلات وتفکرات کو جمالیات کے ساتھ برتا ہے وہاں ان پر غالب کا اثر نمایاں ہے۔ اس کا اعتراف وہ بانگ درا کی نظم مرزا غالب میں اس طرح کرتے ہیں ؎

فکر انساں پر تری ہستی سے یہ روشن ہوا
ہے پر مرغ تخیل کی رسائی تا کجا
تھا سراپا روح تو، بزم سخن پیکر ترا
زیب محفل بھی رہا محفل سے پنہاں بھی رہا
دید تیری آنکھ کو اس حسن کی منظور ہے
بن کے سوز زندگی ہر شے میں جو مستور ہے
زندگی مضمر ہے تیری شوخی تحریر میں
تاب گویائی سے جنبش ہے لب تصویر میں

مرزا غالب کے ایک فارسی قصیدہ کے دو شعر پیش نظر ہیں جن کو پڑھ کر اقبال کی قومی ترانہ اور نیا شوالہ جیسی نظمیں خود بخود قاری کے ذہن میں در آتی ہیں ؎

صبحے کہ در ہوائے پرستاری وثن
جنبد کلید بت کدہ، در دست برہمن
در رفت وروب دیر، دم گرم راہباں
آرد بروں گداختہ شمع از لگن

ناظم ہروی نے امیر خسرو سے لے کر جامی تک فارسی شاعری کے اتمام کا اعلان کر دیا تھا ؎

ز خسرو چو نوبت بہ جامی رسید
ز جامی سخن را تمامی رسید

مگر بعد میں اس میں غالب کا نام شامل ہوا ؎

ز جامی بہ عرفی وطالب رسید
ز عرفی وطالب بہ غالب رسید

علامہ اقبال کی ان کے فارسی کلام کے ذریعہ بیرون ہندوستان خوب پذیرائی ہوئی۔ حتیٰ کہ جب ایرانی قوم مغربی استعماریت کے سامنے اپنا تشخص کھو چکی تھی اس وقت وہاں کے رہنما ڈاکٹر علی شریعتی کا احیاء فکر دینی کا تصور اقبال سے ہی ماخوذ ہے اور انقلاب اسلامی ایران کے تعلق سے اقبال کا یہ شعر بطور پیش گوئی انقلاب تسلیم کیا جاتا ہے ؎

می رسد مردی کہ زنجیر غلاماں بشکند
دیدہ ام از روزن دیوار زندان شما (اقبال زبور عجم)

الغرض اقبال کی فارسی شاعری اپنی کیفیت اور کمیت کے اعتبار سے غالب کے فارسی کلام کی توسیع کی صورت دیکھی جانی چاہئے۔ ہندوستان میں غالب پر فارسی شاعری کا اتمام نہیں ہو جاتا بلکہ اقبال کے کلام میں یہ اپنے عہد کے تقاضوں کو برتنے کے لئے صوری اور معنوی اعتبار سے نئے رنگ وآہنگ میں نمودار ہوتی ہے جس کا مکمل اثر ان کی اردو شاعری بالخصوص بانگ درا پر نظر آتا ہے۔

✿✿✿

پہلگام پر کانگریس کے ہر لیڈر کا بیان پارٹی کا سرکاری موقف نہیں: کانگریس

نئی دہلی۔ (یو این آئی) کانگریس نے پیر کو واضح کیا کہ اس کے کچھ رہنما پہلگام دہشت گردانہ حملے پر اپنے ذاتی خیالات کا اظہار کر رہے ہیں اور بااختیار رہنماؤں کے علاوہ اور میڈیا کے کچھ حصوں میں جو بیان بازی ہورہی ہے ہو کانگریس کا سرکاری موقف نہیں ہے۔ پارٹی نے کہا کہ پہلگام پر کانگریس کی اعلیٰ ترین پالیسی ساز ادارہ کانگریس ورکنگ کمیٹی (سی ڈبلیوسی) اس دہشت گردانہ واقعہ کے خلاف پہلے ہی ایک قرارداد پاس کر چکی ہے اور کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے اور سابق صدر راہل گاندھی اور پارٹی کے دیگر بااختیار عہدیداروں نے پہلے ہی آل پارٹی میٹنگ اور میڈیا میں اس مسئلہ پر کانگریس کی رائے کا اظہار کیا ہے، اس لیے میڈیا کے ایک حصے میں سامنے آنے والے کچھ لیڈروں کے بیانات ان کی ذاتی رائے ہیں۔

کانگریس کمیونیکیشن ڈپارٹمنٹ کے انچارج جے رام رمیش نے کہا، "کانگریس ورکنگ کمیٹی نے 24 اپریل 2025 کو میٹنگ کی اور دو دن پہلے پہلگام میں سیاحوں پر ہوئے وحشیانہ دہشت گردانہ حملے کے بارے میں ایک قرارداد منظور کی، اس کے بعد، 24 اپریل 2025 کی شام کو کانگریس کے صدر اور اپوزیشن لیڈر نے لوک سبھا میں تمام پارٹیوں کے اجلاس میں شرکت کی۔ کانگریس کے کچھ لیڈر میڈیا سے بات کر رہے ہیں وہ صرف اپنی ذاتی رائے کا اظہار کرتے ہیں، وہ کانگریس کے خیالات کی نمائندگی نہیں کرتے۔ انہوں نے کہا، اس طرح کے انتہائی حساس وقت میں، اس میں کوئی شک نہیں ہونا چاہئے کہ صرف کانگریس ورکنگ کمیٹی کی قرارداد، مسٹر ملیکارجن کھڑگے اور شری راہل گاندھی کے خیالات اور مجاز عہدیداروں کے خیالات ہی کانگریس کی سرکاری پوزیشن کی نمائندگی کرتے ہیں۔"

پربھنی وقف کانفرنس

وقف ترمیمی قانون دستور میں دیئے گئے بنیادی حقوق کے خلاف

غیر قانونی، غیر آئینی ایکٹ کی مخالفت ملک سے غداری نہیں بلکہ ملک کی جمہوریت کو مظبوط کرنے والی ہوتی ہے: مولانا فضل الرحیم مجددی

مہاراشٹر کے پربھنی میں وقف ترمیمی قانون کے خلاف منعقدہ ایک بڑے احتجاجی جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے مولانا فضل الرحیم مجددی نے کہا کہ حقوق اور آزادی صرف اسی کے چھینی جاتی ہیں جو غفلت کی چادر اوڑھے خواب خرگوش میں پڑا رہے، ہم سب کو اپنے حقوق کے سلسلہ میں بیداری پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔

نئی دہلی (یو این آئی) حال ہی منظور شدہ وقف ترمیمی قانون کو غیر آئینی اور غیر جمہوری قرار دیتے ہوئے آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے جنرل سکریٹری مولانا فضل الرحیم مجددی نے کہا کہ یہ ایکٹ غیر قانونی، غیر آئینی، غیر جمہوری اور سیکولرزم کے خلاف ہے، یہ ایکٹ دستور میں دیئے گئے بنیادی حقوق کے خلاف ہے۔ یہ بات انہوں نے مہاراشٹر کے پربھنی میں وقف ترمیمی قانون کے خلاف منعقدہ ایک بڑے احتجاجی جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا ملک ایک جمہوری ملک ہے، بلکہ ہمارے ملک عزیز کو جمہوریت کی ماں کہا جاتا ہے، یاد رہے کہ جمہوریت میں جہاں حکومت کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ ملک کی عوام خصوصا اقلیتوں، دلتوں، آدیواسیوں، خواتین، بچوں اور سماج کے کمزور طبقات کی آزادی اور ان کے حقوق کے تحفظ کو یقینی بنائے اور اکثریت پسندی کی راہ پر چل کر تاناشاہ بننے سے بچے، وہیں جمہوریت میں ہر شہری کی ذمہ داری صرف اور صرف الیکشن میں ووٹ ڈالنا نہیں ہے، بلکہ ایک زندہ اور مظبوط جمہوریت کی نشانی یہ ہے کہ وہاں کی عوام اپنے حقوق کی تئیں بیدار ہو، جب حکومت کی طرف سے اس کی آزادی اور اس کے آئینی حقوق کو چھیننے کی کوشش کی جائے تو وہ اپنے احتجاج اور قانونی و جمہوری لڑائی سے حکومت کو آئین کی پاسداری کرنے پر مجبور کردے، یاد رہے کہ حقوق اور آزادی صرف اسی کے چھینی جاتی ہیں جو غفلت کی چادر اوڑھے خواب خرگوش میں پڑا رہے، ہم سب کو اپنے حقوق کے سلسلہ میں بیداری پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔

انہوں نے کہا کہ ہر ایک ہندوستانی کو یہ بات سمجھانا ہے کہ وقف ترمیمی ایکٹ ۲۰۲۵ دستور ہند کے آرٹیکل ۳۱، آرٹیکل ۱۴، آرٹیکل ۵۱، آرٹیکل ۵۲، آرٹیکل ۶۲ اور آرٹیکل ۳۰ کے خلاف ہے، یہ ایکٹ غیر قانونی، غیر آئینی، غیر جمہوری اور سیکولرزم کے خلاف ہے، یہ ایکٹ دستور میں دیئے گئے بنیادی حقوق کے خلاف ہے، یہ ایکٹ ہماری مذہبی آزادی کے خلاف ہے، یہ ایکٹ مسلمانوں کو ان کے مذہب سے الگ کرتا ہے، یہ ایکٹ مسلمانوں سے ان کی مسجد، مدرسہ، قبرستان، خانقاہ اور درگاہ کو چھیننے کی راہ ہموار کرتا ہے، اس ایکٹ کا نام حکومت نے امید رکھا ہے لیکن یہ ایکٹ صرف و صرف ہندوستانی عوام میں ناامیدی پیدا کرنے والا ہے، یہ ایکٹ اس ملک کے شہریوں میں مذہب کی بنیاد پر تفریق کرتا ہے، یہ ایکٹ جب بل تھا تب بھی ہم نے مخالفت کی تھی، جب یہ پارلیمنٹ میں پیش ہوا تب بھی مسلمانوں نے اس کی مخالفت کی اور آج جب یہ قانون بن گیا تب بھی ہم اس قانون کے خلاف ہیں، یہ ایکٹ نہ ہمیں کل منظور تھا نہ آج ہے نہ کل ہوگا، جب تک یہ قانون واپس نہیں ہوجاتا ہم اس قانون کی مخالفت کرتے رہیں گے، پارلیمنٹ سے پاس جو بھی قانون ہمارے دستوری حق کو چھینتا ہو، جو ہماری آزادی کو کم کرتا ہو اس کی مخالفت کرنے کا حق ہمیں ہمارا دستور دیتا ہے، ایسے غیر قانونی، غیر آئینی ایکٹ کی مخالفت ملک سے غداری نہیں بلکہ ملک کی جمہوریت کو مظبوط کرنے والی ہوتی ہے، جمہوریت میں آئین کے تحفظ کی ذمہ داری حکومت کے ساتھ ساتھ عوام کی بھی ہوتی ہے اور ہم انشاء اللہ اپنی آئینی اور جمہوری ذمہ داری پوری قوت وطاقت کے ساتھ نبھائیں گے، ہم لڑیں گے اور جیتیں گے (مولانا مجددی نے کہا کہ ہماری یہ لڑائی کسی دھرم اور قوم کے خلاف نہیں ہے، ہماری یہ لڑائی ظلم کے خلاف انصاف کی لڑائی ہے، ہماری یہ لڑائی جمہوریت اور سیکولرزم کے تحفظ کی لڑائی ہے، ہماری یہ لڑائی ہماری مذہبی آزادی کی لڑائی ہے، ہماری یہ لڑائی مدارس، مساجد اور قبرستانوں کے حفاظت کی لڑائی ہے، ہمیں یہ لڑائی صبر واستقامت کے ساتھ دیر تک اور دور تک لڑنی ہے، اس لڑائی میں سب سے زیادہ جس بات کی ضرورت ہے وہ ہے اتحاد اور استقامت، اگر ہم اپنی صفوں میں اتحاد قائم رکھنے میں کامیاب رہے اور اس ظالمانہ کالے قانون کی واپسی تک ثابت قدم رہے تو انشاء اللہ جت ہماری ہوگی، یاد رکھنا اتحاد زندگی ہے اور انتشار موت ہے، ہمیں اپنی صفوں میں انتشار پیدا کرنے والوں کی پہچان کرنی ہوگی، ایسے لوگوں کو اپنی صفوں سے باہر نکالنا ہوگا، اور یاد رہے ہماری یہ جنگ کوئی جذباتی جنگ نہیں ہے، ہمیں اپنی اس لڑائی میں صبر اور استقامت کے ساتھ دیر تک لڑنے کے لئے خود کو تیار رکھنا ہوگا ورنہ ہماری آنے والی نسلیں ہمیں معاف نہیں کریں گی، اگر ہم مظبوطی سے لڑتے رہے تو یاد رکھو ظلم کی تاریکی زیادہ دیر تک نہیں ٹکتی، انصاف کا سورج ضرور نکلے گا بس شرط ہے اتحاد اور استقامت کی۔

وقف ایکٹ ۲۰۲۵ کی ۲/ دفعات پر سپریم کورٹ نے عبوری راحت دیتے ہوئے وقتی طور پر پابندی لگادی ہے، یہ عبوری راحت خوش آئند تو ہے لیکن ہمیں اس پر مطمئن نہیں ہونا ہے، کیونکہ وقف بائی یوزر کی منسوخی اور غیر مسلم ممبران کی تقرری پر عبوری پابندی لگی ہے لیکن وقف کی جائدادوں پر لمیٹیشن ایکٹ کا نفاذ اب بھی باقی ہے، جس سے وقف پر ناجائز قبضہ کرنے والوں کو قانونی طور پر مالکانہ حق مل جائے گا، وقف کرنے کے لئے پانچ سال قدیم باعمل مسلمان ہونے کی شرط اب بھی باقی ہے، جس کا مطلب ہے آپ گرچہ پیدائشی مسلم ہیں لیکن مسجد یا مدرسہ کے لئے زمین وقف کرنے سے پہلے آپ کو ثابت کرنا ہوگا کہ آپ دیندار باعمل مسلم ہیں ورنہ وقف صحیح نہیں ہوگا، اے ایس آئی یعنی آثار قدیمہ کے تحت محفوظ جائداد وقف نہیں رہیں گی یعنی مسلمان اپنی تمام تاریخی مسجدوں سے ہاتھ دھو بیٹھے گا، یہ دفعہ تو پارلیمنٹ سے پاس عبادت گاہ قانون ایکٹ کے خلاف ہے، متھرا کی عیدگاہ ہو یا بنارس کی گیان واپی مسجد اب کوئی وقف نہیں رہے گی، وقف علی الاولاد کو ختم کرنے کی دفعہ پر ابھی بھی کوئی پابندی نہیں ہے، میں کہتا ہوں کہ یہ وقف ایکٹ ۲۰۲۵ کلی طور پر غیر آئینی غیر دستوری، ظالمانہ ہے، ہمیں اس قانون کے کلی طور پر واپسی تک اپنے احتجاج جاری رکھنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ دعوی جھوٹ ہے، صرف چار ریاستوں آندھرا، تلنگانہ، کرناٹک اور تملناڈ کے مندروں کی جائداد پورے ملک کے اوقاف کی جائداد سے کہیں زیادہ ہے، لوگوں کو بتانا ہے کہ صرف لیکن یاد رکھیں جو اس ایکٹ کے حق میں ہے وہ ظالم کا حامی ہے، وہ دستور کا مخالف ہے، وہ مسلم قوم کا میر جعفر ہے، میری اپیل ہے کہ آپ سب عہد کریں کہ ہم آخر دم تک لڑیں گے اور جیتیں گے۔

خون بہا تو آپ کا حصہ زیادہ ہوگا

ششی تھرور کا بلاول بھٹو کو منہ توڑ جواب

نئی دہلی۔ کانگریسی رہنما ششی تھرور نے اتوار کو پاکستان پیپلز پارٹی کے چیئرمین بلاول بھٹو کی طرف سے ہندوستان کے سندھ طاس معاہدہ کو معطل کرنے کی دھمکی کو "اشتعال انگیز بیان بازی" قرار دیا۔ تھرور نے کہا، ہمارا پاکستان کے خلاف کوئی جارحانہ ارادہ نہیں ہے، لیکن اگر وہ کچھ کرتے ہیں تو انہیں جواب کے لیے تیار رہنا چاہیے، اگر خون بہا تو یہ شاید ان کی طرف زیادہ ہو گی۔ ششی تھرور نے پاکستانی رہنما کے بیان کی مذمت کی اور قومی سلامتی پر ہندوستان کے موقف کا اعادہ کیا۔ انہوں نے واضح کیا کہ پاکستان کو سمجھنا چاہیے کہ وہ ہندوستانیوں کو اس طرح نہیں مار سکتے۔ تھرور نے جوہری ہتھیاروں کے 'پہلے استعمال نہ کرنے' کی ہندوستان کی پالیسی کو یاد دلایا اور واضح کیا کہ ہندوستان کا پاکستان کے خلاف کوئی جارحانہ ارادہ نہیں ہے۔ ششی تھرور نے کہا، "ہندوستان پاکستان کے لوگوں کو نقصان پہنچانے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ تھرور نے یہ بھی کہا، "اگر پاکستان ہندوستان کے خلاف کچھ کرتا ہے تو اسے جواب کے لیے تیار رہنا چاہیے۔" واضح رہے 22 اپریل کو پہلگام میں دہشت گردوں نے سیاحوں پر حملہ کیا، جس میں مقامی لوگوں سمیت 26 سیاح مارے گئے۔ اس کے بعد پانچ نکاتی منصوبے کے تحت ہندوستان نے سندھ طاس معاہدہ معطل کر دیا جس کی پاکستان مخالفت کر رہا ہے۔ 65 سال پرانے معاہدے کے تحت پاکستان کو دریائے سندھ، جہلم اور چناب کے ذریعے دریائے سندھ کے طاس میں بہنے والے 80 فیصد پانی تک بلا روک ٹوک رسائی دی گئی۔ تاہم اب ہندوستان اسے روکنے کا منصوبہ بنا رہا ہے۔ اس پر بھٹو نے ایک بیان میں کہا تھا کہ دریائے سندھ پاکستان کے پاس رہے گا اور یا تو اس دریا میں پانی بہے گا یا ان کا (بھارت کا) خون۔ ان کے اس بیان پر ہندوستان نے سخت ردعمل ظاہر کیا ہے۔

پاکستان کے ایٹمی ہتھیار بوسیدہ ہو چکے ہیں: دلیپ گھوش

کلکتہ (یو این آئی) بی جے پی کے سابق ریاستی صدر و سابق ممبر پارلیمنٹ دلیپ گھوش نے آج کہا ہے کہ پہلگاؤں حملے کا بھارت ضرور بدلہ لے گا۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس نے ماضی میں پہا کستان کے ساتھ نرم رویہ اختیار کیا اور اس کی وجہ سے دہشت گردی کے یہ واقعات رونما ہو رہے ہیں۔ پاکستان نے ابھی تک پہلگاؤں حملے کی ذمہ داری قبول نہیں کی ہے۔ تاہم میڈیا میں مختلف ذرائع کے حوالے سے سامنے آنے والی خبروں اور حملے کے بعد بھارتی حکومت کی جانب سے اٹھائے گئے اقدامات سے یہ بات عملی طور پر واضح ہو گئی ہے کہ اس حملے کے پیچھے پڑوسی ملک کا ہاتھ ہے۔ مرکزی حکومت نے پاکستان کے خلاف کئی سفارتی اقدامات اٹھائے ہیں۔ اس کے علاوہ ہندوستانی فوج، فضائیہ اور بحریہ کی جانب سے بھی خصوصی سرگرمیاں دیکھی گئی ہیں۔۔ اس کے جواب میں پاکستان بھارت پر ایٹمی حملے کی دھمکیاں دے رہا ہے۔

پہلگام حملے: حکومت پاکستان کو منہ توڑ جواب دے: اے اے پی

نئی دہلی۔ (یو این آئی) عام آدمی پارٹی (اے اے پی) نے آج کہا کہ پورا ملک اس بات کا انتظار کر رہا ہے کہ پہلگام دہشت گردانہ حملے کا حکومت پاکستان کو کب منہ توڑ جواب دے گی۔ اے اے پی کے نیشنل میڈیا انچارج انوراگ ڈھانڈا نے آج کہا کہ پہلگام دہشت گردانہ حملے کو چھ دن ہو چکے ہیں اور پورا ملک ان لوگوں کی مکمل تباہی کا انتظار کر رہا ہے جنہوں نے ہندوستانیوں کو بے دردی سے ہلاک کیا اور ملک پر دہشت گردانہ حملہ کیا۔ پورے ملک میں بحث یہ ہے کہ ہندوستان کو ان دہشت گردوں کو منہ توڑ جواب دینا چاہئے اور انہیں نیست و نابود کر دینا چاہئے۔ دہشت گردانہ حملے کے حوالے سے ملک کے عوام کے ذہنوں میں کچھ باتیں ہیں۔ عام آدمی پارٹی عوام کے ذہنوں میں اٹھنے والے سوالات کو مرکزی حکومت تک پہنچانا چاہتی ہے۔ اے اے پی کے لیڈر نے کہا کہ لوگوں کے ذہنوں میں ایک سوال ہے کہ مرکزی حکومت کو اٹاری روٹ کو واضح طور پر بند کر دینا چاہئے اور ہندوستان پاکستان کے ساتھ تجارت نہیں کرے گا۔ یہ بالکل درست ہے۔ پاکستان جس طرح دہشت گردوں کی حمایت کر رہا ہے اور وہ دشمن ملک ہے۔ کسی دشمن ملک سے تعلقات اور تجارت نہیں ہونی چاہیے۔ کیا حکومت نے گجرات اور مہاراشٹر کی بندرگاہوں سے بھی پاکستان کے ساتھ تجارت روک دی ہے؟ اس حوالے سے صورتحال واضح نہیں ہے۔ ہماری رائے یہ ہے کہ ہندستان کی پاکستان کے ساتھ تجارت مکمل طور پر بند کردی جائے تاکہ تجارتی سطح پر بھی پاکستان کی کمر ٹوٹ جائے۔ انہوں نے کہا کہ دہشت گرد تقریباً 250 کلومیٹر سرحد کے اندر آکر حملہ کرتے ہیں اور کافی دیر تک فائرنگ کرنے کے بعد وہاں سے چلے جاتے ہیں۔ ملک کے عوام کے ذہنوں میں ایک سوال ہے کہ ایسا کیسے ہو سکا۔ اس کی تحقیقات ایک مقررہ مدت کے اندر ہونی چاہیے اور اگر کوئی ہمارے نظام میں قصوروار ہے تو اس کی شناخت کو عام کیا جانا چاہیے۔ ایسا نہ ہو کہ پلوامہ میں دہشت گردانہ حملے کے حوالے سے تحقیقات کی گئی تھیں۔ تحقیقات شروع ہوئے چھ سال ہو چکے ہیں لیکن کوئی نہیں جانتا کہ پلوامہ حملے میں کون کون ملوث تھے، اتنی بڑی مقدار میں گولہ بارود وہاں کیسے پہنچا، دہشت گرد قافلے کے اندر کیسے پہنچنے میں کامیاب ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ پہلگام دہشت گردانہ حملے نے واضح کر دیا ہے کہ اب پاکستان ایک طرح سے دہشت گردی کو فروغ دینے پر کام کر رہا ہے۔ پاکستان کا نیا ماڈیول یہ ہے کہ وہ ہندوستان کو مذہبی بنیادوں پر تقسیم کرنا چاہتا ہے۔ مرکزی حکومت کو ان لوگوں کے خلاف ٹھوس کارروائی کرنی چاہیے۔ کوئی بھی جماعت ہو، عہدہ ہو یا کوئی بھی تنظیم، اگر وہ پاکستان کے ایجنڈے کو فروغ دے رہی ہے اور ملک میں مذاہب کے درمیان نفرت پیدا کر رہی ہے تو اس کے خلاف سخت کارروائی ہونی چاہیے۔ مسٹر ڈھانڈا نے پانچواں سوال کیا کہ پہلگام دہشت گردانہ حملے سے پہلے وہاں سیکورٹی کا انتظام تھا جسے کچھ دن پہلے ہٹا دیا گیا تھا۔ جس شخص کے حکم پر حفاظتی دستوں کو پہلگام سے ہٹایا گیا اس کا نام عام کیا جائے۔ اہل وطن کو یہ جاننے کا حق ہے کہ ملک کو اتنے بڑے خطرے میں کس نے ڈالا۔ جہاں ہزاروں سیاح موجود تھے وہاں سے سیکیورٹی کیوں ہٹائی گئی؟

مولانا سید محمد عاقلؒ کی وفات پر جمعیۃ علماء ہند کا اظہار تعزیت

نئی دہلی۔ جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا محمود اسعد مدنی و ناظم عمومی مولانا حکیم الدین قاسمی نے جامعہ مظاہر علوم سہارن پور کے شیخ الحدیث حضرت مولانا سید محمد عاقلؒ کے سانحۂ ارتحال پر دلی رنج وملال کا اظہار کیا ہے۔ حضرتؒ کا تعلق علم وعمل، زہد وتقویٰ اور اخلاص وللّٰہیت کی ایک روشن اور نایاب کڑی سے تھا جس کا رشتہ حضرت شیخ الحدیث عارف باللہ مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ سے جڑتا ہے۔ ان کی پوری زندگی تدریس حدیث، تصنیف وتالیف اور دینی خدمات کے لیے وقف رہی۔ انھوں نے مظاہر علوم سہارنپور میں نصف صدی سے زائد عرصہ تک تدریسِ حدیث کا فریضہ انجام دیا۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ کے مجاز، داماد، معتمد اور ان کے تصنیفی کاموں کے معاون رہے۔ حضرت شیخ الحدیثؒ کی علمی کاوشوں بالخصوص 'لامع الدراری'، 'فضائل درود شریف' کی تالیف میں ان کی معاونت شامل رہی۔ خود بھی کئی اہم کتابوں کے مصنف رہے اور اپنے علمی ذوق اور تصنیفی ذمے داریوں سے علم دین کے خزانے میں قیمتی اضافے کیے۔ ان کے سانحۂ ارتحال سے ملت اسلامیہ ایک فاضل محدث، مخلص معلم اور بے لوث خادم سے محروم ہوگئی۔ اس موقع پر جمعیۃ علماء ہند کی طرف سے مولانا مرحوم کی دینی خدمات کو خراج عقیدت پیش ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے، ان کے درجات بلند کرے، ان کے تلامذہ، متعلقین اور پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی عظیم دینی خدمات کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ جمعیۃ علماء ہند کے احباب و متعلقین اور دینی مدارس کے ذمہ داروں سے گزارش ہے کہ وہ مرحوم کے لیے دعائے مغفرت اور ایصال ثواب کا اہتمام کریں۔

بوکارو: خاتون نکسلی سونیتا مرمو نے کی خودسپردگی

بوکارو۔ (یو این آئی) جھارکھنڈ کے بوکارو ضلع میں ممنوعہ نکسلی تنظیم سی پی آئی ماؤنواز سے وابستہ کٹر نکسلی سونیتا مرمو عرف لیل مونی مرمو نے پیر کو ضلع انتظامیہ کے سامنے خودسپردگی کردی۔ بوکارو کے پولیس سپرنٹنڈنٹ کے دفتر میں پولیس سپرنٹنڈنٹ منوج سورگیاری اور دیگر سینئر افسران کی موجودگی میں نکسلی سونیتا مرمو عرف لیل مونی مرمو نے باضابطہ طور پر خودسپردگی کی۔ اس موقع پر پولیس سپرنٹنڈنٹ سورگیاری نے بتایا کہ 21 اپریل 2025 کو بوکارو ضلع کے انتہائی نکسل متاثرہ لوگو پہاڑ علاقے میں نکسلیوں کے خلاف ایک بڑا آپریشن چلایا گیا تھا۔ اس مشترکہ آپریشن میں جھارکھنڈ پولیس، جگوار فورس، 209 کوبرا بٹالین اور سی آر پی ایف کے جوان شامل تھے۔ اس مہم کے دوران سی پی آئی ماؤنواز کے مرکزی کمیٹی کے رکن، ایک کروڑ روپے کے انعام یافتہ نکسلی پریاگ مانجھی عرف ویویک مانجھی، سہدیو سورین سمیت آٹھ کٹر نکسلی مارے گئے تھے۔

ممبئی واقع ای ڈی دفتر میں آتشزدگی کا واقعہ سنگین معاملہ، اس نے کئی سوالات کھڑے کیے: سپریا سولے

ممبئی۔ این سی پی لیڈر سپریا سولے نے ممبئی واقع ای ڈی دفتر میں آگ لگنے کے حادثہ پر 28 اپریل کو اپنا ردعمل ظاہر کرتے ہوئے اسے انتہائی سنگین معاملہ قرار دیا۔ ساتھ ہی انھوں نے آگ بجھانے میں فائر بریگیڈ محکمہ کے ذریعہ لگائے گئے وقت پر بھی سوال اٹھایا۔ دراصل اتوار کی علی الصبح جنوبی ممبئی میں اس مرکزی ایجنسی کے دفتر میں زبردست آگ لگ گئی تھی۔ افسران کے مطابق اس حادثہ میں کوئی ہلاک نہیں ہوا ہے۔ دی گئی جانکاری کے مطابق 12 گھنٹے کی سخت مشقت کے بعد آگ پر قابو پایا جا سکا تھا۔ ای ڈی دفتر میں آگ لگنے کی وجہ سے وہاں موجود کئی دستاویزات اور مشینیں جل گئیں۔ اس بارے میں آج جب این سی پی (ایس پی) رکن پارلیمنٹ سپریا سولے سے سوال کیا گیا تو انھوں نے کہا کہ "ای ڈی دفتر میں آگ لگنے کا معاملہ انتہائی سنگین ہے۔ اس علاقے میں کوئی بھیڑ بھاڑ بھی نہیں ہوتی ہے۔ جب وہاں کوئی پارکنگ یا بھیڑ نہیں تھی تو فائر بریگیڈ کی گاڑیاں موقع پر کتنے بجے پہنچیں۔ آگ کو تو 10-15 منٹ میں بجھا لیا جانا چاہیے تھا۔"

سپریم کورٹ کا یوٹیوبر الہ بادی کو پاسپورٹ واپس کرنے کا حکم

نئی دہلی۔ (یو این آئی) سپریم کورٹ نے پیر کو بیئر بائی سپس کے نام سے مشہور یوٹیوبر رنویر الہ بادیا کا پاسپورٹ واپس کرنے کا حکم دیا، تاکہ وہ پوڈ کاسٹ کے کام کے لیے بیرون ملک سفر کر سکیں۔ جسٹس سوریہ کانت اور این کے سنگھ کی بنچ نے آج کہا کہ چونکہ پولیس کی تفتیش اب ختم ہو چکی ہے، اس لیے الہ بادیا اپنا پاسپورٹ واپس حاصل کرنے کے لیے مہاراشٹر سائبر کرائم بیورو کو درخواست دے سکتا ہے۔ عدالت نے ہدایت دی کہ ان کا پاسپورٹ مناسب شرائط کے تحت انہیں واپس کیا جائے۔ بنچ نے کہا کہ ہم درخواست گزار کو اپنے پاسپورٹ کے دوبارہ اجراء کے لیے درخواست دینے کی اجازت دیتے ہیں۔ ایسی درخواست پر پاسپورٹ کو معقول شرائط کے تحت واپس کیا جانا چاہیے۔" تاہم عدالت نے الہ بادیا سے کہا کہ انہیں ہندوستان چھوڑنے سے پہلے اجازت لینا ہوگی اور اگر انہیں دوبارہ پوچھ گچھ کے لیے طلب کیا گیا تو انہیں پولیس کے ساتھ تعاون کرنا ہوگا۔ واضح رہے کہ الہ بادیا نے اس سے قبل بھی اپنا پاسپورٹ سونپ دیا تھا۔ پولیس انڈیاز گوٹ ٹیلنٹ کے ایک ایپی سوڈ کے دوران متنازعہ ریمارکس پر الہ بادیا اور دیگر کے خلاف درج فوجداری مقدمات کی تحقیقات کر رہی ہے۔ عدالت عظمیٰ نے مختلف ریاستوں میں ان کے خلاف درج تمام مقدمات کو یکجا کرنے کی ان کی درخواست پر غور کرتے ہوئے کچھ شرائط کے تحت الہ بادیا کو پہلے ہی گرفتاری سے تحفظ فراہم کیا تھا۔ اس سے قبل یکم اپریل کو سینئر ایڈوکیٹ ابھینو چندر چوڑ، الہ بادیا کی طرف سے پیش ہوئے، دلیل دی کہ سفری پابندیاں یوٹیوبر کی روزی روٹی کو نقصان پہنچا رہی ہیں کیونکہ اسے اپنے پوڈ کاسٹ کے لیے مہمانوں کے انٹرویو کے لیے سفر کرنے کی ضرورت ہے۔

دہلی کی 4 مصروف ترین سڑکوں کو جام سے پاک کرنے کی تیاری، محکمہ تعمیرات عامہ اور ٹریفک پولیس کا یو-ٹرن منصوبہ

نئی دہلی۔ دہلی میں جام ایک بڑا مسئلہ ہے۔ لوگوں کو اس کی وجہ سے کافی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ایسے میں سڑکوں کو جام سے پاک کرنے کے لیے محکمہ تعمیرات عامہ اور ٹریفک پولیس یو-ٹرن منصوبہ پر ساتھ میں کام کرنے جا رہی ہے۔ اس کے تحت بہت کم لاگت میں دہلی کے چار مصروف ترین راستوں کو جام سے چھٹکارہ دلانے پر کام ہوگا۔ اس منصوبہ میں رنگ روڈ، نجف گڑھ روڈ، ایم بی روڈ اور روہتک روڈ شامل ہیں۔ یہ ایسے راستے ہیں جہاں ابھی فلائی اوور نہیں بنایا جا سکتا ہے۔ ان سڑکوں کا سروے کرنے کے بعد لال بتیاں بند کرنے کا مشورہ دیا گیا ہے۔ ان سڑکوں پر لال بتیاں زیادہ ہیں۔ رنگ روڈ پر ڈھائی کلومیٹر راستے میں 10 لال بتیاں ہیں تو روہتک روڈ پر 13 کلومیٹر میں 14 لال بتیاں ہیں۔ جو لوگ ان راستوں پر گزرتے ہیں وہ اس سے پریشان ہوتے ہیں۔

ٹریفک پولیس کے اسپیشل کمشنر اجے چودھری نے 24 اپریل کو محکمہ تعمیرات عامہ کے چیف انجینئر نعیم الدین کو خط لکھ کر رپورٹ کی بنیاد پر مہرولی-بدر پور روڈ، روہتک روڈ اور نجف گڑھ روڈ کو یو-ٹرن منصوبہ کے تحت سگنل فری کرنے کے لیے کام کرنے کی بات کہی ہے۔ وہیں ٹریفک پولیس کے سنٹرل رینج کے ڈپٹی کمشنر نے گزشتہ 17 اپریل کو پی ڈبلیو ڈی کے سپرنٹنڈنگ انجینئر کو خط لکھ کر رنگ روڈ کے دہلی اسمبلی سے کنگس وے کیمپ تک کی 10 لال بتیوں کو بند کر کے یو-ٹرن منصوبہ نافذ کرنے کے لیے کہا ہے۔ پی ڈبلیو ڈی کے چیف انجینئر نعیم الدین کی قیادت میں محکمہ کے میٹیننس ڈپارٹمنٹ سے متعلق تینوں چیف انجینئروں نے اپنے اپنے علاقے میں اس منصوبہ پر جلد سے جلد کام کرنے کی حکمت عملی طے کر کے کام کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ محکمہ کے مطابق جلد ہی اس منصوبہ پر کام شروع کر دیا جائے گا۔

جب 1947 میں پاکستان کے ساتھ نہیں گئے تو آج کیوں جائیں گے؟: فاروق عبداللہ کا دوٹوک بیان

جموں: (ایجنسی) جموں وکشمیر نیشنل کانفرنس (جے کے این سی) کے سربراہ فاروق عبداللہ نے پہلگام میں دہشت گردانہ حملے کے تناظر میں پاکستان کی سخت مذمت کی۔ مستقبل میں ایسے حملوں کی روک تھام کے لیے کارروائی کی ضرورت پر زور دیا۔ پیر کو میڈیا سے بات کرتے ہوئے انہوں نے پاکستان کی کارروائی کو انسانیت کا قتل قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ آج ملک ایسی کارروائی چاہتا ہے تاکہ ایسے حملے کبھی نہ ہوں۔ دو قومی نظریہ مسترد: پاکستان کو نشانہ بناتے ہوئے، این سی کے سربراہ نے ہندوستان کے اتحاد پر زور دیا۔ دو قومی نظریہ کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ ہندو، مسلمان، سکھ اور عیسائی سب ایک ہیں۔ انہوں نے یقین دلایا کہ بھارت حملے کے ذمہ داروں کو منہ توڑ جواب دے گا۔ اس سے پہلے آج، فاروق عبداللہ نے پہلگام حملے پر بات کرنے کے لیے جموں وکشمیر اسمبلی کے خصوصی اجلاس میں شرکت کی۔ فاروق عبداللہ نے کہا کہ ہمیں افسوس ہے کہ ہمارا پڑوسی اب بھی یہ نہیں سمجھتا کہ اس نے انسانیت کا قتل کیا ہے، اگر وہ سمجھتے ہیں کہ ایسا کرنے سے ہم پاکستان کے ساتھ جائیں گے تو ہمیں ان کی غلط فہمی دور کرنی چاہیے، ہم ان کے ساتھ 1947 میں نہیں گئے تھے تو آج کیوں جائیں گے، ہم نے اس وقت دو قومی نظریہ کو پانی میں پھینک دیا تھا، آج ہم بھی ہندو، سکھ اور مسلمان دونوں ماننے کو تیار نہیں۔ ایک ہم انہیں مناسب جواب دیں گے۔ فاروق عبداللہ نے کہا کہ ہمیں افسوس ہے کہ ہمارا پڑوسی اب بھی یہ نہیں سمجھتا کہ اس نے انسانیت کا قتل کیا ہے، اگر وہ سمجھتے ہیں کہ ایسا کرنے سے ہم پاکستان کے ساتھ جائیں گے تو ہمیں ان کی غلط فہمی دور کرنی چاہیے، ہم ان کے ساتھ 1947 میں نہیں گئے تھے تو آج کیوں جائیں گے، ہم نے اس وقت دو قومی نظریہ کو پانی میں پھینک دیا تھا، آج ہم بھی ہندو، سکھ اور مسلمان دونوں ماننے کو تیار نہیں۔ ایک ہم انہیں مناسب جواب دیں گے۔ آج جموں کشمیر اسمبلی کا اسپیشل سیشن بلایا گیا جس میں پہلگام حملے کی مزدمت کی گئی۔ جموں وکشمیر قانون ساز اسمبلی کے ایک روزہ خصوصی اجلاس، جسے کابینہ کی سفارش پر ایل جی انتظامیہ نے منظوری دی تھی۔

کشمیر نے ہر دور میں اردو زبان وادب کو قابل فخر ادباء وشعراء اور ناقد ومحقق دیئے

سرینگر میں شیخ العالم ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کے زیر اہتمام اجلاس کا انعقاد، ڈاکٹر حافظ کرناٹکی کا صدارتی خطاب

سری نگر۔ (پریس ریلیز) آج ٹیگور ہال سری نگر میں معروف شاعر اطفال ڈاکٹر امجد حسین حافظ کرناٹکی کے اعزاز میں شیخ العالم ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کے زیر اہتمام اجلاس کا انعقاد کیا گیا جس میں وادیٔ کشمیر کے ممتاز ادباء اور شعرائے کرام نے حصہ لیا۔ اجلاس کی صدارت ڈاکٹر حافظ کرناٹکی نے فرمائی۔ اس موقع پر اپنے استقبالیہ کلمات میں کشمیر کے معروف صحافی وادیب اور مصنف مقبول فیروزی اور ڈاکٹر غلام نبی کمار نے کہا کہ حافظ کرناٹکی صاحب نے ادب اطفال میں گراں قدر اضافہ کیا ہے۔ ان کی ادبی خدمات کا ہر سو اعتراف کیا جارہا ہے۔ مقبول فیروزی نے حافظ کرناٹکی کو ادب اطفال کا شہنشاہ قرار دیتے ہوئے ان کی غزلیات کے مختلف پہلوں پر روشنی ڈالی۔ دیگر ادیبوں اور شعرائے کرام نے بھی حافظ صاحب کی ادبی خدمات کو سراہا۔ اور ان کے اعزاز میں ایک مشاعرہ کا بھی اہتمام کیا۔ اس موقع پر فاضل شفیع بٹ کے افسانوی مجموعہ گردش شب خیال کا اجراء بھی شاعر اطفال ڈاکٹر امجد حسین حافظ کرناٹکی کے بدست عمل میں آیا۔ اس موقع پر اپنے صدارتی خطاب میں ڈاکٹر امجد حسین حافظ کرناٹکی نے کہا کہ کشمیر صرف ہندوستان ہی کی جنت نہیں ہے یہ پوری دھرتی پر جنت کا ایک حسین قطعہ ہے۔ اس کے فطری حسن میں اس کی تاریخ وتہذیب، اور ثقافت کے رنگ کی حسین آمیزش ہے۔ اس خوب صورت دھرتی نے ان گنت صوفی اور صوفیہ کو جنم دیا۔ کشمیری ادب کی تاریخ جتنی شاندار اور زرخیز ہے کم وبیش کشمیر میں اردو زبان وادب کی تاریخ بھی اتنی ہی زرخیز اور قابل فخر ہے۔ کشمیر نے ہر دور میں اردو زبان وادب کو قابل فخر شعراء وادبا، اور ناقد ومحقق دیئے ہیں اگر کشمیر کے قدیم وجدید ادباء وشعراء کے ناموں کا شمار کیا جائے تو صرف ان کے ناموں کی کتاب تیار ہوجائے گی۔ اس کے علاوہ کشمیر نے کشمیر کے باہر کے بھی کئی شعراء وادبا کو ناموری اور شہرت حاصل کرنے کا بھرپور موقع دیا۔ نام گنوانا اس لیے مناسب نہیں ہے کہ بہت سارے نام چھوٹ جائیں گے جو کسی بھی طرح مناسب نہیں ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ یہ کشمیر کی خاص خوبی ہے کہ کشمیری ادب کے شانہ بہ شانہ اردو زبان وادب نے سفر کیا۔ کم کم ہی سہی کشمیر میں اردو ادب اطفال کی طرف بھی توجہ کی گئی۔ تاریخ، تہذیب اور ثقافت سے مالامال اس سرزمین پر اپنی حاضری کو میں اپنی سعادت سمجھتا ہوں۔ آپ حضرات گرامی کے درمیان میں اپنی اس حاضری کو اپنی زندگی کا خوشگوار موقع مانتا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ اردو مرکز والے اب کشمیر کے ادیبوں کو پہلے سے زیادہ توجہ سے پڑھتے ہوں گے۔ آپ حضرات نے کشمیر کو بہت حد تک اردو کے ایک اہم مرکز کی شکل عطا کردی ہے۔ آپ نے میری جس طرح پذیرائی کی ہے اس کے لیے میں اپنی ممنونیت کا اظہار کرتا ہوں۔ اور دل سے دعا گو ہوں کہ اللہ اس ارضی جنت کو امن وامان اور علم وادب کا گہوارہ بنائے۔ حافظ کرناٹکی صاحب نے تمام شرکائے اجلاس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اعلان کیا کیا کہ آئندہ اجلاس کا انتظام وہ خود کشمیر میں کریں گے جس میں وادی کے تمام معروف ادباء اور شعراء کو شرکت کی دعوت دی جائے گی۔

جامعہ مظاہر علوم سہارنپور کے استاذ مولانا سید محمد عاقل مظاہری کا انتقال

دیوبند:28/اپریل(فیروز خان)جامعہ مظاہر علوم سہارنپور کے قدیم کہنہ مشق استاذ شیخ الحدیث و ناظم اور دارالعلوم دیوبند کی مجلس شوری کے اہم رکن مولانا سید محمد عاقل مظاہری کے انتقال کی خبر سے علمی حلقہ سوگ وار ہوگیا، خبر عام ہوتے ہی دارالعلوم دیوبند، دارالعلوم وقف دیوبند، دارالعلوم زکریا دیوبند، جامعہ امام انور شاہ دیوبند اور جامعۃ الشیخ حسین احمد مدنی سمیت دیوبند کے علمی حلقوں میں صف ماتم بچھ گئی۔ ان کا انتقال یہاں کے علمی، دینی، تعلیمی اور سماجی و سیاسی لوگوں کے لئے نہ صرف گہرے صدمہ کا باعث بنا ہے بلکہ دیوبند سمیت اطراف اور دینی وملی حلقوں میں رنج وغم کی لہر دوڑ گئی۔ آج دوپہر تقریباً ساڑھے گیارہ بجے جیسے ہی ان کے انتقال کی خبر عام ہوئی تو دارالعلوم دیوبند اور دارالعلوم وقف دیوبند سمیت مختلف دینی تعلیمی اداروں کے اساتذہ، علماء کرام، طلبہ، سیاسی اور سماجی شخصیات کے علاوہ شہر کے سرکردہ افراد نماز جنازہ اور تدفین میں شامل ہونے کے لئے سہارنپور میں واقع ان کی رہائش گاہ پر پہنچنا شروع ہوگئے۔ ملک کی نامور ملی، سیاسی اور سماجی شخصیات نے ان کے انتقال کو جامعہ مظاہر علوم کی تاریخ کے ایک باب کا خاتمہ قرار دیا ہے۔ ان کی علمی خدمات کا سلسلہ نصف صدی سے زائد رہا ہے، وہ دارالعلوم دیوبند کی مجلس شوری کے رکن بھی تھے، انہیں ایک بہترین ناظم اور مقبول استاذ کی حیثیت سے ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ مرحوم کے تلامذہ کی تعداد لاکھوں میں ہے۔ مولانا سید محمد عاقل مظاہری کے انتقال پر دارالعلوم دیوبند کے مہتمم و شیخ الحدیث مولانا مفتی ابوالقاسم نعمانی بنارسی نے اظہار تعزیت کرتے ہوئے کہا کہ موت ایک فطری اور حقیقی عمل ہے اس سے کسی کو بھی مفر نہیں ہے، یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس سے کسی کو بھی انکار نہیں، مولانا مرحوم خالص علم ومطالعہ کے شوقین، خدا پرست انسان تھے، اللہ تعالی ان کی مغفرت اور پسماندگان کو صبر عطاء فرمائے۔ دارالعلوم دیوبند کے صدر مدرسین مولانا سید ارشد مدنی نے اپنے تعزیتی پیغام میں کہا کہ مولانا سید محمد عاقل مظاہری کی موت سے پورا علمی حلقہ سوگوار ہے ان کی وفات سے مجھے بہت سخت صدمہ پہونچا ہے، دارالعلوم وقف دیوبند کے مہتمم مولانا محمد سفیان قاسمی نے اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا کہ مولانا سید محمد عاقل مظاہری کا سانحہ وفات بلاشبہ ملت کا ایک عظیم خسارہ ہے، دارالعلوم فاروقیہ دیوبند کے مہتمم مولانا نور الہدی قاسمی بستوی، مدرسہ اسلامیہ اصغریہ دیوبند کے مہتمم مولانا سید ڈاکٹر تجمل حسین میاں، جامعہ اختر المدارس دیوبند کے مہتمم مفتی سید طاہر میاں اور جمعیت اصلاح ملت ہند کے جنرل سکریٹری مولانا سید علی اصغر میاں نے اظہار غم کرتے ہوئے کہا کہ سنجیدگی اور استقلال کے ساتھ دین، علوم دینیہ اور اسلامی تحریک کی جو گراں قدر خدمات مرحوم نے انجام دی ہیں، بلاشبہ اس کی نظیر ملنا مشکل ہے۔ دارالعلوم زکریا دیوبند کے مہتمم مولانا محمد شریف خان قاسمی نے اپنے تعزیتی پیغام میں کہا کہ مولانا سید محمد عاقل مظاہری خاندانی وضع داری اور نسبتوں کے امین اور خدمت خلق کا جزبہ رکھنے والی شخصیت تھے، وہ بہت ملنسار، خوش اخلاق، دیانت دار اور حوصلہ مند شخص تھے۔ جامعۃ الشیخ حسین احمد مدنی کے مہتمم مولانا مزمل علی قاسمی نے اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا کہ مولانا سید محمد عاقل مظاہری کے اچانک سانحہ وفات سے دلی صدمہ پہنچا ہے، ذات حق جل مجدہ نے مرحوم ومغفور کو بہت سی خصوصیات سے سرفراز فرمایا تھا، جامعہ امام انور شاہ کے مہتمم مولانا احمد خضر شاہ، جامعہ قاسمیہ دار التعلیم والصنعہ کے مہتمم مولانا محمد ابراہیم قاسمی، آل انڈیا رابطہ مساجد بورڈ کے قومی صدر مولانا عبداللہ ابن القمر الحسینی، مسلم فنڈ دیوبند کے منیجر سہیل صدیقی، عیدگاہ کمیٹی دیوبند کے سکریٹری انس صدیقی، جامعہ طبیہ دیوبند کے سکریٹری ڈاکٹر انور سعید، جامعۃ القدسیات للبنات کے مہتمم قاری عامر عثمانی، دارالعلوم اشرفیہ دیوبند کے مہتمم مولانا سالم اشرف قاسمی، مولانا آزاد پیرامیڈیکل کالج کے ڈائرکٹر ڈاکٹر یونس صدیقی قاسمی اور اتر پردیش اردو اکیڈمی کے سابق چیئرمین ڈاکٹر نواز دیوبندی نے اظہار تعزیت کرتے ہوئے کہا کہ مولانا سید محمد عاقل مظاہری کی پوری زندگی لوگوں کی بھلائی اور خیر خواہی میں گزری ہے، نرم لہجہ، شگفتہ اور شائستگی، بلند اخلاق، ملنساری، چھوٹوں پر شفقت اور کسی کی تکلیف کو دیکھ کر تڑپ اٹھنا ان کی زندگی کا خاصہ تھا۔ اللہ مرحوم کی مغفرت اور متعلقین کو صدمہ برداشت کرنے کا حوصلہ عطاء فرمائے۔ مولانا سید محمد عاقل مظاہری کے انتقال پر ملال پر قاری ابوالحسن اعظمی، مولانا شمشاد رحمانی، قاری محمد واصف عثمانی، مولانا زین الدین قاسمی، مفتی محمد راحت قاسمی، مولانا محمد ابراہیم قاسمی، حاجی فیروز خان، دانیال خان، فرید خان، سفیان کاظمی، مولانا معین الدین قاسمی، ایشان خان، عرشی بیگ، مفتی اسعد قاسمی، مولوی سعید معین قاسمی، سید وجاہت شاہ، عبید اقبال عاصم، حافظ فہیم عثمانی اور الحاج شاہ عالم قاسمی وغیرہ نے بھی گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مولانا مرحوم کو شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی سے والہانہ تعلق اور علمی مناسبت حاصل تھی، اسی نسبت سے آپ ان کے خلیفہ اور داماد بھی تھے۔ ان کی مجلس علم وحکمت کا خزینہ ہوتی تھی، جہاں ہر خاص وعام مستفید ہوتا تھا۔ اللہ تعالیٰ مولانا مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے، ان کے علمی، دعوتی و تحقیقی مشن کو جاری رکھنے کی توفیق اور متعلقین کو عطا فرمائے۔ آمین۔

غیر قانونی مدارس کے خلاف بڑی کارروائی

نیپال سرحد پر دو مدارس سیج، چلے گا بلڈوزر

بہرائچ :28اپریل (پی این ایس) پیر کو ضلع اقلیتی بہبود افسر سنجے مشرا نے اپنی ٹیم کے ساتھ یوپی کے بہرائچ میں کئی مدارس پر چھاپہ مارا۔ اس دوران کئی حیران کن باتیں سامنے آئیں۔ یہاں دسویں جماعت کا کوئی بھی طالب علم اپنا نام انگریزی میں نہیں لکھ سکتا۔ اس پر حکام نے مدرسہ کو نوٹس جاری کیا۔ اس میں عربی اور فارسی کے علاوہ دیگر مضامین پر بھی توجہ دینے کو کہا گیا۔ اس دوران دو مدارس پر قبضہ کرلیا گیا ہے۔ نیپال سے مشکوک سرگرمیوں کی وجہ سے مدارس کے خلاف مہم چلائی گئی۔ تحصیلدار امبیکا چودھری کی ہدایت پر ضلع میں غیر قانونی مدارس کے خلاف کارروائی شروع کر دی گئی ہے۔ ضلع اقلیتی بہبود افسر سنجے مشرا نے بتایا کہ دو مدارس کے خلاف کارروائی کی گئی ہے۔ مزید تفتیش کے بعد مزید کارروائی کی جائے گی۔ ضلع اقلیتی بہبود افسر سنجے مشرا نے بتایا کہ معائنہ کے دوران 10ویں جماعت کے طلبہ سے کہا گیا کہ وہ اپنا نام اور مدرسہ کا نام انگریزی میں لکھیں۔ لیکن، کوئی طالب علم نہیں لکھ سکا۔ مدرسہ کی توجہ بنیادی طور پر عربی اور فارسی کی تعلیم تک محدود ہے۔ دوسرے مضامین پر بہت کم توجہ دی جاتی ہے۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ اس سے تعلیمی صورتحال مزید خراب ہوئی ہے۔ طلباء کی جامع تعلیم کو نظر انداز کرنا ان کے مستقبل سے کھیل رہا ہے۔ مدرسہ کو متنبہ کیا گیا ہے کہ اگر تعلیمی معیار کو بہتر بنانے کے لیے فوری اقدامات نہ کیے گئے تو سخت کارروائی کی جائے گی۔ مدرسہ انتظامیہ اور غیر حاضر استاد کو نوٹس بھیج دیا گیا ہے۔ مدرسہ کے فیکلٹی ممبر قاری عرفان نے بتایا کہ اب تک دسویں جماعت میں 15 طلباء کا داخلہ ہو چکا ہے، ان میں سے 10 طلباء معائنہ کے دوران موجود تھے۔ مدرسہ کے کارگزار پرنسپل مولانا شمس الدین نے خبر رساں ایجنسی پی ٹی آئی کو بتایا کہ جن طلباء کو انگریزی میں لکھنے کو کہا گیا تھا وہ مدرسہ میں نئے تھے۔ وہ انگریزی میں کمزور ہے۔ ہم طلباء کے لیے انگریزی کی الگ کلاسز کا انعقاد کریں گے۔

آزاد سماج پارٹی اور بھیم آرمی کیتھولک نے کینڈل مارچ نکالا

دیوبند:28/اپریل(نامہ نگار) آزاد سماج پارٹی اور بھیم آرمی کیتھولک نے کینڈل مارچ نکال کر جموں کشمیر کے پہلگام میں دہشت گردانہ حملے میں جان گنوانے والے لوگوں کو خراج عقیدت پیش کیا۔ عربیہ گیٹ سے خانقاہ پولیس چوکی تک کینڈل مارچ نکالا گیا، اس دوران مظاہرین نے پاکستان کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا اور حملے میں مارے گئے لوگوں کے لئے ہمدردی کا اظہار کیا اور متاثرہ کنبوں کے لئے صبر اور ہمت کی دعا کی۔ اس موقع پر آسپا لیگل سیل کے ریاستی صدر بشپ گوتم، بھیم آرمی کے شوریہ امبیڈکر، ڈاکٹر نریندر لامبا، اسلام، پشپیندر اور دنیش وغیرہ موجود تھے۔ دوسری جانب اتر پردیش ادیوگ ویاپار منڈل سے وابستہ تاجروں نے شہر کے سبھاش چوک پر پاکستان کے وزیر اعظم شہباز شریف کا پتلا نذر آتش کیا۔ اس دوران دیپک گرگ، دلشل چارلی، نتن گپتا، پرویز، گوپال مہیشوری اور منموہن گرگ نے کہا کہ یہ حملہ ملک کی یکجہتی اور سالمیت پر حملہ ہے جس کا جواب دیا جانا نہایت ضروری ہے۔

دولہا چھوٹی گاڑی کو جہیز کے طور پر دیکھ کر ناراض

سہارنپور :28اپریل (پی این ایس) سہارنپور ضلع کے تھانہ ناگل علاقے کے ایک گاؤں میں اس وقت افراتفری مچ گئی جب دولہا چھوٹی گاڑی کو جہیز کے طور پر دیکھ کر ناراض ہو گیا۔ ناراض دولہے نے بڑی گاڑی کا مطالبہ کر دیا۔ ساتھ ہی دولہے کے لوگ بھی اس مطالبے پر ڈٹے رہے۔ دلہن کے فریق نے بہت سمجھانے کی کوشش کی لیکن دولہے کے فریق نہیں مانے۔ الزام ہے کہ دلہن کی طرف سے ناراض لوگوں نے باراتیوں کو یرغمال بنا لیا۔ تاہم دونوں اطراف کے ذمہ داران کی مداخلت کے بعد شادی کی بارات کو جانے دیا گیا تاہم لڑکے کے 20 رشتہ داروں کو روک دیا گیا۔ دونوں جماعتوں کے درمیان معاہدے کے حوالے سے بات چیت رات گئے تک جاری رہی۔ معلومات کے مطابق اتوار کو ہریدوار کے جوالا پور کے ایک نوجوان کی شادی کی بارات یہاں کے ایک گاؤں پہنچی تھی۔ یہاں دلہن کے اطراف کے لوگوں نے شادی کی بارات کا پرتپاک استقبال کیا۔ شادی کے مہمان طرح طرح کے پکوانوں سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔ دولہے کے دوست ڈی جے کے گانوں پر رقص کر رہے تھے۔ اسی دوران شادی کی تقریب میں اچانک افراتفری کا ماحول پیدا ہوگیا۔ معلومات کے مطابق لڑکی کے فریق نے لڑکے کی طرف سے شادی میں اسکارپیو کار دینے کا وعدہ کیا تھا۔ دلہن کے والد اسکارپیو کے بجائے سوئفٹ کار لے کر آئے اور اسے وہیں کھڑی کر دی۔ یہ دیکھ کر دولہے کو غصہ آ گیا اور بی پی بڑھ گیا۔ بڑی گاڑی کی مانگ شروع ہو گئی۔ کہا گیا کہ جب تک مطالبات نہیں مانے جائیں گے شادی نہیں ہوگی۔ لڑکے کی طرف سے سمجھانے کی کوشش کی گئی لیکن وہ اپنے مطالبے پر ڈٹے رہے۔ معاملہ اتنا بڑھ گیا کہ لڑکی والوں نے باراتیوں کو یرغمال بنا لیا۔ تاہم اس دوران کچھ ذمہ داروں نے مدد کی اور شادی کی بارات کو واپس جانے کی اجازت دی تاہم لڑکی کی جانب سے 20 قریبی رشتہ داروں کو روک دیا۔

مبارک پور میں پہلی مرتبہ شیعہ عازمین حج کے لیے منفرد حج تربیتی کیمپ کا اہتمام

مبارکپور: سرزمین مبارکپور پر پہلی بار شیعہ عازمین حج کے لئے اپنی نوعیت کا منفرد حج تربیتی کیمپ بعنوان ایک روزہ حج تربیتی پروگرام کا انعقاد بتاریخ ۲۷ اپریل ۲۰۲۵ء بروز اتوار بمقام مدرسہ باب العلم، مبارکپور، ضلع اعظم گڑھ زیر اہتمام خادم الحجاج مبارکپور وحسن اسلامک ریسرچ سینٹر املو حسن منزل محلہ محمود پورہ، املو، مبارکپور، ضلع اعظم گڑھ (یوپی) انڈیا۔ دونشستوں میں ہوا جس میں حج کمیٹی آف انڈیا کے ذریعہ حج ۲۰۲۵ء پر جانے والوں کے لئے علمائے کرام نے مناسک حج پر مختلف زاویوں سے روشنی ڈالی۔ اور مولانا سید رضی حیدر رضوی استاد جامعہ انوار العلوم الہ آباد نے عملی طور حج کی ٹریننگ کروائی۔ پہلی نشست: صبح ۹ بجے سے ۱۲ بجے دن تک ہوئی جس کا آغاز مولوی سید محمد کاشف متعلم مدرسہ باب العلم مبارکپور نے تلاوت قرآن مجید سے کیا۔ اس کے بعد مہمان خصوصی بزرگ عالم دین و خطیب اہل بیت حجۃ الاسلام عالی جناب مولانا ناظم علی صاحب قبلہ واعظ سربراہ جامعہ حیدریہ خیر آباد مئو نے اپنی افتتاحی تقریر میں فلسفہ حج وزیارات کے موضوع پر بصیرت افروز تقریر فرمائی اس کے بعد معلم الحجاج حجۃ الاسلام عالیجناب الحاج مولانا سید رضی حیدر رضوی صاحب قبلہ، جامعہ انوار العلوم الہ آباد نے عمرہ تمتع پر تفصیل سے عملی ٹریننگ کی ذمہ داری ادا کی۔ اس کے بعد نماز ظہرین حجۃ الاسلام مولانا مظاہر حسین صاحب قبلہ پرنسپل مدرسہ باب العلم کی اقتداء میں ادا کی گئی اور پھر جملہ عازمین حج اور شرکائے پروگرام کے لئے ظہرانہ (Lunch) کا اہتمام کیا گیا۔ دوسری نشست ۲ بجے سے ۵ بجے تک ہوئی جس کا آغاز مولوی سید محمد کاشف متعلم مدرسہ باب العلم مبارکپور نے تلاوت قرآن مجید سے کیا۔ اس کے بعد مہمان خصوصی حجۃ الاسلام عالی جناب مولانا مظاہر حسین صاحب قبلہ پرنسپل مدرسہ باب العلم نے آداب واحکام زیارات کے موضوع پر قرآن و حدیث کی روشنی میں ایمان افروز تقریر فرمائی۔ اس کے بعد معلم الحجاج حجۃ الاسلام عالیجناب الحاج مولانا سید رضی حیدر رضوی صاحب قبلہ، جامعہ انوار العلوم الہ آباد نے حج تمتع پر تفصیل سے عملی ٹریننگ کی ذمہ داری بطریق احسن انجام دی۔ آخر میں مہمان خصوصی حجۃ الاسلام عالیجناب الحاج مولانا عرفان عباس صاحب قبلہ، امام جمعہ شیعہ جامع مسجد شاہ محمد پور، مبارکپور نے حج و زیارات سے متعلق اپنے تاثرات وخیالات اور تجربات سے تمام حاضرین کو محظوظ و مستفید فرمایا۔ الہ آباد، بنارس، جونپور، مظفر نگر، امبیڈکر نگر، مئو اور اعظم گڑھ کے عازمین حج مومنین و مومنات نے پروگرام میں شرکت کی۔ عازمین حج اور موجود ناظرین وسامعین نے بہت دلچسپی سے مکمل پروگرام کو سماعت فرمایا۔ اور آئندہ سال بھی اس طرح کے پروگرام کے انعقاد کی خواہش کا برملا اظہار کیا۔ مذکورہ دونوں نشستوں میں نظامت کے فرائض حجۃ الاسلام عالیجناب الحاج مولانا ابن حسن صاحب قبلہ املوی واعظ، بانی وسرپرست حسن اسلامک ریسرچ سینٹر، املو مبارکپور نے بحسن وخوبی انجام دئے۔ محترمہ مسلمیٰ صاحبہ، لکچرار باب العلم نسواں انٹر کالج مبارکپور کی نگرانی میں خواتین کے لئے پردہ کا معقول اہتمام کیا گیا تھا۔ قصبہ مبارکپور میں بنارسی ساڑیوں کے مشہور ومعروف تاجر الحاج ماسٹر امیر حیدر کربلائی کی بیٹی محترمہ ڈاکٹر معراج فاطمہ زوجہ ڈاکٹر حیدر امام اور زیبا عارفین زوجہ ثقلین حیدر نے براہ راست حج وعمرہ سے متعلق مسائل دریافت کئے جن کا معلم الحجاج حجۃ الاسلام مولانا سید رضی حیدر صاحب قبلہ نے بہت ہی خوشی کے ساتھ اور آسان زبان میں جواب دیا۔ مولانا کہا کہ میں متعدد مقامات پر حج ٹریننگ پروگرام میں حصہ لیتا ہوں مگر مجھے یہاں ایک نئی خوشی محسوس ہوئی کہ مبارکپور کی ہماری بہن بیٹیاں دینی مسائل میں اچھی خاصی دلچسپی اور معلومات رکھتی ہیں۔

مولانا شاہ فضل رحمن گنج مرادآبادیؒ کی حیات وخدمات پر مبنی کتاب کا اجرا

کثیر تعداد میں مختلف اضلاع سے علماء کرام نے شرکت کی

اناؤ(نامہ نگار) ۲۶ اپریل گزشتہ روز مدرسہ عربیہ مفتاح العلوم گنج مرادآباد میں مولانا شاہ فضل رحمن گنج مرادآبادیؒ کی حیات وخدمات پر مبنی کتاب کا اجرا ہوا، جس میں معروف علماء کرام نے شرکت کی۔ تفصیلات کے مطابق مشہور صوفی بزرگ مولانا شاہ فضل رحمن گنج مرادآبادی کے احوال وآثار اور ان کی تعلمات وملفوظات پر مبنی کی رسم اجرا کی تقریب منعقد ہوئی، جس میں مولانا افضال الرحمن قاسمی شیخ الحدیث مدرسہ اشرف المدارس ہردوئی نے خطاب کرتے ہوئے کہا مولانا فضل رحمن سے میرا جو تعلق ہے وہ کئی حیثیتوں سے ہے، سب سے پہلی حیثیت یہ ہے کہ مولانا شاہ فضل رحمن اصلاً ضلع ہردوئی کے رہنے والے ہیں، علمی اعتبار سے مولانا فضل رحمن کا بہت بڑا مقام ہے، متعدد دینی شخصیات میں مولانا فضل رحمن بھی ہیں، اور میرا تعلق بھی ہردوئی سے ہے، دوسرا تعلق یہ ہے کہ مولانا فضل رحمن نقشبندی سلسلے کے ہیں، اور میرے والے ماجد اصلاً نقشبندی سلسلے کے ہیں اور ان کی تربیت اسی لائن سے ہوئی ہے، تیسرا تعلق علم حدیث میں سند کے اعتبار سے۔ مولانا فضل رحمن کی سند عالی ہے۔ قبل ازیں مولانا عبدالجبار قاسمی صدر جمعیۃ علماء ضلع ہردوئی نے خطاب کرتے ہوئے کہا ہم نے اس مجموعہ کے بیشتر مضامین سے استفادہ کیا، انداز بیان سادہ ہے، مگر عقیدت ومحبت کی آمیزش نے سادگی میں عجیب دلکشی پیدا کردی ہے، اکابر کی نگارشات وعلمی آثار کی ترتیب واشاعت علم پروری کی دلیل اور اہل علم کو بہترین خراج تحسین ہے، جس پر عزیز القدر مفتی محمد جنید صاحب قاسمی اور ان کے جملہ معاونین بجا طور پر قدر افزائی اور شکریہ کے مستحق ہیں، مولانا سفیان جامعی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مفتی محمد جنید قاسمی نے جو کام کیا ہے وہ لائق تحسین ہے مولانا امین الحق عبداللہ قاسمی نائب صدر جمعیۃ علماء اتر پردیش نے خطاب کرتے ہوئے مرتب کتاب مفتی محمد جنید قاسمی گنج مرادآبادی ایک نہایت مستعد اور فعال شخصیت کے مالک ہیں، تلاش وجستجو میں اہل علم سے رابطہ اور دوڑ بھاگ کر لینا ان کے لیے آسان ہے، اس موقع پر کتاب کے مرتب مفتی محمد جنید قاسمی نے کتاب کا تعارف کراتے ہوئے کہا کہ یہ کام حضرت مولانا شاہ فضل رحمن گنج مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ کی عظیم الشان خدمات کے شایان شان ہرگز نہیں ہے، مگر پھر بھی عرصے سے میری دیرینہ تمنا تھی کہ حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پر کام کروں، حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پر بہت طویل اور مبسوط کام ہوا ہے، البتہ وہ سب منتشر اور پردۂ خفا میں تھا، فقط ایک کتاب "تذکرہ فضل رحمن" مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی میاں ندوی رحمۃ اللہ کی دستیاب تھی، بقیہ کتابیں کمیاب تھیں، جس سے، بہت سی باتیں، جو اہم تھی وہ معلومات کی دسترس سے دور تھیں۔ میری جتنی بساط تھی اور جس قدر محدود وسائل مجھے حاصل تھے، ان کے مطابق جو کچھ بھی کر سکتا تھا، اس میں، میں نے پوری کوشش کی، ان سب کے باوجود اگر کتاب میں کوئی کمی، کوتاہی، یا خامی نظر آئے تو اس کو میری بشری معذوری خیال کیا جائے، انہوں نے مزید کہا کہ ابھی اس کتاب کی صرف دو جلدیں شائع ہوئی ہیں، مزید اس کی اور جلدیں آنا باقی ہیں۔ تقریب کے مہمان خصوصی مولانا انعام احمد قاسمی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مولانا شاہ فضل رحمن گنج مرادآبادی کو نسبت حدیث میں وہ اپنے ہم عصروں پر شرف تقدم رکھتے تھے کہ وہ براہ راست حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کے شاگرد تھے، حافظ محمد فرقان مہتمم مدرسہ عربیہ مفتاح العلوم گنج مرادآباد نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ مولانا انعام احمد قاسمی کی دعاء پر تقریب کا اختتام ہوا۔

مسجد بلال مدرسہ مفتاح العلوم میں باوقار و یادگار تقریب کا انعقاد، کثیر تعداد میں مختلف اضلاع سے علماء کرام نے شرکت کی۔ مقررین نے مفتی محمد جنید قاسمی کو مبارکباد پیش کی۔

کرنی سینا کے منصوبوں سے ہر کوئی بے خبر

سپا ایم پی کے حملے پر بڑا انکشاف

ہاتھرس :28اپریل (پی این ایس) رانا سانگا پر متنازعہ بیان کے بعد ایس پی ایم پی رام جی لال سمن کو کرنی سینا - کشتریہ مہاسبھا کی طرف سے لگاتار نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ آگرہ کے بعد اب اتوار کو علی گڑھ میں ان پر حملہ ہوا۔ لیکن بڑا سوال یہ ہے کہ جب آگرہ میں حملے کے بعد ایس پی ممبران اسمبلی کہہ رہے ہیں کہ ان کی جان کو خطرہ ہے اور وہ دورے پر بھی جا رہے ہیں تو انٹیلی جنس سسٹم کو احتجاج کا کوئی ان پٹ کیوں نہیں ملا؟ ایس پی ایم پی رام جی لال سمن نے رانا سانگا اور اکبر کو لے کر پارلیمنٹ میں بیان دیا تھا۔ تاہم اس بیان کو پارلیمنٹ کے ریکارڈ سے ہٹا دیا گیا۔ لیکن پہلے دن سے ہی ملک اور ریاست میں کرانی سینا اور کھشتریا برادری اس بیان کی مخالفت کر رہی ہے۔ اسی سلسلے میں، آگرہ میں ان کی رہائش گاہ پر کرنی سینا نے اس دن حملہ کیا جب سی ایم یوگی آدتیہ ناتھ آگرہ میں تھے۔ حملہ آور کئی کلومیٹر پیدل چل کر ان کی رہائش گاہ پہنچے۔ تاہم پولیس نے مقدمہ درج کر کے کارروائی کی۔

ٹانڈہ این ٹی پی سی میں بال بھون نے جوش وخروش سے منائی سالانہ تقریب

ٹانڈہ/امبیڈکر نگر (نامہ نگار) این ٹی پی سی ٹانڈہ کی ٹاؤن شپ میں بچوں کی فلاح وبہبود کے لیے قائم ادارے بال بھون نے بڑے جوش وخروش سے اپنی سالانہ تقریب منائی۔ تقریب کا افتتاح مہمان خصوصی این ٹی پی سی ٹانڈہ کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر جے دیو پریدہ اور مہمان ذی وقار گرما مہیلا منڈل کی صدر محترمہ سنگھامترا پریدہ نے روایتی دیپ جلا کر کیا۔ اس موقع پر ابھے کمار مشرا، جنرل منیجر (آپریشنز اینڈ مینٹیننس)، گرما مہیلا منڈل کی سینئر اراکین، بچوں کے اہل خانہ اور والدین بھی موجود رہے۔ بال بھون کے بچوں نے ایک شاندار ثقافتی پروگرام پیش کیا۔ جس میں بھگوان گنیش وندنا پر ایک بھکتی ناچ اور متعدد رنگارنگ ثقافتی رقص شامل تھے۔ ماحولیاتی تحفظ کے موضوع پر مبنی ایک خصوصی ڈرامہ اور ناچ ڈرامہ بھی پیش کیا گیا۔ جسے تمام حاضرین نے بے حد سراہا۔ تقریب کے دوران محترمہ سنگھامترا پریدہ نے بال بھون کی جانب سے منعقد کی جانے والی مختلف سرگرمیوں کی تعریف کی اور بچوں کو ان کی مکمل ترقی کے لیے ایسی تخلیقی کاوشوں میں فعال طور پر حصہ لینے کی ترغیب دی۔ مہمان خصوصی جے دیو پریدہ نے اپنے خطاب میں پیشکشوں کی ستائش کی اور بچوں کی بنیاد کو مضبوط کرنے میں بال بھون کے اہم کردار پر روشنی ڈالی۔ اس کے علاوہ بال بھون کی سکریٹری محترمہ جیوتی گوڑ نے مہمانوں کا خیر مقدم کیا اور سال بھر کی سرگرمیوں کی تفصیلی رپورٹ پیش کی۔ تقریب کے اختتام پر مہمان خصوصی اور سینئر حکام نے تمام شرکاء کو انعامات دے کر ان کا حوصلہ بڑھایا۔

دو بچوں کی ماں دوسری برادری کے عاشق کے ساتھ فرار

تلاش میں بھٹک رہا شوہر

بہرائچ :28اپریل (پی این ایس) یوپی کے بہرائچ میں دو بچوں کی ماں پیار کی جال میں اس قدر متاثر ہوئی کہ وہ کسی کی پرواہ کیے بغیر دوسری برادری کے ایک نوجوان کے ساتھ بھاگ گئی۔ واقعے کے بعد سے شوہر اور بچوں کی حالت خراب ہے۔ شوہر تھانے اور اہلکاروں کے چکر لگا رہا ہے۔ لیکن کہیں بھی کوئی شنوائی نہیں ہو رہی۔ یہ معاملہ نانپارہ کوتوالی علاقہ کے اگایا گاؤں پنچایت سے متعلق ہے۔ یہاں کے رہنے والے سبھاش کمار پرجاپتی نے بتایا کہ گرام پنچایت پوکھر کا رہنے والا عمران اپنے گھر کے قریب موبائل کی دکان چلاتا تھا۔ اس دوران اس کا رابطہ اپنی بیوی مایا دیوی (32) سے ہوا۔ آہستہ آہستہ ہمارے درمیان قربت بڑھتی گئی اور عمران میری غیر موجودگی میں گھر آنے لگا۔ سبھاش نے بتایا کہ اس سے پہلے کہ مجھے اس کی کوئی خبر ملتی، دونوں نے گھر سے بھاگنے کا منصوبہ بنایا۔ عمران میری بیوی مایا دیوی کے ساتھ بھاگ گیا۔ اس کے دو بچے ہیں، سنیل (08) اور سلونی (03)۔ اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ مایا ایسا کر سکتی ہے۔ جب سے مایا گھر سے نکلی ہے دونوں بچے رو رہے ہیں۔

بینیسن اسکول دیوبند میں پینٹنگ مقابلے کا انعقاد

دیوبند:28/اپریل(نامہ نگار) اندر پور روڈ پر واقع بینیسن اسکول دیوبند میں پینٹنگ مقابلے کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں طلبہ وطالبات نے جوش و خروش کے ساتھ حصہ لیا ساتھ ہی اپنے مضامین، کویتاؤں اور تقاریروں کے ذریعہ میزائل مین کے نام سے مشہور بھارت کے سابق صدر جمہوریہ ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور مختلف پوسٹروں، بینروں اور کویتاؤں کے ذریعہ انہیں خراج عقیدت پیش کیا۔ اس موقع پر اسکول کی منیجر ڈاکٹر شائستہ چودھری نے کہا کہ طلبہ کی ڈرائنگ اور پینٹنگ کی مہارت وصلاحیت پر اگر معقول توجہ دی جائے تو طلبہ کیلئے ان کے شوق کے مطابق کریئر سازی میں مدد ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ پینٹنگ کا بنیادی اصول "آپ کیا سوچتے ہیں، آپ کی پینٹنگ بیان کرے گی"۔ برش کی مدد سے، پینٹر دنیا میں کینوس پر کچھ بھی بنا سکتا ہے۔ پینٹنگ کے اہم اوزار کینوس، برش اور رنگ ہیں۔ یہ صرف کینوس تک ہی محدود نہیں ہیں بلکہ ان کا پھیلاؤ گلاس پینٹنگ، فیبرک پینٹنگ (کپڑوں)، پوٹری (مٹی کے برتنوں) پر پینٹنگ وغیرہ تک ہے۔ اس میں روزگار کے بہت مواقع ہیں۔ اس دوران اسکول کے نائب منیجر ندیم چودھری نے مقابلہ میں پوزیشن حاصل کرنے والے بچوں کو انعامات دئے اور سب کے روشن مستقبل کی خواہش کی۔

کوکھراج میں مٹی کا ٹیلہ گرنے سے پانچ افراد کی موت

کوشامبی :28اپریل (پی این ایس) یوپی کے کوشامبی ضلع میں ایک المناک حادثہ پیش آیا ہے۔ مٹی کے ٹیلے کے گرنے سے یہاں ایک بڑا حادثہ پیش آیا۔ پانچ افراد مٹی تلے دب کر جاں بحق ہو گئے۔ حادثے میں تین افراد زخمی ہوئے ہیں۔ سبھی کو ضلع اسپتال لے جایا گیا۔ شور سن کر گاؤں والے موقع پر پہنچ گئے۔ گاؤں والوں نے سب کو بچا کر باہر نکالا۔ یہ واقعہ صبح ساڑھے سات بجے کے قریب پیش آیا۔ گھر کی پتائی کے لیے مٹی کھودی جا رہی تھی۔ حادثے میں پانچ افراد ہلاک ہو گئے۔ پانچ اموات سے گاؤں میں سوگ کا ماحول ہے۔ گھر والوں کا رو رو کر برا حال ہے۔ پولیس اور فائر بریگیڈ کی ٹیم موقع پر پہنچ گئی۔ یہ حادثہ کوکھراج تھانہ علاقہ کے ٹکرڈیہ میں پیش آیا۔ راجیش کی بیوی سنگیتا دیوی (35)، اودھیش کی بیوی ممتا (32) کچراہی (65)، چھوٹے لال کی بیوی اما عرف سمن (14) بیٹی مایا دین، مول چند کی بیٹی خوشی (16) فوت ہوگئی۔ وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ نے کوشامبی ضلع میں حادثے کا نوٹس لیا۔ وزیر اعلیٰ نے جاں بحق افراد کے سوگوار خاندانوں سے اظہار تعزیت کیا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے ضلع انتظامیہ کے حکام کو ہدایت کی ہے کہ زخمیوں کو فوری طور پر ہسپتال لے جائیں اور انہیں مناسب علاج فراہم کیا جائے۔ اس کے ساتھ ہی زخمیوں کی جلد صحت یابی کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار کیا گیا۔

سابق چیئرمین حاجی اقرار احمد انصاری کے پسر شاہنواز انصاری کا انتقال

امروہہ بلدیاتی حلقہ کے سابق چیئرمین حاجی اقرار احمد انصاری کے پسر شاہنواز انصاری عرف شانو کا گزشتہ سب اچانک انتقال ہونے سے شہر کی فضا غمگین ہوگئی۔ نوجوان پسر کے سانحہ ارتحال پر تعزیت پیش کرنے کے لیے شہر امروہا کے باشندگان دیر رات ہی سابق چیئرمین حاجی اقرار احمد انصاری کی رہائش کا پہنچے اور ان کو تعزیت پیش کی۔ صبح تک اس انتقال کی خبر پورے مغربی اتر پردیش میں پھیل گئی تھی اور امروہا کے ساتھ ساتھ نوگانواں سادات مراداباد اور دہلی، علی گڑھ سے لوگ تدفین میں حصہ لینے کی امروہہ پہنچ گئے تھے۔ شہر کی جامع مسجد امروہہ میں نماز جنازہ بعد نماز ظہر ادا کی گئی، جسکے بعد بجنور روڈ پر واقع قبرستان تبو شاہ میں تدفین عمل میں لائی گئی جہاں بہت بڑی تعداد میں لوگ شریک تھے۔ کاروان خلوص امروہہ کے صدر سید محبوب حسین زیدی نے جملہ اراکین کے ساتھ جا کر سابق چیرمین حاجی اقرار احمد انصاری کو اس سانحہ عظیم کی تعزیت پیش کی۔ موصوف نے کہا کہ ان غم کے لمحات میں تمام ہی اراکین کاروان خلوص اپنے ساتھی حاجی اقرار کے ساتھ غم میں شریک ہیں اور پسماندگان کے لیے صبر کی دعا کرتے ہوئے حاجی اقرار انصاری کو پسر کے انتقال پر تعزیت پیش کرتے ہیں اور دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ اتر پردیش اردو ادب سوسائٹی امروہہ کے صدر کوثر علی عباسی نے بھی حاجی اقرار احمد انصاری کی رہائش گاہ پہنچ کر ان کو تعزیت پیش کی اور مرحوم کے لیے دعائے مغفرت کی۔ انکے ساتھ ساتھ مسلم کمیٹی امروہہ سے حاجی خورشید انور، سرتاج عالم منصوری، اقبال احمد خان، آصف قریشی، فرینڈز آف امروہہ سے مہمد احمد زیدی، جذبہ فاؤنڈیشن سے اقبال خاں، سابق ممبر اور ایپل کلب کے صدر قمر نقوی، سابق ممبر علی حسنین نقوی، نواب مراد علی خان، امداد عابدی، ڈاکٹر چندن نقوی، اشہر رضا نقوی، عدنان مسرور، پروفیسر ناشر نقوی، سابق چیرمین افسر پرویز، منظور عابدی نوگانواں سادات، شاعر سلیم امروہوی دہلی وغیرہ۔

حکومت کسانوں کے مفادات اور ان کی ترقی کیلئے پرعزم

روایتی کاشتکاری کے ساتھ باغبانی کو زیادہ سے زیادہ فروغ دینا چاہیے: نائب وزیراعلی کیشو پرساد موریہ

لکھنؤ: 28 اپریل۔نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ نے پیر کو اندرا گاندھی پرتشٹھان میں منعقدہ باغبانی اپ گریڈیشن سیمینار میں باغبانی میں اہم شراکت کرنے والے ترقی پسند کسانوں اور ریٹائرڈ افسران کو اعزاز سے نوازا۔ سیمینار سے بحیثیت مہمان خصوصی خطاب کرتے ہوئے جناب کیشو پرساد موریہ نے کہا کہ ایک ترقی یافتہ ہندوستان کی تعمیر کے لیے ہم سب کو ایک ایک انچ قابل کاشت زمین کا استعمال کرنا ہوگا۔ حکومت کسانوں کے مفادات کو مقدم رکھتے ہوئے ان کی ترقی کے لیے پورے عزم کے ساتھ کام کر رہی ہے۔ باغبانی اور فوڈ پروسیسنگ کا محکمہ ترقی یافتہ ہندوستان کی بنیاد کو مضبوط بنانے میں اہم رول ادا کرے گا۔ انہوں نے کسانوں پر زور دیا کہ وہ روایتی کاشتکاری کے ساتھ ساتھ باغبانی کو بھی زیادہ سے زیادہ فروغ دیں۔ ترقی پسند کسانوں کو چاہیے کہ وہ اپنے اردگرد کے کسانوں کو پھلوں، پھولوں، ادویاتی پودوں اور سبزیوں کی کاشت کرنے اور باغبانی کرنے کی ترغیب دیں۔

نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ڈبل انجن والی حکومت کے تحت ہر شعبے میں انقلابی تبدیلی آئی ہے۔ اتر پردیش اگر زیادہ تر رقبے پر باغبانی کی جائے تو یہ ریاست ملک کی سب سے خوشحال ریاست ہوگی۔ خود انحصاری اور ترقی یافتہ ہندوستان کی تعمیر کے وزیر اعظم کے وژن کو عملی جامہ پہنانے کے لیے ضروری ہے کہ زراعت کی جدید اور سائنسی تکنیکوں کا استعمال کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ خواتین کو خوشحال اور طاقتور بنانے کے لیے فوڈ پروسیسنگ کے شعبے میں اپنی مدد آپ کے تحت خواتین کو شامل کیا جا رہا ہے۔ وزیر اعظم مائیکرو، فوڈ، انڈسٹری، اپ گریڈیشن اسکیم کے تحت ریاست کے ہر ضلع میں ایک ہزار یونٹس قائم کرنے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔

نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ یہ ہم سب کے لیے فخر کی بات ہے کہ محکمہ باغبانی اور فوڈ پروسیسنگ نے اپنے سنہرے سفر کے 50 سال مکمل کر لیے ہیں۔ 50 سال کے اس سفر میں محکمہ نے بہت سے اتار چڑھاؤ کے درمیان تاریخی کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ روایتی کھیتی سے آگے بڑھتے ہوئے، ریاست میں باغبانی کاشتکاری کو فروغ دیا گیا ہے، آج فصلوں/مصنوعات کو پروسیس کر کے بازار میں بھیجا جا رہا ہے اور مارکیٹ میں مانگ بھی بڑھ گئی ہے۔ تمام باغبانی مصنوعات کی برآمد کے ساتھ ساتھ سہولیات فراہم کرنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ اتر پردیش کی فوڈ پروسیسنگ انڈسٹری پالیسی ملک کی بہترین پالیسی ہے۔ تاجروں مائیکرو فوڈ انڈسٹری اپ گریڈیشن اسکیم سے جوڑا جا رہا ہے۔ یہ اسکیم خواتین کی آمدنی بڑھانے اور انہیں خود انحصار اور خود کفیل

پروسیس شدہ مصنوعات بھی بڑی مقدار میں برآمد کی جا رہی ہیں۔ اس شعبے میں کام اور روزگار کے لامحدود امکانات ہیں۔ اتر پردیش میں فوڈ پروسیسنگ انڈسٹری کے لیے ایک نئی پالیسی بنائی گئی ہے، جس میں کاروباریوں کو بھاری رقم کی گرانٹ اور دیگر اور کسانوں کو اس پالیسی سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہیے۔ اب تک کی رپورٹوں کے مطابق پرائم منسٹر مائیکرو فوڈ پروسیسنگ انٹرپرائز اپ گریڈیشن اسکیم کے نفاذ میں اتر پردیش کی ہڑتال کی شرح ملک میں سب سے زیادہ ہے۔ گروپوں کی بہنوں کو پرائم منسٹر بنانے میں سنگ میل ثابت ہوگی۔ کامن انکیوبیشن سینٹرز خواتین کی سرگرمیوں کو ٹھوس شکل دینے میں بھی مددگار ثابت ہوں گے۔ جلد ہی کامن انکیوبیشن سنٹر شروع کرنے کے انتظامات کیے جا رہے ہیں۔

عوامی مسائل کے حل کیلئے احتساب کا عمل طے کیا جائے: کیشو پرساد موریہ

نائب وزیراعلیٰ نے جنتا درشن پروگرام کا اہتمام کیا

لکھنؤ: 28 اپریل۔ پیر کو علی گڑھ جانے سے پہلے نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ نے اپنے کیمپ آفس 7-کالیداس مارگ میں منعقدہ جنتا درشن میں آنے والے شکایت کنندگان کو یقین دلایا کہ ہر شخص کی ہر مشکل کا ہر ممکن حل تلاش کیا جائے گا۔ انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ ہر شکایت کنندہ کے مسئلہ کا فوری اور تسلی بخش حل فراہم کریں۔ ہدایت دی گئی کہ مسائل کو مکمل طور پر حل کیا جائے اور مسائل کے حل کے لیے متعلقہ افراد کا احتساب کیا جائے۔ انہوں نے عوامی مسائل کے بروقت حل کو یقینی بنانے کی ہدایات دیتے ہوئے کہا کہ کسی بھی سطح پر کوئی کوتاہی نہیں ہونی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ زمینوں پر ہراساں کرنے اور ناجائز قبضوں کے معاملات کو انتہائی سنجیدگی اور حساسیت کے ساتھ حل کیا جائے اور جہاں ضرورت ہو سخت کارروائی کی جائے۔ عوامی سماعت کے دوران انہوں نے ہر فرد کے مسائل انتہائی سنجیدگی سے سنے اور متعلقہ حکام کو مسائل کے حل کے لیے ہدایات دیں۔

انہوں نے شکایت کنندگان کو یقین دلایا کہ وہ پریشان نہ ہوں بلکہ ان کے مسائل کو حل کیا جائے گا اور انہیں حکومت کی جانب سے فراہم کی جانے والی سہولیات بھی فراہم کی جائیں گی۔ انہوں نے متعلقہ افسران کو یہ بھی ہدایت دی ہے کہ مسائل کو اس انداز میں حل کیا جائے کہ مسئلہ کا سامنا کرنے والا مکمل طور پر مطمئن ہو اور اسے بار بار کہیں بھٹکنے اور چکر لگانے کی ضرورت نہ پڑے۔ انہوں نے خواتین، معذور افراد، بزرگوں وغیرہ کے مسائل اور شکایات سنے اور مسائل کو ترجیحی بنیادوں پر جلد حل کرنے کے لیے متعلقہ حکام کو ضروری ہدایات دیں۔ جنتا درشن میں مختلف اضلاع کے لوگوں نے زمین کے تنازعات، حادثات، غیر قانونی قبضوں، تعلیم، صحت، مکانات کے الاٹمنٹ، زمینوں پر قبضے، تجاوزات ہٹانے، سڑک کی تعمیر، بجلی، ملزمین کی گرفتاری، ہراساں کرنا وغیرہ سے متعلق مسائل اٹھائے۔ نائب وزیر اعلیٰ خود شکایت کنندگان کے پاس گئے اور ہر ایک سے براہ راست بات کر کے ان کے مسائل سنے۔ جنتا درشن میں مختلف اضلاع سے لوگ آئے اور اپنے مسائل پیش کئے۔ جناب کیشو پرساد موریہ نے اضلاع کے سینئر عہدیداروں اور حکومت کے سینئر عہدیداروں سے فون پر بات کی اور مسائل کے حل کے سلسلے میں مناسب ہدایات دیں۔ اراضی سے متعلق زیادہ تر مقدمات میں انہوں نے متعلقہ ضلع مجسٹریٹ کو ہدایت دی کہ وہ محکمہ ریونیو اور پولیس کے افسران اور ملازمین کی ایک مشترکہ ٹیم تشکیل دیں اور انہیں موقع پر بھیج کر بامعنی حل نکالیں۔

یوگی حکومت کا مقصد نوجوانوں کو تکنیکی طور پر بااختیار بنانا ہے: نندی

یو جی آئی اور گورنمنٹ آئی ٹی آئی نینی کے 1115 طلباء کو ٹیبلٹس تقسیم کئے گئے

لکھنؤ: 28 اپریل۔اتر پردیش میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کو تکنیکی طور پر بااختیار بنانے کے لیے، وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی اولوالعزم اسکیم، سوامی وویکانند یوتھ ایمپاورمنٹ ٹیبلیٹ-اسمارٹ فون اسکیم کے تحت، پیر کو یونائیٹڈ گروپ آف انسٹی ٹیوشن، نینی پریاگ راج میں منعقدہ ٹیبلیٹ تقسیم کی تقریب میں، اتر پردیش حکومت کے صنعتی ترقی کے وزیر، نندی نے گورنمنٹ انڈسٹریل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، نینی۔ دونوں اداروں کے 1115 طلباء کو ٹیبلیٹ تقسیم کیا۔ وزیر نندی نے یونائیٹڈ گروپ آف انسٹی ٹیوشنز اور گورنمنٹ آئی ٹی آئی، نینی پریاگ راج کے انجینئرنگ اور فارمیسی کے طلباء میں ٹیبلیٹ تقسیم کئے۔ صنعتی ترقی کے وزیر نند گوپال گپتا نندی نے کہا کہ ڈبل انجن والی حکومت کی جانب سے مسلسل کوششیں کی جا رہی ہیں کہ ریاست کے نوجوانوں کو روزگار ملے، ان کی صلاحیتوں میں نکھار آئے اور وہ تکنیکی طور پر قابل بنیں۔ نوجوانوں کو بااختیار بنانے اور انہیں تکنیکی طور پر قابل بنانے کے لیے، ہماری حکومت ٹیبلیٹ اور اسمارٹ فون فراہم کر رہی ہے۔ کابینی وزیر نندی نے تمام طلباء کو مبارکباد دی اور ان کے روشن مستقبل کی خواہش کی۔ انہوں نے کہا کہ نوجوان ملک کا مستقبل ہیں۔ انہیں تکنیکی طور پر قابل ہونا چاہئے۔ انہوں نے طلباء سے اپیل کی کہ وہ اپنے کیرئیر کی ترقی میں ٹیبلٹس کا استعمال کریں اور خود کو جدید ترین معلومات اور ٹیکنالوجی سے اپ ڈیٹ رکھیں۔ یو جی آئی کے سینئر نائب صدر گورو گلاٹی نے مہمان خصوصی کابینی وزیر نند گوپال گپتا نندی کا استقبال کیا اور انہیں پھولوں کا گلدستہ اور یادگاری تحفہ پیش کیا۔ انچارج، ٹیبلٹ اور اسمارٹ فون ڈسٹری بیوشن، گورنمنٹ آئی ٹی آئی، نینی، امرت لال گپتا نے بتایا کہ تقریب کے دوران کل 1115 ٹیبلٹس تقسیم کیے گئے۔ اس سے قبل تقریب کا افتتاح مہمانوں نے شمع روشن کر کیا۔ اس موقع پر اے ڈی ایم (سول سپلائی)، پریاگ راج وجے کمار شرما، گورنمنٹ آئی ٹی آئی کے پرنسپل نینی اے کے یادو، یو آئی پی کے پرنسپل پروفیسر آلوک کھرجی، یو آئی ٹی کے پرنسپل پروفیسر سنجے سریواستو، یو سی ای آر کے پرنسپل ڈاکٹر سوپنل سریواستو، پروفیسر ڈاکٹر نانیش، ڈاکٹر ابدیش، پروفیسر ڈاکٹر عبدالرشید اور دیگر بھی موجود تھے۔ مالویہ، ڈاکٹر مانس پانڈے، رجسٹرار (یو آئی ٹی) سندیپ پانڈے اور رجسٹرار (یو سی ای آر) نور الحسن موجود تھے۔ تقریب کی نظامت فیکلٹی نکیتا ٹنڈن نے کی۔

باندہ ضلع میں سیاحتی ترقی کیلئے 1980.43 لاکھ روپے 6 منصوبوں کی منظوری

لکھنؤ: 28 اپریل۔ مالی سال 2024-25 کے تحت، ضلع باندہ میں مختلف مذہبی مقامات اور مندروں کی ترقی کے لیے محکمہ سیاحت نے 1980.43 لاکھ روپے کے 06 پروجیکٹوں کو منظوری دی ہے۔ ضلع باندہ ایک تاریخی شہر ہے، یہاں بہت سے قدیم مقامات موجود ہیں۔ یہاں سال بھر سیاح آتے رہتے ہیں۔ محکمہ سیاحت نے سیاحوں کو ریاست کی طرف راغب کرنے کے لیے ریاست کے تمام اضلاع میں بنیادی سہولیات پیدا کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کے تحت ضلع باندہ کے لیے 06 پروجیکٹوں کی منظوری دی گئی ہے۔ یہ اطلاع ریاست کے سیاحت اور ثقافت کے وزیر جناب جیویر سنگھ نے دی۔ انہوں نے بتایا کہ گاؤں پنچایت چندوراڈیولپمنٹ بلاک نارینی واقع کارو بابا بھگوان مندر کی سیاحت کی ترقی کے لیے 108.90 لاکھ روپے، گاؤں پنچایت لسڈا ابسدھری واقع رشی ویدویاس کی جائے پیدائش کی سیاحت کی ترقی کے لیے 127.08 لاکھ روپے اور ضلع باندہ کی تحصیل بابیرو کے بلاک کمسین کے منڈوارا کے بھادے بابا کی ترقی کے لیے 86.20 لاکھ روپے کی رقم منظور کی گئی ہے۔ جناب جیویر سنگھ نے بتایا کہ باندہ میں قلعہ رنگڑھ کی طرف جانے والے اپروچ روڈ کی اپ گریڈیشن وغیرہ کے کام کے لیے 1516.07 لاکھ روپے کی منظوری دی گئی ہے۔ گاؤں سوہانہ گانچھا ترقیاتی بلاک بروکھر خورد اور تحصیل باندہ صدر میں سدھ بابا ستان کی سیاحت کی ترقی کے لیے 92.30 لاکھ روپے اور تندواری میں واقع کرسیجا دھام مندر کی سیاحت کی ترقی کے لیے 49.88 لاکھ روپے منظور کئے گئے ہیں۔ ان منصوبوں کی تعمیر کے لیے عمل درآمد کرنے والے اداروں ان تمام کاموں کے لیے سرکاری احکامات جاری کر دیے گئے ہیں۔

آر ایل ڈی کے قومی جنرل سکریٹری نے کیا پارٹی کی فعال ممبر سازی مہم کا آغاز

لکھنؤ: 28 اپریل (پی این ایس) راشٹریہ لوک دل کے قومی صدر جینت چودھری کی ہدایات کے مطابق آج لکھیم پور ضلع میں قومی جنرل سکریٹری انیل دوبے نے پارٹی کی فعال رکنیت سازی مہم کا آغاز کیا۔ رکنیت سازی مہم کی تقریب سے پہلے، شری دوبے نے بھارت رتن آنجہانی چودھری چرن سنگھ کے مجسمے پر پھول چڑھائے اور ان کے نظریات پر عمل کرنے کا عہد لیا۔ سب سے پہلے قومی جنرل سکریٹری انیل دوبے نے دومنٹ کی خاموشی اختیار کی اور پہلگام میں دہشت گردوں کے ہاتھوں مارے گئے لوگوں کی روح کی شانتی کے لیے دعا کی، اس کے بعد انہوں نے ضلع صدر مسٹر سیما احمد (چاند میاں)، ریاستی جنرل سکریٹری مسٹر جیوتی پرساد اگروال، علاقائی جنرل سکریٹری شیو پرساد دویدی، محترمہ پریما دیوی کو رکنیت حاصل کی۔ شری انیل دوبے نے کہا کہ پارٹی 14 اپریل 2025 سے 15 اکتوبر 2025 تک رکنیت سازی مہم چلائے گی۔ انہوں نے کہا کہ پارٹی تنظیم کے انتخابات 15 اکتوبر سے 15 نومبر تک ہوں گے۔ گیسٹ ہاؤس میں صحافیوں سے بات کرتے ہوئے قومی جنرل سکریٹری مسٹر دوبے نے کہا کہ قومی صدر مسٹر جینت چودھری نے امبیڈکر جینتی سے رکنیت سازی مہم شروع کرنے کا اعلان کیا ہے، اس کے لئے میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ راشٹریہ لوک دل ایک ایسی پارٹی ہے جو بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر، چودھری چرن سنگھ، چودھری اجیت سنگھ، سردار پٹیل کے نظریات کی پیروی کرتی ہے کیونکہ ان سب نے ساری زندگی سماجی ہم آہنگی اور ہر طبقے کے استحصال زدہ اور محروم طبقات کے لیے جدوجہد کی۔ مسٹر دوبے نے کہا کہ راشٹریہ لوک دل کسی بھی قیمت پر سماجی تانے بانے کو خراب نہیں ہونے دے گی۔ راشٹریہ لوک دل کسانوں اور سماج کے ہر طبقے کے لوگوں کے ساتھ کھڑی ہے۔ ان کے مفادات اور حقوق کی جنگ لڑتے رہیں گے۔ آج صحافیوں سے بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ راشٹریہ لوک دل نے سب سے پہلے ضلع انتظامیہ کے دکانوں پر نام لکھنے اور سڑک پر نماز پڑھنے کی اجازت نہ دینے کے فیصلے کی مخالفت کی۔ انہوں نے کہا کہ جو کام کانگریس پچھلے 40 سالوں میں نہیں کر سکی، وہ کام ملک کے کامیاب وزیر اعظم نریندر مودی نے کر دکھایا، کسان مسیحا چودھری چرن سنگھ کو بھارت رتن سے نواز کر ملک کے کسانوں کو عزت بخشی۔ مسٹر دوبے نے راہول مشرا، آدتیہ مشرا، حمزہ خان، شراون کمار مشرا، راکیش کمار پانڈے، جیتو شکلا، اخلاق احمد خان، عادل خان، وحید خان، گرمیت سنگھ، بخشیس سنگھ، منجیت سنگھ، سوا ایل، رینو سنگھ، مدھو گپتا سمیت سینکڑوں لوگوں کو ممبر بننے کے لیے حاصل کیا۔ راشٹریہ لوک دل کے ضلع صدر شری سیماب احمد (چاند میاں) نے کہا کہ مرکزی حکومت کسانوں اور نوجوانوں کے لیے اسکیموں پر کام کر رہی ہے، ماجینت چودھری جی پورے ملک میں روزگار فراہم کرنے میں مصروف ہیں۔

گورنمنٹ آئی ٹی آئی لکھنؤ میں روزگار میلہ 30 اپریل کو

لکھنؤ: 28 اپریل۔ 30 اپریل 2025 کو وزیر اعلیٰ مشن روزگار یوجنا کے تحت گورنمنٹ انڈسٹریل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ (آئی ٹی آئی)، علی گنج، لکھنؤ میں ایک روزگار میلہ کا انعقاد کیا جائے گا۔ پرنسپل راج کمار یادو نے بتایا کہ اس میلے میں چھ نامور کمپنیاں حصہ لے رہی ہیں۔ انہوں نے ادارے کے زیر تربیت طلباء سے زیادہ سے زیادہ تعداد میں روزگار میلے میں شرکت کی اپیل کی ہے۔ ایم اے۔ خان، ٹریننگ، کونسلنگ اور پلیسمنٹ آفیسر نے بتایا کہ رائل انفیلڈ، بھگوتی پروڈکٹس لمیٹڈ، سگفف پرائیویٹ لمیٹڈ، L4A سکیورٹی، واری انرجی لمیٹڈ اور سوزوکی موٹرز (لکھو اور کماؤ اسکیم کے تحت) جاب فیئر میں حصہ لے رہے ہیں۔ میلے میں 18 سے 30 سال کی عمر کے امیدوار حصہ لے سکتے ہیں۔ اہلیت کے طور پر دسویں پاس سے گریجویشن تک کم از کم تعلیمی قابلیت طے کی گئی ہے۔ منتخب امیدواروں کو 10000 روپے سے 20000 روپے تک ماہانہ تنخواہ فراہم کی جائے گی۔ دلچسپی رکھنے والے امیدوار 30 اپریل 2025 کو صبح 10 بجے گورنمنٹ ITI، علی گنج، لکھنؤ میں اپنے تمام تعلیمی سرٹیفکیٹس، بائیو ڈیٹا (ریزیومے) اور دیگر ضروری دستاویزات کے ساتھ حاضر ہو سکتے ہیں۔

صحت مند معاشرہ کے لیے خواتین کا صحت مند ہونا ضروری ہے

حکومت کی جانب سے ایک روپیہ میں یونانی طریقۂ علاج کی تمام سہولیات سے مریضوں کو فائدہ اٹھانا چاہئے: پروفیسر عبدالقوی

لکھنؤ 28 اپریل اسٹیٹ تکمیل الطب یونانی میڈیکل کالج اینڈ ہاسپٹل اورنگا باد لکھنؤ کے زیر اہتمام شعبہ نسواں وکبالت کی جانب سے خواتین کے لئے مفت طبی کیمپ مولانا آزاد میموریل آکادمی کے احاطہ اورنگا آباد خالصہ لکھنؤ میں منعقد کیا گیا۔ مفت میڈیکل کیمپ کا افتتاح اسٹیٹ تکمیل الطب کالج اینڈ ہاسپٹل کے پرنسپل پروفیسر ڈاکٹر عبدالقوی نے کیا کیمپ میں کثیر تعداد میں موجود خواتین سے کہا کہ اتر پردیش حکومت وآیوش وزارت کی جانب سے ایک روپیہ میں علاج، مفت دواؤں کی تقسیم کے ساتھ 100 اعلیٰ بستر پر مبنی مریضوں کے بھرتی وانکے مفت کھانے ورہنے کے ساتھ چھوٹی موٹی سرجری کی تمام سہولتیں دستیاب ہیں۔ علاقے کے لوگوں کو زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنا چاہئے۔ انہوں نے کہا خواتین کے تعلق سے آج جو کیمپ مولانا آزاد میموریل اکادمی میں منعقد کیا گیا ہے جسمیں خواتین کے پوشیدہ امراض پر کالج کے ریسرچ اسکالر کام کر رہے ہیں یقیناً اس کیمپ سے خواتین کے پوشیدہ امراض کے تعلق سے کچھ اہم نکات و طریقہ علاج پر کام کرنے کا انہیں موقع ملیگا۔ انہوں نے اکادمی کے جنرل سکریٹری ڈاکٹر عبدالقدوس ہاشمی کا خصوصی طور پر شکریہ ادا کیا جو علاقائی سطح پر یونانی طریقے علاج کو فروغ دینے میں ہاسپٹل کی رہنمائی و مدد کرتے رہتے ہیں، انہوں نے شعبہ نسواں وکبالت کے انچارج پروفیسر ڈاکٹر منی رام کی ستائش وانہیں اس کیمپ کو منعقد کرانے پر مبارکباد پیش کی، ہر طرح سے تعاون کا انہیں یقین دلایا۔ مولانا آزاد میموریل آکادمی کے جنرل سکریٹری ڈاکٹر عبدالقدوس ہاشمی نے کالج کے پرنسپل ڈاکٹر عبدالقوی وشعبہ نسواں وکبالت کے انچارج پروفیسر ڈاکٹر منی رام کا شکریہ ادا کرتے ہوئے حکومت کہا صحت مند معاشرہ کے لیے خواتین کا صحت مند ہونا ضروری ہے ایک صحت مند عورت صحت مند خاندان کی ضمانت ہے۔ انہوں نے کہا کالج کے ذمہ داروں سے میرا دیرینہ مطالبہ تھا کہ 100 بیڈ پر مشتمل شاندار کالج میں مریضوں کی بھرتی کرا انکے امراض وعلاج پر زور دیا جائے۔ آج مجھے خوشی ہے کہ تکمیل الطب کالج کے پرنسپل ڈاکٹر عبد القوی وشعبہ نسواں کے صدر پروفیسر ڈاکٹر منی رام نے اس صحت مندانہ مہم کا آغاز آج اورنگا آباد لکھنؤ کی ان خواتین کے علاج سے کیا جنکو لیکو ریا، سفید پانی کا آنا، کھانسی، جھٹکے و بار بار پیشاب کا آنا جیسے امراض پر توجہ کر کیمپ کا انعقاد کیا۔ انہوں نے خاص طور پر، ڈاکٹر رشدہ فاطمہ و ڈاکٹر نوازش جوان امراض پر تحقیق کر رہی ہیں ساتھ ہی ڈاکٹرز حضرات میں عبد الاحد، سید ابو القاسم، فوزیہ خان، ہما کاینات، شاہ اسامہ رشید محمد یاسر، اور محمد نعیم کا بھی جنہوں نے علاقے کی خواتین کی مکمل جانچ مفید مشورے معلومات فراہم کیں۔ کیمپ کے انچارج ڈاکٹر منی رام نے ڈاکٹر عبد القدوس ہاشمی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ انکے مکمل تعاون سے یہ کیمپ منعقد ہوا، انہوں نے کیمپ کے مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ خواتین کو صحت مند رکھنے کے تعلق سے اور حکومت کی جانب سے امراض کی تمام جانچیں ہاسپٹل کے ذریعہ سے مفت کرائی جارہی ہیں۔

دانش آزاد انصاری نے ذکی طارق کو اعزاز سے نوازا

لکھنؤ: (پریس ریلیز) 15 ویں راشٹریہ پسماندہ کنونشن کے دوران مومن انصار سبھا نے ممتاز شاعر وادیب ذکی طارق بارہ بنکوی کو ان کی غیر معمولی ادبی خدمات اور سماجی اثرات کے اعتراف میں ایک معزز اعزاز سے سرفراز کیا۔ یہ اعزاز اتر پردیش حکومت کے وزیر مملکت برائے اقلیتی فلاح، مسلم وقف اور حج، دانش آزاد انصاری کی جانب سے پیش کیا گیا۔ اس موقع پر مومن انصار سبھا کے قومی صدر اکرم انصاری، محمد اکرام انصاری، محمد رئیس انصاری، ابو شحمہ انصاری اور دیگر معزز شخصیات نے شرکت کی۔ دانش آزاد انصاری نے اپنے خطاب میں کہا، ذکی طارق بارہ بنکوی ایک ایسی شخصیت ہیں جنہوں نے اردو ادب اور صحافت کے میدان میں بے مثال کارکردگی دکھائی ہے۔ ان کی شاعری نے اردو زبان کو نئی جہت دی اور سماجی مسائل پر ان کی بصیرت نے نہ صرف ادب کو متحرک کیا بلکہ سماج میں آگاہی اور تبدیلی کے لیے بھی ایک مضبوط آواز بنائی۔ ان کی محنت اور لگن کے اعتراف میں یہ اعزاز پیش کیا گیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ذکی طارق بارہ بنکوی کی خدمات نہ صرف ادب کی دنیا میں بلکہ سماجی تبدیلی کے لیے بھی نہایت اہم ہیں۔ اکرم انصاری نے ذکی طارق بارہ بنکوی کی شاعری اور سماجی خدمات پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا، ذکی طارق بارہ بنکوی نے اپنی شاعری کے ذریعے ادب کو نئی روشنی دی اور سماج کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا۔ ان کی قلم کی طاقت نے نہ صرف اردو ادب کو پروان چڑھایا بلکہ سماجی اور ثقافتی مسائل کو بھی بے باکی سے پیش کیا۔ ان کی شاعری نے نہ صرف اہلِ ادب کو متاثر کیا بلکہ عوامی سطح پر بھی شعور بیدار کیا۔ ہم ان کی خدمات کو سراہتے ہیں اور ان کے اس اعزاز پر فخر محسوس کرتے ہیں۔ محمد اکرام انصاری نے ذکی طارق بارہ بنکوی کے حوالے سے مزید کہا کہ ذکی طارق بارہ بنکوی کی تحریروں نے اردو ادب میں نئے زاویے متعارف کرائے ہیں۔ ان کی تخلیقی جدوجہد اور سماجی مسائل پر گہری نگاہ نے نوجوانوں کو ایک سمت دکھائی ہے، جس سے اردو ادب کا دائرہ وسیع ہوا ہے۔ دیگر معزز شخصیات نے بھی اس موقع پر ذکی طارق بارہ بنکوی کی محنت، عزم اور اردو ادب کے لیے ان کی گراں قدر خدمات کو خراجِ تحسین پیش کیا۔ اس تقریب میں مومن انصار سبھا کے دیگر ارکان اور مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد نے بھی شرکت کی، جو اس اعزاز کی اہمیت اور ذکی طارق بارہ بنکوی کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے ان کی حمایت میں موجود تھے۔ یہ اعزاز ذکی طارق بارہ بنکوی کی اردو ادب اور صحافت میں خدمات کا عکاس ہے، اور یہ ان کی محنت اور عزم کو ایک قومی سطح پر تسلیم کیا گیا ہے۔

ایرا یونیورسٹی میں عالمی سطح پر مختلف مواصلاتی انداز سے ہم آہنگی پر سیمینار

لکھنو۔ ایرا یونیورسٹی کے شعبہ انگریزی نے 28 اپریل 2025، پیر کے روز، یونیورسٹی کی عمارت کے گراؤنڈ فلور پر واقع منی آڈیٹوریم میں عالمی سطح پر مختلف مواصلاتی انداز سے ہم آہنگی کے موضوع پر ایک سیمینار کا انعقاد کیا۔ سیمینار کا آغاز ڈاکٹر شلپا گور کی بصیرت افروز تقریر سے ہوا، جو ڈی وائی پٹیل انسٹیٹیوٹ آف ٹیکنالوجی، پونے سے آئی ہوئی ایک ماہر مقررہ تھیں۔ ڈاکٹر گور نے مختلف مواصلاتی انداز، بین الثقافتی مواصلات کے اہم طریقے، اور مختلف مواصلاتی انداز سے ہم آہنگی کے چیلنجز اور فوائد پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد اسپوکن انگلش کے طلباء نے آلائیڈ اور ہیلتھ سائنسز کے شعبے سے ایک اسکیٹ پیش کیا، جس میں مؤثر بین الثقافتی مواصلات کی اہمیت کو دکھایا گیا۔ ایرا یونیورسٹی کے معزز وائس چانسلر پروفیسر عباس علی مہدی نے مقررہ کو یادگاری شیلڈ پیش کی اور طلباء سے عالمی مواصلات کی اہمیت پر خطاب کیا۔ پروفیسر مہدی نے شعبہ انگریزی کے اساتذہ ڈاکٹر روپالی مرزا، ڈاکٹر اکمل عباس، ڈاکٹر سہیلا جعفری، مسز وشاکھا مہروترہ اور مسز روبینہ خاتون کو اس سیمینار کے کامیاب انعقاد پر مبارکباد دی۔ پروفیسر مہدی نے اس بات پر زور دیا کہ مؤثر عالمی مواصلات ایک جڑے ہوئے دنیا میں ترقی کو فروغ دیتی ہے۔ اس موقع پر معزز پرو وائس چانسلر پروفیسر فرزانہ مہدی نے ڈاکٹر روپالی مرزا کے ہمراہ شرکاء میں سرٹیفکیٹس تقسیم کیے۔ اس تقریب میں شعبہ انگریزی کی سربراہ، فیکلٹی آف سائنس کی ڈین پروفیسر اے کے سریواستو اور اسسٹنٹ ڈین ڈاکٹر شیبہ رضوی بھی موجود تھے۔ سیمینار کا اختتام ڈاکٹر روپالی مرزا کی شکریہ کی تقریر سے ہوا۔

آرڈی ایس او میں ریلوے ویمن ویلفیئر آرگنائزیشن کے زیر اہتمام یوم مزدور کا جشن

لکھنؤ، 28 اپریل۔ ریلوے ویمن ویلفیئر آرگنائزیشن (RWWA)، آرڈی ایس او کی صدر محترمہ منیشا بوراونکر کی قیادت میں یوم مزدور نہایت جوش وخروش کے ساتھ منایا گیا۔ اس موقع پر مزدوروں کے لیے مختلف کھیلوں کا انعقاد کیا گیا جس میں شرکاء نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور نمایاں کارکردگی دکھانے والوں کو انعامات سے نوازا گیا۔ تقریب میں نائب صدور محترمہ شیلیش شمی اور محترمہ نیتو کشتریہ، سیکریٹری محترمہ شالنی ورما، محترمہ میرا شکلا، محترمہ سروج سنگھ، محترمہ نمیتا ورما، محترمہ سونم گور، محترمہ نہا گپتا اور محترمہ پرگیا سنگھ بھی موجود تھیں۔ مزدوروں نے اس جشن پر خوشی اور قدردانی کا بھرپور اظہار کیا۔

صحافیوں کے مفادات کے لیے 12 نکاتی مطالباتی خط پیش

اطلاعاتی ڈائریکٹر سے وفد کی ملاقات

لکھنؤ، 28 اپریل۔ اتر پردیش ضلع تسلیم شدہ صحافی ایسوسی ایشن کے وفد نے صدر پنڈت ہری اوم شرما ہری کی قیادت میں نو تعینات اطلاعاتی ڈائریکٹر وشال سنگھ (آئی اے ایس) سے ملاقات کی، ان کا پرتپاک خیر مقدم کیا اور صحافیوں کے مسائل کے حل کے لیے 12 نکاتی مطالباتی خط پیش کیا۔ ڈائریکٹر اطلاعات نے صحافیوں کی شکایات کے ازالے کے لیے ہر ممکن کوشش کی یقین دہانی کرائی۔ وفد میں چیئرمین عزیز صدیقی، جنرل سکریٹری عبدالواحد، سکریٹری زبیر احمد اور دیگر عہدیدار شامل تھے۔ اہم مطالبات میں صحافیوں کے لیے انشورنس اور پنشن اسکیم کا اجرا، ان کے اہل خانہ کو مفت علاج کی سہولت، حادثاتی موت پر مالی امداد، اور جعلی شکایات کے انسداد جیسے نکات شامل ہیں۔ ایسوسی ایشن نے توقع ظاہر کی کہ ڈائریکٹر اطلاعات کی قیادت میں صحافیوں کے مسائل جلد حل ہوں گے اور محکمہ اطلاعات نئی بلندیوں کو چھوئے گا۔

بہرائچ: تجاوزات کے خلاف مہم جاری

بہرائچ: 28 اپریل (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع بہرائچ میں نیپال سے منسلک 110 کلومیٹر کی عالمی سرحد کے 0-10 کلومیٹر کے دائرے میں سرکاری زمین پر غیر قانونی تجاوزات کے خلاف مہم چلائی جا رہی ہے۔ اب تک کل 89 مقامات پر تجاوزات کو ہٹایا گیا ہے۔ اس مہم میں آج ریونیو ٹیم، پولیس ٹیم اور ایس ایس بی کی مشترکہ ٹیموں نے کارروائی کی۔